

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# خواتین کی مخصوص پاکی و ناپاکی کے احکام



مؤلف  
مفتی محمد یونس

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

# خواتین کی مخصوص پاکی و ناپاکی کے احکام

حیض، نفاس اور استحاضہ کے مفصل و مدلل مسائل و احکام

مؤلف

مفتی محمد یونس

(معین افتاء، ادارہ غفران، راولپنڈی)

ناشر

ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی

## فہرست

صفحہ نمبر H	مضامین H	شمار نمبر H
۱۲	رائے گرامی و دعائیہ کلمات حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت فیوضہم	۱
۱۴	تاثرات حضرت مولانا مفتی محمد امجد حسین صاحب زید مجدہم	۲
۱۶	پیش لفظ	۳
۱۷	تعارف	۴
۱۸	تمہید	۵
۱۹	چند اصطلاحی الفاظ کا مفہوم	۶
//	فرج	۷
//	دم صحیح (حیض و نفاس)	۸
۲۰	دم فاسد (استحاضہ)	۹
//	عادت	۱۰
//	مبتدأہ	۱۱
//	معتادہ	۱۲
//	ناسیہ	۱۳
۲۱	پہلا باب حیض و استحاضہ کا بیان	۱۴

۲۱	حیض سے متعلق چند بنیادی باتیں	۱۵
//	حیض کی حقیقت	۱۶
۲۲	حیض کی مدت	۱۷
//	حیض کی قسمیں	۱۸
۲۳	حیض کا رکن	۱۹
//	حیض کے رنگ	۲۰
۲۴	حیض آنے کی عمر	۲۱
//	حیض ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں	۲۲
۲۶	طہر سے متعلق چند بنیادی باتیں	۲۳
//	طہر کی حقیقت	۲۴
//	طہر کی مدت	۲۵
//	طہر کی قسمیں	۲۶
۳۰	استحاضہ سے متعلق چند بنیادی باتیں	۲۷
//	استحاضہ کی حقیقت	۲۸
//	استحاضہ کی قسمیں	۲۹
۳۲	استحاضہ کا حکم	۳۰
۳۳	حائضہ (مبتدأہ و معادہ) اور مستحاضہ (مبتدأہ و معادہ) کی حقیقت	۳۱
۳۶	مبتدأہ کے حیض و استحاضہ کی صورتیں	۳۲
۳۷	معادہ سے متعلق چند بنیادی باتیں	۳۳
//	عادت کی حقیقت	۳۴

۳۷	خواتین کو عادت یا درکھنے کی اہمیت	۳۵
۳۸	عادت یا درکھنے کا طریقہ	۳۶
//	عادت کا بدلنا	۳۷
//	معتادہ کے حیض و استحاضہ کی صورتیں	۳۸
۳۹	عادت تبدیل ہونے کی صورتیں	۳۹
۴۱	ایام عادت سے پہلے خون آنے کی مختلف صورتوں میں نماز کا حکم	۴۰
۴۳	دوسرا باب نفاس و استحاضہ کا بیان	۴۱
//	نفاس سے متعلق چند بنیادی باتیں	۴۲
//	نفاس کی حقیقت	۴۳
//	نفاس کی مدت	۴۴
۴۴	نفاس کی قسمیں	۴۵
۴۵	نفاس کا رکن	۴۶
۴۶	نفاس کے رنگ	۴۷
//	نفاس ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں	۴۸
۴۷	نفساء (مبتدأہ و معتادہ) کی حقیقت	۴۹
//	مبتدأہ کے نفاس و استحاضہ کی صورتیں	۵۰
۴۹	معتادہ کے نفاس و استحاضہ کی صورتیں	۵۱
۵۰	حیض و طہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ کے نفاس اور استحاضہ کی صورتیں	۵۲
۵۱	چند متفرق مسائل	۵۳

۵۱	حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم	۵۴
۵۴	جڑواں بچے پیدا ہونے کی حقیقت	۵۵
//	جڑواں بچوں کی ولادت کے بعد نفاس کی تفصیل	۵۶
۵۶	تیسرے باب حیض و نفاس کے احکام	۵۷
//	پہلی فصل: حیض و نفاس کی حالت کے مخصوص احکام	۵۸
۵۷	(۱)..... نماز کے احکام	۵۹
۵۸	(۲)..... روزہ کے احکام	۶۰
۵۹	(۳)..... اعتکاف کے احکام	۶۱
//	(۴)..... قرآن پاک کو چھونے، اس کی تلاوت اور ذکر وغیرہ کے احکام	۶۲
۶۱	(۵)..... مسجد میں داخل ہونے کے احکام	۶۳
۶۲	(۶)..... حج و عمرہ اور طواف کے احکام	۶۴
۷۴	(۷)..... زوجین کے باہمی تعلقات کے احکام	۶۵
۷۶	(۸)..... طلاق کے احکام	۶۶
//	فقط حیض سے متعلق احکام	۶۷
//	(۱)..... لڑکی کا بالغ ہونا	۶۸
۷۷	(۲)..... مطلقہ عورت کی عدت کا شمار ہونا	۶۹
۷۸	(۳)..... کفارہ کے روزوں کے تسلسل میں حائل نہ ہونا	۷۰
//	(۴)..... احسن طریقہ پر تین طلاقیں دینے میں حائل ہونا	۷۱
۷۹	دوسری فصل: حیض و نفاس کے احکام جاری و ختم ہونے کا بیان	۷۲

۷۳	حیض و نفاس کے احکام جاری ہونے کی صورتیں	۷۹
۷۴	حیض و نفاس کے احکام ختم ہونے کی صورتیں	//
۷۵	پہلی صورت: حیض و نفاس کا خون اکثر مدت پوری ہونے پر بند ہونے کے احکام	۸۰
۷۶	دوسری صورت: حیض و نفاس کا خون اکثر مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام	۸۲
۷۷	تیسری صورت: معتادہ کے حیض و نفاس کا خون گزشتہ عادت کی مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام	۸۶
۷۸	چوتھی صورت: زچگی کے بغیر تین دن تین رات سے پہلے بند ہو جانے والے خون کے احکام	۸۹
	<b>چوتھا باب</b>	
۷۹	<b>مسلسل خون جاری ہونے کی صورتوں اور ان کے احکام کا بیان</b>	۹۲
۸۰	خون مسلسل جاری ہونے کا مطلب	//
۸۱	پہلی فصل: مبتدأہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں	۹۳
۸۲	دوسری فصل: معتادہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں	۹۹
	<b>پانچواں باب</b>	
۸۳	<b>ناسیہ (عادت بھولنے والی) کے احکام کا بیان</b>	۱۰۱
۸۴	ناسیہ کسے کہتے ہیں؟	//
۸۵	ناسیہ کی تین اقسام	//
۸۶	عادت یاد رکھنے کی اہمیت اور اس کا فائدہ	//
۸۷	عادت بھول جانے والی کیا کرے؟	۱۰۲
۸۸	گزشتہ عادت کی گنتی اور وقت میں شک کی صورت کے احکام	//
۸۹	ایک خاص صورت کا حکم	//
۹۰	<b>پہلی قسم (گنتی اور وقت بھولنے والی) کے احکام</b>	۱۰۳

۱۰۶	گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے فرض نماز کے احکام	۹۱
۱۰۷	گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے اداروزہ کے احکام	۹۲
//	گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے قضاء روزہ کے احکام	۹۳
۱۰۸	قضا روزے رکھنے کے اعتبار سے گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی چھ اقسام	۹۴
۱۰۹	مذکورہ چھ قسم کی خواتین کے لئے روزے قضا رکھنے کی صورتیں	۹۵
//	پہلی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۹۶
۱۱۲	دوسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۹۷
۱۱۴	تیسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۹۸
۱۱۷	چوتھی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۹۹
۱۱۸	پانچویں قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۱۰۰
//	چھٹی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۱۰۱
۱۱۹	گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۰۲
۱۲۱	گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۰۳
۱۲۳	گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے عدت کے احکام	۱۰۴
۱۲۴	رجوع کے حق میں عدت کی مدت	۱۰۵
۱۲۵	عورت کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت	۱۰۶
۱۲۶	دوسری قسم (فقط وقت بھولنے والی) کے احکام	۱۰۷
//	فقط وقت بھولنے والی خواتین کی دو اقسام	۱۰۸
//	فقط وقت بھولنے والی خواتین کی پہلی قسم	۱۰۹
//	اس قسم کی خواتین کے حق میں عمومی احکام	۱۱۰
۱۲۷	اس قسم کی خواتین کے حق میں قضا روزے کے احکام	۱۱۱



۱۳۳	فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۲
۱۳۵	فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۳
۱۳۶	فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام	۱۱۴
۱۳۸	<b>فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون</b>	۱۱۵
۱۴۱	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے اداروزوں کا حکم	۱۱۶
//	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے روزے قضاء رکھنے کا طریقہ	۱۱۷
//	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۸
۱۴۲	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے قسم کے کفارہ کے روزے رکھنے کا طریقہ	۱۱۹
//	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے عدت کا طریقہ	۱۲۰
۱۴۳	<b>تیسری قسم (فقط گنتی بھولنے والی) کے احکام</b>	۱۲۱
۱۴۴	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم	۱۲۲
//	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے اداروزوں کا حکم	۱۲۳
۱۴۵	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم	۱۲۴
۱۴۶	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۲۵
//	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے کفارہ قسم کے روزے رکھنے کی صورت	۱۲۶
۱۴۷	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام	۱۲۷
۱۴۸	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم	۱۲۸
//	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے اداروزوں کا حکم	۱۲۹

۱۳۰	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم	۱۳۹
۱۳۱	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	//
۱۳۲	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے کفارہ قسم کے روزے رکھنے کی صورت	۱۵۰
۱۳۳	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام	//
۱۳۴	نفاس کی عادت بھولنے والی کے احکام	۱۵۲
۱۳۵	نفاس کی عادت بھولنے والی کے حق میں رمضان کے روزے ادا و قضا کرنیکی تفصیل	//
	خاتمہ	
۱۳۶	استحاضہ کے احکام اور چند متفرق مسائل کا بیان	۱۵۶
۱۳۷	استحاضہ کی بیماری میں خون مسلسل جاری رہنے کی حالت میں نماز کا حکم	//
۱۳۸	معذور کی تعریف	//
۱۳۹	معذور کا حکم	//
۱۴۰	آنسہ کسے کہتے ہیں؟	۱۵۹
۱۴۱	آنسہ کی قسمیں	//
۱۴۲	گدی کسے کہتے ہیں؟	//
۱۴۳	گدی سے متعلق چند مسائل	//
۱۴۴	چند متفرق مسائل	۱۶۱
۱۴۵	مانع حیض تدابیر و ادویات استعمال کرنے کا شرعی حکم	۱۶۲

## انساب

میں اپنی اس کوشش کو اپنے شفیق و مربی استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جن کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی سے ہی اس قابل ہوا کہ ایسے نازک موضوع سے متعلق کچھ ضروری مسائل و احکام جمع کر سکوں۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

محمد بنوفس

## رائے گرامی و دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت فیوضہم (مدیر ادارہ غفران راولپنڈی)

بسم الله الرحمن الرحيم

نجاستِ حکمیہ کی بڑی قسمِ حدثِ اکبر کہلاتی ہے، جس کے احکامِ حدثِ اصغر سے زیادہ سخت ہیں، پھر مرد حضرات کے ساتھ تو حدثِ اکبر کی ایک ہی صورت پیش آتی ہے، یعنی جنابت کی، اور خواتین کے ساتھ حیض و نفاس کی صورت میں حدثِ اکبر کی ایسی حالت بھی پیش آتی ہے کہ جس کے احکام مرد حضرات کی حالتِ جنابت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

چنانچہ حیض و نفاس کی حالت میں نہ صرف یہ کہ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے، بلکہ خواتین پر حیض کی حالت میں نماز بھی معاف ہے، جبکہ مرد حضرات کے جنابت کی حالت میں نہ تو نماز معاف ہے، اور نہ ہی روزہ رکھنا حرام ہے۔

اس اعتبار سے خواتین کے حیض و نفاس کے مسائل و احکام کا معاملہ حدثِ اکبر کی دوسری صورتوں سے زیادہ اہم و نازک ہوا۔

مگر دوسری طرف حیض و نفاس کے احکام کا معاملہ خاصا پیچیدہ بھی ہے، جن کا سرسری طور پر سمجھ آنا مشکل ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود عرصہ سے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اولاً تو بہت سی خواتین حیض و نفاس کے مسائل کو خاطر خواہ اہمیت نہیں دیتیں، اور جو اہمیت بھی دیتی ہیں، وہ بھی صرف چند مشہور صورتوں کے درمیان تمام مسائل کا دائرہ محدود رکھتی ہیں۔

اور اگر کچھ خواتین کو بعض دوسری صورتوں کے احکام کی جستجو و تحقیق کی توفیق ہوتی بھی ہے، تو وہ خود سے ان صورتوں کا حکم معلوم کرنے میں دشواری کا سامنا کرتی ہیں، اور جب ان صورتوں کے حل کے لئے اہل علم حضرات کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، تو ان کی طرف سے صورتِ مسئلہ کا حکم بتلانے میں بعض اوقات دشواری پیش آتی ہے۔

دوسری طرف اس موضوع پر مستقل تصانیف و تالیفات کی شکل میں مواد بھی بہت کم ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ حیض و نفاس اور ان کے مقابلہ میں استحاضہ کے مسائل و احکام کو اصول و جزئیات کی شکل میں منقح و منضبط کیا جائے۔

اس ضرورت کے لئے بندہ نے دارالافتاء ادارہ غفران کے رفیق و معاون مولانا مفتی محمد یونس صاحب کو متوجہ کیا، اور اپنی بساط کی حد تک مشوروں میں بھی بخل سے کام نہیں لیا، بندہ کی ایماء و خواہش کے مطابق انہوں نے حیض و نفاس اور استحاضہ کے مسائل و احکام کو اصول و فروع کی روشنی میں انتہائی محنت سے مرتب کیا، اور بندہ کے بار بار کے مشوروں کو عملی جامہ پہنانے میں بھی کوتاہی نہیں کی۔

ان کی یہ محنت اس وقت موجودہ رسالہ کی شکل میں آپ کے سامنے ہے، جس کو بندہ نے ملاحظہ کر کے مفید و مستند پایا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مؤمنین و مؤمنات کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں، اور اس محنت و سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر باعثِ نجات بنائیں۔ آمین۔

فقط واللہ المستعان وعلیہ التکلیف

محمد رضوان

۲۱/ رمضان المبارک / ۱۴۳۱ھ یکم / ستمبر / ۲۰۱۰ء بروز بدھ

ادارہ غفران، راولپنڈی

## تأثرات

حضرت مولانا مفتی محمد امجد حسین صاحب زید مجدہم

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ و اتباعہ

اجمعین الیٰ یوم الدین۔

مولانا مفتی محمد یونس صاحب حفظہ اللہ کی حیض و نفاس وغیرہ کے احکام پر مشتمل تالیف کے مطالعہ و ملاحظہ کا شرف حاصل ہوا۔ بلاشبہ آپ نے نہایت دقت نظر اور تحقیق و تدقیق کے ساتھ اس نازک و غیر معمولی اہمیت کے حامل موضوع پر کام کیا ہے، ان مسائل کے اصل ماخذ، فقہاء سابقین، اساطین علم کے کتب و رسائل کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہو کر بڑے ناپید اور سچے موتی نکال کر ان کو رائج الوقت فہم و اسلوب کی لڑی میں پرو دیا ہے۔

دُرّ مضمون کوئی یوں گوندھ لے اے شاد! مشکل ہے

سلیقہ انتہاء کا چاہئے موتی پرونے میں

اس قسم کے مسائل میں خواتین کی طرف سے بہت کثرت سے رجوع رہتا ہے۔ لیکن کئی دفعہ ان مسائل کے متعلق ایسی صورتیں سامنے آ جاتی ہیں کہ ان کے حل میں دقت محسوس ہوتی ہے، اسی احساس کے تحت مخدومنا المکرم حضرت شیخ سیدی مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم نے (جو تحقیقی و تالیفی کام کا خاصا ذوق رکھتے ہیں اور عملی زندگی سے متعلق زندگی کے اکثر شعبوں میں شریعت کے احکام پر آپ تالیفی کام فرما چکے ہیں، جس کو اہل علم میں حسن قبول اور عامۃ المسلمین میں قبولیت عامہ حاصل ہے) مفتی محمد یونس صاحب کو اس موضوع پر ایک خاص انداز میں تحقیقی کام کرنے کی طرف متوجہ فرمایا، سو یہ مجموعہ اسی فکر و محنت کا ثمرہ ہے۔

موضوع کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ شریعت کے دسیوں ابواب کے احکام اس سے جڑے ہوئے

ہیں۔

طہارت، صلاۃ، قرأت القرآن، صوم، اعتکاف، حج، بلوغ، ولگی، طلاق، عدت، استبراء رحم، ان سب ابواب کے متعلق کئی احکام کا مسائل حیض و نفاس سے تعلق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فقہائے اسلام و علمائے امت نے اس موضوع کے مسائل کو غیر معمولی اہمیت دی ہے، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگرد اور فقہ حنفی کے شارح و ترجمان امام ربانی محمد حسن شیبانی علیہ الرحمہ نے صاحب بحر کے بقول خاص اس موضوع پر دو سو صفحات پر مشتمل رسالہ تصنیف کیا تھا۔ بعض اہل علم نے اس رسالہ کو اس موضوع کا سب سے پہلا باضابطہ رسالہ تصنیف قرار دیا ہے۔ اسی طرح بعد کے زمانوں میں احناف میں سے امام طحاوی صاحب شرح معانی الآثار، علامہ شامی، علامہ ابن العربی، امام نووی شافعی رحمہم اللہ جنہوں نے ”شرح مہذب“ میں اس باب سے متعلق مسائل پر دو سو صفحات استعمال کئے ہیں، متاخرین احناف میں سے دسویں صدی ہجری میں شیخ زین الدین ابن نجیم نے البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ان مسائل پر مفصل کلام کیا ہے اور علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔

ان بزرگوں نے آج سے صدیوں پہلے اپنے زمانے میں یہ شکوہ کیا ہے کہ علم کی کمی اور جہالت کے عمومی پھیلاؤ کی وجہ سے ان مسائل کو پوری اہمیت و توجہ عموماً حاصل نہیں (درس ترمذی ۳۰۸/۱) اس سے آج کے دور جہالت و غفلت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

بندہ دعا کرتا ہے کہ یہ جامع و مختصر مجموعہ بارگاہِ صمدیت میں مقبول ہو کر عامۃ المسلمین میں حسن قبولیت پائے، اس سے ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں فیض یاب و شاد کام ہوں اور حضرت مفتی محمد یونس صاحب حفظہ اللہ کے لئے توشہ آخرت اور وسیلہ نجات بنے۔

ایں دعاء از من و از جملہ جہاں آمین باد

بندہ محمد امجد حسین

دارالافتاء ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی

۹/ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۴/فروری ۲۰۱۰ء یوم الاربعاء

## پیش لفظ

حضرت والا حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم و مدت فیوضاتہم کی سرپرستی و رہنمائی میں گزشتہ چند سالوں سے ادارہ غفران کے دارالافتاء کی خدمات سے وابستگی ہے۔

خواتین کی مخصوص پاپا کی دنیا پاپا کی یعنی حیض و نفاس وغیرہ سے متعلق بہت سے مسائل انتہائی پیچیدہ ہونے کے باعث ان کے جوابات دقت طلب ہوتے ہیں، دوسری طرف ان کا حل نہ ہونے کی صورت میں اس عرصہ میں آنے والی نمازوں یا روزوں کے بارے میں فوری حل نہ ہونے میں خواتین کو دینی احکام میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، جس کے پیش نظر محسوس ہوا کہ خواتین کی رہنمائی کیلئے حیض و نفاس کے مخصوص مسائل کا گہرائی کے ساتھ حل نکالنا ضروری ہے۔ بندہ نے اسی غرض سے ادارہ غفران کے مخصوص طلباء کو ان مسائل کی تحقیق و حل میں مشغول کیا۔ حضرت والا مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم نے متعدد مرتبہ اس سلسلہ کو ملاحظہ فرمایا اور اپنے فہم و بصیرت کے تحت بندہ کو اس موضوع کے مسائل کو مفصل و مدلل انداز میں بحیثیت تخصص کے مقالہ کے جمع کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ بندہ اپنی کم علمی اور مضمون نویسی سے زیادہ مناسبت نہ ہونے کے باعث اس اہم ذمہ داری کا خود کو اہل نہیں سمجھتا تھا لیکن حضرت والا کی طرف سے بار بار توجہ دلانے پر یہ کام شروع کیا اور قدم قدم پر حضرت دامت فیوضہم کی مسلسل ہدایات، رہنمائی اور حوصلہ افزائی نے شرح صدر اور کام کو آگے بڑھانے اور اس کو منضبط و مرتبط و منقح کرنے میں مہمیز کا کردار ادا کیا اور اس طرح بحمد اللہ تعالیٰ یہ کوشش موجودہ رسالہ کی شکل تک پہنچی۔

آخر میں بندہ مولانا مفتی محمد امجد حسین صاحب دامت برکاتہم اور مکرم جناب محمد زکریا صاحب دام اقبالہ اور جناب مولانا طارق محمود صاحب زید مجدہ سمیت اپنے ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے، جنہوں نے اس سلسلہ کے مختلف امور میں معاونت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد یونس / ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ، خادم الافتاء ادارہ غفران، چاہ سلطان راولپنڈی پاکستان



بسم الله الرحمن الرحيم

## تعارف

یہ کتاب، تمہید، پانچ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

تمہید میں چند اصطلاحی الفاظ کا مفہوم ذکر کیا گیا ہے۔

پہلے باب میں حیض، طہر اور استحاضہ سے متعلق بنیادی باتیں ذکر کر کے حائضہ (مبتدأہ و معتادہ) کی حیض و استحاضہ کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں، جن سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ کس قسم کی خاتون کے حق میں کس صورت میں کتنی مدت حیض کی شمار ہوگی؟ اور کتنی مدت استحاضہ کی؟ نیز اسی باب میں حیض سے متعلق ضروری باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

دوسرے باب میں نفاس سے متعلق چند بنیادی باتیں ذکر کر کے نفساء (مبتدأہ و معتادہ) کے نفاس و استحاضہ کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں، تاکہ معلوم ہو کہ کس قسم کی خاتون کے حق میں کس صورت میں کتنی مدت نفاس کی شمار ہوگی، اور کتنی مدت استحاضہ کی، نیز اسی باب میں حمل ساقط ہونے کے بعد اور جڑواں بچوں کی ولادت کے بعد آنے والے خون کے نفاس و استحاضہ ہونے کی توضیح کی گئی ہے۔

تیسرے باب کی پہلی فصل میں حیض و نفاس کی حالت میں مبتلا ہونے کے مخصوص احکام بیان کئے گئے ہیں، اور اسی باب کی دوسری فصل میں یہ تفصیل بیان کی گئی ہے کہ حیض و نفاس کی حالت کے مخصوص احکام کس کس صورت میں کب شروع ہونگے؟ اور کب ختم ہونگے؟

چوتھے باب میں خون مسلسل جاری ہونے کا مفہوم ذکر کر کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مبتدأہ و معتادہ خواتین کے حق میں خون مسلسل جاری ہونے کی مختلف صورتوں میں سے کس صورت میں کتنی مدت حیض کی شمار ہوگی؟ اور کتنی مدت استحاضہ کی؟

پانچویں باب میں ناسیہ خواتین کی مختلف اقسام اور ان کے تفصیلی احکام بیان کئے گئے ہیں خاتمہ میں استحاضہ کی حالت کے احکام، لیکور یا کاحکم، آئسہ کی وضاحت، گدی رکھنے کے احکام اور مانع حیض ادویات استعمال کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

## تمہید

دم مسفوح یعنی بہتا خون ناپاک ہے، اور مرد و عورت کے جسم کے جس حصہ سے بھی نکل کر اس جگہ تک پہنچ جائے جس جگہ کا دھونا غسل میں فرض ہے، تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، پھر مرد کے جسم کے جس حصہ سے بھی خون نکلے تو وہ وضو ٹوٹنے کا باعث ہے، اور عورت کی فرج (شرمگاہ) کے علاوہ کسی اور حصہ جسم سے نکلنے والے خون کا بھی یہی حکم ہے، البتہ عورت کی فرج سے خارج ہونے والے خون کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)..... حیض کا خون (۲)..... نفاس کا خون (۳)..... استحاضہ کا خون ۱

ان تینوں خونوں کی حقیقت اور ان سے متعلق ضروری بنیادی باتیں آگے تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں البتہ اجمالی طور پر اتنا سمجھ لیا جائے کہ حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو کسی بیماری اور بچہ کی ولادت کے بغیر خواتین کو عموماً ہر ماہ آیا کرتا ہے۔

اور نفاس اس خون کو کہا جاتا ہے جو بچہ کی ولادت کے بعد آیا کرتا ہے۔

اور استحاضہ اس خون کو کہا جاتا ہے جو نہ تو حیض ہوتا اور نہ ہی نفاس ہوتا ہے بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے آیا کرتا ہے۔ یہ تینوں خون حدیث یعنی ناپاکی کو واجب کرتے ہیں البتہ ان میں سے پہلے دو خون تو بڑی ناپاکی یعنی غسل کو واجب کرتے ہیں اور تیسرا خون چھوٹی ناپاکی یعنی وضو کو واجب کرتا ہے۔

گویا کہ اس تیسرے خون کا حکم جسم سے نکلنے والے عام خون کی طرح ہے۔ ۲

چونکہ ان خونوں کے ساتھ خواتین کی پاکی و ناپاکی کے مخصوص مسائل کا تعلق ہے اس لئے خواتین اور ان کے شوہروں و سرپرستوں پر ان کی حقیقت اور ان سے متعلق شریعت کے ضروری احکام کا جاننا

۱ (اعلم ان الدماء المختصة بالنساء ثلاثة حیض و نفاس و استحاضة) (وسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۳)  
۲ وَدَمُ الْحَيْضِ، وَالنَّفَاسِ، وَدَمُ الْاِسْتِحْاضَةِ لِأَنَّهَا كُلُّهَا أَنْجَسٌ لِمَا يُذْكَرُ فِي بَيَانِ أَنْوَاعِ الْأَنْجَاسِ وَقَدْ انْتَقَلَتْ مِنَ الْبَاطِنِ إِلَى الظَّاهِرِ فَوَجَدَ خُرُوجَ النَّجَسِ مِنَ الْأَذْمَى الْحَيِّ فَيَكُونُ حَدَثًا إِلَّا أَنْ بَعْضُهَا يُوجِبُ الْغُسْلَ، وَهُوَ الْمَنِي، وَدَمُ الْحَيْضِ، وَالنَّفَاسِ، وَبَعْضُهَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ، وَهُوَ الْمَذْيُ، وَالْوَدْيُ، وَدَمُ الْاِسْتِحْاضَةِ لِمَا يُذْكَرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۳۹)

لازم ہے۔ ۱۔

ان خونوں کے مسائل و احکام کے ذکر سے پہلے ان خونوں سے متعلق استعمال ہونے والے خاص خاص الفاظ کا مفہوم اور کچھ بنیادی باتیں ذکر کی جاتی ہیں، تاکہ بعد میں احکام کے سمجھنے میں آسانی رہے۔

### چند اصطلاحی الفاظ کا مفہوم

چونکہ اس کتاب میں صرف تین طرح کے خونوں (حیض و نفاس و استحاضہ) سے متعلق صورتوں اور احکام کو بیان کرنا مقصود ہے، اور وہ تینوں طرح کے خون فرج (یعنی شرمگاہ) سے آتے ہیں، اس لئے جہاں جہاں بھی خون آنے کا ذکر ہوگا، وہ فرج (یعنی شرمگاہ) سے آنا ہی مراد ہوگا، لہذا اگر کسی جگہ فقط خون آنے کا ذکر ہو، فرج وغیرہ کی تصریح نہ ہو، تو بھی اسے فرج سے آنے والا خون سمجھا جائے۔

### فرج

فرج سے مراد عورت کا عضو مخصوص ہے۔ عورت کے عضو مخصوص کے دو حصے ہیں ایک بیرونی حصہ جو مستطیل (لمبوتری) شکل کا ہے اس کے بعد کچھ گہرائی میں جا کر گول سوراخ ہے، اس گولائی سے اوپر کے حصہ کو فرج خارج اور اندرونی حصے کو فرج داخل کہا جاتا ہے۔ ۲۔

### دم صحیح (حیض و نفاس)

فرج کے راستے آنے والے جس خون میں حیض کے ثبوت کیلئے بیان کردہ تمام ضروری باتیں پائی جائیں یا نفاس کے ثبوت کیلئے بیان کردہ تمام ضروری باتیں پائی جائیں وہ دم صحیح کہلاتا ہے۔ (حیض و نفاس کے ثبوت کے لئے ضروری باتیں آگے بیان کی جائیں گی)

پہلی صورت میں صحیح حیض کی حالت اور دوسری صورت میں صحیح نفاس کی حالت کہلائے گی، اور ان پر حیض و نفاس کے احکام جاری ہونگے، صحیح حیض والی عورت کو حائضہ اور صحیح نفاس والی عورت کو نفساء کہا جاتا ہے، اور جب عورت حیض و نفاس کی حالت سے پاک ہو، تو اس حالت کو طہر کی حالت کہا

۱۔ فمعرفة احكام الدماء المختصة بالنساء واجبة عليهن وعلى الازواج والاولياء (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۲۹)

۲۔ اما الاول فعند ظهور الدم بان خرج من الفرج الداخل الى الفرج الخارج والاول وهو المدور بمنزلة الدبر والا حليل والثاني وهو الطويل بمنزلة الاليتين او القلفة (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۰)

جاتا ہے، حیض کو اردو زبان میں ”ماہواری“ اور انگریزی زبان میں ”مینسز“ کہا جاتا ہے۔ ۱۔

### دمِ فاسد (استحاضہ)

فرج کے راستے آنے والے جس خون میں حیض و نفاس کے ثبوت کیلئے بیان کردہ تمام یا بعض ضروری باتیں نہ پائی جائیں، وہ دمِ فاسد کہلاتا ہے، اسی کو استحاضہ بھی کہتے ہیں۔

اسی طرح حیض و نفاس کے جس خون کے ساتھ استحاضہ کا خون شامل ہو جائے تو حیض و نفاس کا وہ سارا خون بھی دمِ فاسد کہلاتا ہے۔ ۲۔

خلاصہ یہ کہ استحاضہ کا خون خود بھی دمِ فاسد کہلاتا ہے اور حیض و نفاس کے جس خون کے ساتھ یہ خون مل جائے وہ بھی دمِ فاسد کہلاتا ہے۔

### عادت

اب سے پہلے آخری مرتبہ جتنی درمیک حیض کا خون آیا ہے، وہ حیض کی عادت ہے بشرطیکہ وہ دمِ صحیح ہو۔ اور اب سے پہلے آخری مرتبہ جتنی درمیک نفاس کا خون آیا ہے وہ نفاس کی عادت ہے بشرطیکہ وہ دمِ صحیح ہو۔

### مبتدأہ

مبتدأہ صرف وہ خاتون کہلاتی ہے، جس کو زندگی میں پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آ رہا ہو، پہلی مرتبہ کے اعتبار سے یہ خاتون مبتدأہ اور آئندہ کے اعتبار سے معتادہ کہلائے گی۔

### معتادہ

جس خاتون کو اپنی گزشتہ عادت کے مطابق حیض و نفاس کا خون آ رہا ہو، اسے معتادہ کہا جاتا ہے۔

### ناسیہ

جو خاتون اپنے حیض و طہر دونوں کی یا صرف حیض کی عادت بھول جائے، اسے ناسیہ کہتے ہیں، اسی کو ضالہ، مضلہ اور متحیرہ بھی کہتے ہیں۔

۱۔ (والدم الصحيح ما لا ينقص عن ثلثة ولا يزيد على العشرة في الحيض) اما حقيقة او حكما بان يزيد على عاداتها مص اى فانه اذا زاد على العادة حتى جاوز العشرة فانها ترد على عاداتها ويكون ما رآته في ايام عاداتها دما صحيحا كانه لم يزد على العشرة ويكون الزائد على العادة استحاضة وهو دم فاسد والحاصل ان الدم اذا انقطع قبل مجاوزة العشرة فهو دم صحيح لانه لم يزد عليها حقيقة واذا جاوزها فما تراه في ايام العادة حيض ويجعل كأن الدم انقطع على العادة ولم يجاوز العشرة حكماً فليتأمل (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۴)

۲۔ والاستحاضة ويسمى دما فاسداً (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۴)

## پہلا باب

## حیض و استحاضہ کا بیان

چونکہ حیض و استحاضہ کی مختلف صورتوں کو سمجھنے اور حیض و استحاضہ کے خون میں فرق کرنے کے لئے حیض و استحاضہ کے علاوہ طہر سے متعلق بھی بنیادی باتیں معلوم ہونا ضروری ہیں اس لئے اس باب کے شروع میں حیض، طہر اور استحاضہ سے متعلق چند بنیادی باتیں بیان کی جائیں گی اور اس کے بعد حیض و استحاضہ کی مختلف صورتوں کو بیان کیا جائے گا۔

## حیض سے متعلق چند بنیادی باتیں

## حیض کی حقیقت

حیض کے معنی لغت میں بہنے کے آتے ہیں چنانچہ عربی زبان میں کہا جاتا ہے حاض الوادی یعنی وادی بہہ پڑی اور شریعت کی زبان میں جو خون بالغہ عورت کے رحم (بچہ دانی) سے بغیر کسی بیماری اور بغیر ولادت کے جاری ہو کر شرمگاہ کے راستے سے ظاہر ہو جبکہ وہ عورت حمل کی حالت میں بھی نہ ہو اور بڑھاپے کی خاص عمر (یعنی مایوسی کی عمر) تک بھی نہ پہنچی ہو حیض کہلاتا ہے۔<sup>۱</sup>

۱۔ قال فی الدر: هو لغة السيلان قال العلامة ابن عابدين الشامي تحت (قوله هو لغة السيلان) يقال حاض الوادی: اذا سال، و سمي حیضاً لسيلانه فی أوقاته (در مختار مع شامی ج ۱ ص ۲۸۳)

وفی البحر قال اهل اللغة اصله السيلان يقال حاض الوادی ای سال فسمی حیضاً لسيلانه فی أوقاته..... وشرعاً..... هو دم صادر من رحم خارج من فرج داخل ولو حکما بدون ولادة (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۳ و ۷۴)

(فالحيض دم يفيضه) أى يدفعه بقوة (رحم بالغة) تسع سنين (لا داء بها) يقتضى خروج دم بسببه..... (ولم تبلغ سن الاياس) وهو خمس وخمسون سنة على المفتي به وهذا تعريفه شرعاً واما لغة فاصله السيلان يقال حاض الوادی اذا سال (حاشية الطحطاوى على المراقى ص ۷۴ و ۷۵)

## حیض کی مدت

حیض کی کم از کم مدت تین دن تین رات یعنی پورے بہتر (۷۲) گھنٹے ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات یعنی پورے دو سو چالیس (۲۴۰) گھنٹے ہے۔

**تشریح:**..... حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کا مطلب یہ ہے کہ حیض ۷۲ گھنٹے سے کم نہیں ہو سکتا اور ۲۴۰ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر کسی خاتون کو فرج کے راستے سے مسلسل یا وقفہ وقفہ سے خون آ کر ۷۲ گھنٹے پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا (خواہ ۷۰ گھنٹے میں ہی کیوں نہ ہو) تو وہ خون شرعاً حیض نہیں کہلائے گا (بشرطیکہ اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک دوبارہ خون نہ آئے)

اسی طرح اگر کسی خاتون کو مسلسل یا وقفہ وقفہ سے مجموعی طور پر ۲۴۰ گھنٹے سے زیادہ خون آیا تو وہ سارا خون شرعاً حیض نہیں ہوگا بلکہ اس میں استحاضے کا خون بھی شامل ہوگا۔ لیکن کتنا اور کونسا خون حیض کا شمار ہوگا اور کتنا اور کونسا خون استحاضے کا شمار ہوگا یہ ایک الگ مسئلہ ہے (جو آئندہ درج ہونے والی تفصیل سے سمجھا جاسکتا ہے)۔ ۱۔

## حیض کی قسمیں

حیض کے خون کا مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے۔ اور نہ ہر دن خون آنا ضروری ہے۔ اس لئے اگر زمانہ حیض کے بعض ایام یا بعض اوقات میں خون نہ آئے لیکن خون کی ابتدا اور انتہا تک کی مجموعی مدت کم از کم تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور زیادہ سے

۱۔ (اقل الحيض ثلاثة ايام وثلاث ليال في ظاهر الرواية هكذا في التبيين) (عالمگیری ج ۱ ص ۳۶)  
(واقل الحيض ثلاثة ايام ولياليها وما نقص من ذلك فهو استحاضة واكثره عشرة ايام و الزائد استحاضة) (شرح البدایہ ج ۱ ص ۲۶)

(اقل الحيض ثلاثة ايام ولياليها اعني اثنين وسبعين ساعة حتى لو رأت مثلاً عند طلوع شمس يوم الاحد ساعة ثم انقطع الى فجر يوم الاربعاء ثم رأت قبيل طلوعها ثم انقطع عند الطلوع او استمر من الطلوع الاول الى الطلوع الثاني يكون حيضاً ولو انقطع قبل الطلوع الثاني بزمان يسير ولم يتصل به الدم ثم لم ترد الى تمام خمسة عشر يوماً لم يكن حيضاً واكثره عشرة كذا لك) ای مقدرة مع لياليها بالساعات اعني مائتين واربعين ساعة (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۶ و ۷۷)

زیادہ دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴ گھنٹے) یا اس سے کم ہو تو وہ ساری مدت حیض ہی شمار ہوگی۔

اور درمیان کے جن ایام یا اوقات میں بظاہر خون نہیں آیا وہ بھی حیض کے حکم میں ہوں گے۔ اسی سے حیض کی دو قسمیں معلوم ہوں گی۔

(۱).....: حقیقی حیض: حقیقی حیض یہ ہے کہ حیض کے زمانے میں حقیقت میں خون آ رہا ہو۔

(۲).....: حکمی حیض: حکمی حیض یہ ہے کہ حقیقت میں خون تو نہ آ رہا ہو لیکن حیض کا زمانہ ہونے کی وجہ سے شریعت نے اس زمانے پر حیض کا حکم لگایا ہو۔

### حیض کا رکن

حیض کے خون کا فرج داخل سے باہر فرج خارج کی طرف ظاہر ہو جانا حیض کا رکن ہے۔ ۱۔  
لہذا جب خون شرمگاہ کے بیرونی حصے کی طرف ظاہر ہو گیا تو حیض کا آغاز ہو گیا خواہ بیرونی حصے کی کھال سے باہر نکلے یا نہ نکلے۔

اور جب تک خون شرمگاہ کے گول سوراخ کے اندر ہی رہے بیرونی حصے کی طرف نہ آئے اس وقت تک حیض کے احکام جاری نہ ہوں گے اگرچہ عورت کو خون کا گول سوراخ میں آنا محسوس ہو جائے (عورت کی شرمگاہ کے دو حصوں کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے)

### حیض کے رنگ

حیض کا خون درج ذیل چھ رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا ہو سکتا ہے:

(۱) سرخ (۲) سیاہ (۳) زرد (۴) سبز (۵) گدلا (۶) خاکی

پس حیض کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ سیاہ، زرد، خاکی، گدلا، سبز۔

ان میں سے ہر قسم کے رنگ کا حیض آ سکتا ہے جبکہ وہ ضابطے کی رو سے حیض بن سکتا ہو یعنی اس میں

۱۔ (دم صادر من رحم خارج من فرج داخل) احتراز عما لو احست بنزوله الى الفرج الداخل ولم يخرج منه فليس بحيض في ظاهر الرواية وبه يفتي (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۳)

حیض کی تمام شرائط وغیرہ پائی جاتی ہوں۔ ۱۔

### حیض آنے کی عمر

چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے لڑکی کی عمر نو سال پوری ہونے سے پہلے حیض کا خون نہیں آ سکتا۔ اور پچپن سال عمر ہو جانے کے بعد آنے والا خون اگر خوب سرخ یا سیاہ نہ ہو تو وہ بھی حیض کا خون نہیں ہو سکتا سوائے اس صورت کے کہ کسی خاتون کو پچپن سال سے پہلے بھی اسی رنگ کا حیض آتا ہو (۵۵ سال کی عمر ہو جانے کے بعد آنے والے خون کے حیض ہونے کی صورتیں صفحہ ۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں) ۲۔

### حیض ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں

فرج کے راستے آنے والے خون کے حیض بننے کیلئے درج ذیل گیارہ (11) باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

- (1)..... اس خاتون کی عمر شرعاً بلوغ کی عمر کو پہنچ گئی ہو یعنی چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے پورے نو سال یا اس سے زیادہ ہو۔ لہذا نو سال سے کم عمر بچی کو آنے والا خون حیض نہیں کہلائے گا۔
- (2)..... وہ خاتون حاملہ نہ ہو لہذا حمل کی حالت میں آنے والا خون شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔

۱۔ (ان يكون على لون من الالوان الستة السود والحمرة والصفرة والكدره والخضرة والتربية هكذا في النهاية) (ہندیہ ج ۱ ص ۳۶)

وما تراه المرأة من الحمرة والصفرة والكدره في ايام الحيض فهو حيض حتى ترى البياض خالصاً (قدوری مع التسهيل الضروري ص ۸۲)

۲۔ قال في الدرر (وما رأته بعدها) أى المدة المذكورة (فليس بحيض في ظاهر المذهب) الا اذا كان دماً خالصاً فحيض .

قال العلامة ابن عابدين شامى رحمه الله تحت (قوله دماً خالصاً) أى كالا سود والاحمر القانى درر. قال الرحمتى وتقدم عن الفتح انه لو لم يكن خالصاً وكانت عاداتها كذلك قبل الاياس يكون حيضاً (شامى ج ۱ ص ۳۰۴)

(منها) الوقت من تسع سنين الى الاياس هكذا في البدائع، الاياس مقدرة بخمس وخمسين سنة وهو المختار كذا في الخلاصة وهو أعدل الاقوال كذا في المحيط وعليه الاعتماد كذا في النهاية والسراج الوهاج وعليه الفتوى هكذا في معراج الدراية فما رأته بعدها لا يكون حيضاً في ظاهر المذهب والمختار ان ما رأته ان كان دماً قوياً كان حيضاً كذا في شرح المجموع لابن الملك (ہندیہ ج ۱ ص ۳۶) (ومثله في حاشية الطحطاوى على المرقاى ص ۷۴ و ۷۵)



(3)..... وہ خاتون ناامیدی کی عمر یعنی چاند کے اعتبار سے پچپن سال کو نہ پہنچی ہو اگر وہ خاتون

ناامیدی کی عمر کو پہنچ چکی ہے تو تین صورتوں کے علاوہ یہ خون حیض نہ ہوگا

(ان تین صورتوں کی تفصیل استحاضہ کی اقسام کے ضمن میں صفحہ ۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

(4)..... یہ خون رحم (بچہ دانی) سے آئے لہذا بچہ دانی کی بجائے کسی اور جگہ سے آنے والا خون

بھی شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔

(5)..... یہ خون رحم (بچہ دانی) میں کسی بیماری یا پھوٹا وغیرہ ہونے کی وجہ سے نہ آ رہا ہو ورنہ وہ

شرعاً حیض شمار نہیں ہوگا۔ ۱۔

(6)..... یہ خون بچہ کی ولادت کی وجہ سے نہ آ رہا ہو ورنہ وہ شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔

(7)..... اس خون کی شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک مجموعی مدت کم از کم تین دن تین رات

(یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو۔

لہذا تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم آنے والا خون بھی حیض نہ ہوگا اگرچہ اس عرصہ سے

تھوڑا سا ہی کم کیوں نہ ہو۔

(8)..... خون کا شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک کا عرصہ مجموعی طور پر دس دن دس رات (یعنی

پورے ۲۴۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو۔

لہذا ۲۴۰ گھنٹے سے زیادہ آنے والا خون بھی سارے کا سارا حیض نہ ہوگا بلکہ حیض و استحاضہ کا ملا جلا

خون ہوگا۔

(9)..... یہ خون فرج داخل (یعنی شرمگاہ کے گول سوراخ) سے باہر کھال کی طرف ظاہر ہو۔

لہذا جب تک خون فرج داخل (یعنی شرمگاہ کے گول سوراخ) سے باہر نہ نکلے حیض کا حکم نہ لگے گا۔

(10)..... اس خون کے جاری ہونے سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم مدت

پہلے فرج کے راستے کچھ خون نہ آیا ہو۔

لہذا اگر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم مدت پہلے بھی فرج کے راستے کچھ خون آیا ہو تو

۱۔ (قوله واحتراز بقوله سليمة) عن دم الجرح من جراحة او دمل في الرحم (تبيين الحقائق كتاب

الطهارة باب الحيض)

پھر یہ سارا خون حیض نہیں بنے گا بلکہ حیض اور استحاضہ کا ملا جلا خون ہوگا۔  
 (11)..... یہ خون حیض کے خون کے بیان کردہ چھ رنگوں میں سے کسی رنگ میں ہو۔  
 لہذا اگر وہ خون بیان کردہ چھ رنگوں میں سے کسی رنگ میں نہ ہو تو شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔  
 جس خون میں مذکورہ بالا گیارہ باتیں پائی جائیں وہ خون شرعاً حیض کہلائے گا اور جس خون میں ان  
 گیارہ باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہوگی وہ شرعاً حیض نہیں ہوگا۔

## طہر سے متعلق چند بنیادی باتیں

### طہر کی حقیقت

طہر کے معنی لغت میں پاکی کے ہیں اور شریعت کی زبان میں حیض و نفاس کے مقابلے میں پاکی کی  
 حالت کو طہر کہتے ہیں یعنی جب کسی عورت پر حیض و نفاس کی حالت نہ ہو، تو پاکی کی اس مدت کو  
 شریعت کی زبان میں ”طہر“ کہا جاتا ہے۔ ۱

### طہر کی مدت

طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی  
 حد نہیں اس لئے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے زیادہ جتنا عرصہ حیض و نفاس کا خون  
 نہ آئے وہ پورا عرصہ طہر (پاکی) کا زمانہ شمار ہوگا۔ ۲

### طہر کی قسمیں

طہر کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

(۱)..... طہر صحیح (۲)..... طہر فاسد

پھر طہر فاسد کی دو قسمیں ہیں:

۱ (والطہر المطلق) الشامل للاقسام الاربعة الآتية (مالا یكون حیضا ولا نفاسا) (رسائل ابن  
 عابدین ج ۱ ص ۷۵)  
 ۲ واصل الطہر خمسة عشر یوما ولا غایة لا کثره لانه یمتد الی سنة وستین فلا یتقدر بتقدیر الا  
 اذا استمر بها الدم (شرح البدایة ج ۱ ص ۵۶)

## (۱)..... طہر تام (۲)..... طہر ناقص

چونکہ طہر فاسد کے پائے جانے کی دو ہی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ طہر تام کی صورت میں پایا جائے دوسرے یہ کہ طہر ناقص کی صورت میں پایا جائے اور اسی طہر ناقص کو طہر مختل بھی کہا جاتا ہے اس لئے طہر کے پائے جانے کی درج ذیل تین صورتیں ہی ممکن ہیں۔

(۱)..... طہر صحیح: حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور پاکی کے ان دنوں کے شروع درمیان اور آخر میں استحاضہ کا خون نہ ہو تو پاکی کا ایسا زمانہ طہر صحیح کہلاتا ہے (اسی کو حقیقی پاکی بھی کہا جاتا ہے) ۱۔

طہر صحیح کی مثال.....: ایک خاتون کو چار دن خون آیا پھر سولہ دن تک کچھ خون نہیں آیا پھر چار دن خون آیا تو شروع اور اخیر کے چار چار دن حیض کے شمار ہوں گے اور درمیان کے سولہ دن طہر صحیح کے شمار ہوں گے۔

طہر صحیح کا حکم.....: یہ ہے کہ اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں۔ مسلسل ایک ہی خون شمار نہیں ہوتا۔ اور اس سے عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) بھی بن جاتی ہے۔

(۲)..... طہر فاسد (تام): حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو لیکن پاکی کے ان دنوں کے شروع، درمیان یا آخر میں استحاضہ کا خون بھی ہو یا اس طہر سے پہلے اور بعد میں آنے والے دنوں خون یا دونوں میں سے کوئی ایک خون دم صحیح نہ ہو تو پاکی کا ایسا زمانہ طہر فاسد (تام)

۱۔ (والطہر الصحيح) فی الظاہر والمعنی (ما) ای نقاء (لا یكون اقل من خمسة عشر یوما) ہاں یکون خمسة عشر فاکثر..... (ولا یشوبہ) ای یخالطہ (دم) اصلا لا فی اولہ ولا فی وسطہ ولا فی آخرہ مص..... (ویکون بین الدمین الصحیحین) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۵)

(پاکی کے دنوں کے شروع، درمیان یا آخر میں استحاضہ کا خون ہونے کی وضاحت طہر فاسد کی بیان کردہ مثالوں کے ضمن میں اگلے صفحے پر آ رہی ہے)

کہلاتا ہے (اس کو حکمی پاکی بھی کہا جاتا ہے) ۱۔

**مثال نمبر ۱.....:** پاکی کے شروع کے دنوں میں استحاضہ کا خون ہو جیسے مبتدأہ (جس خاتون کو پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آیا ہو اس) کو گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن خون نہیں آیا، اس صورت میں دس دن حیض کے ہوں گے اور سولہ دن پاکی کے جن کے شروع میں ایک دن استحاضہ کا ہے لہذا یہ سولہ دن کا طہر، طہر فاسد تام کہلائے گا۔

**مثال نمبر ۲.....:** پاکی کے دنوں کے درمیان میں استحاضہ کا خون ہو جیسے کسی خاتون کو پانچ دن خون آیا پھر پندرہ دن خون نہیں آیا، پھر ایک دن خون آیا، اس کے بعد پندرہ دن خون نہیں آیا تو اس صورت میں شروع کے پانچ دن کو حیض قرار دیا جائے گا اور باقی اکتیس دن کو طہر فاسد قرار دیا جائے گا، اس لئے کہ اس طہر کے درمیان میں استحاضہ کا خون ہے کیونکہ ایک دن کے خون کو حیض کی کم سے کم مدت (یعنی ۲ گھنٹے) سے کم ہونے کی وجہ سے حیض شمار کرنا صحیح نہیں۔ لہذا یہ استحاضہ کا خون ہوگا اور اس خون کے شامل ہو جانے کی وجہ سے یہ ۳۱ دن کا پورا طہر فاسد (تام) شمار ہوگا۔

**مثال نمبر ۳.....:** پاکی کے دنوں کے آخر میں استحاضہ کا خون ہو، جیسے کسی خاتون کو پانچ دن حیض کا خون آنے کی عادت ہو اور چوبیس دن پاکی کی عادت ہو پھر اسے ایک مرتبہ پانچ دن خون آیا اور پھر اٹھارہ دن تک خون نہیں آیا، اس کے بعد اس کو گیارہ دن خون اس طرح سے آیا کہ پانچ دن عادت کے دنوں میں اور چھ دن عادت کے دنوں سے پہلے، تو اس صورت میں اخیر کے پانچ دن حیض کے شمار ہوں گے اور شروع کے چھ دن استحاضہ کے، اور ان چھ دنوں کی وجہ سے اٹھارہ دن کا طہر جو بظاہر مکمل اور صحیح معلوم ہوتا تھا فاسد (تام) سمجھا جائے گا اور طہر میں کچھلی عادت یعنی چوبیس دن باقی رہے گی۔

**طہر فاسد (تام) کا حکم.....:** یہ ہے کہ اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی وجہ سے عورت طہر کے اعتبار سے معادہ (عادت والی) نہیں بنتی یعنی یہ طہر اگلی

۱۔ (والطہر الفاسد ما خالفہ) ای خالف الصحیح (فی واحد منہ) ای مما ذکر فی تعریفہ بان کان اقل من خمسة عشر او خالطه دم او لم يقع بین دمین صحیحین (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۶)

دفعہ کے لئے عادت اور معیار نہیں بن سکتا۔ ۱۔

(۳)..... **طہر متخلل (طہر فاسد ناقص):** حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم ہو تو وہ طہر متخلل کہلاتا ہے (اس کو طہر فاسد ناقص بھی کہا جاتا ہے) ۲۔

**طہر متخلل کی مثال**.....: ایک خاتون کو چار دن خون آیا پھر تیرہ دن تک خون نہیں آیا پھر پانچ دن خون آیا تو ایسی صورت میں شروع سے اخیر تک مسلسل بائیس دن خون جاری رہنا سمجھا جائے گا اور درمیان میں جن تیرہ دنوں میں بظاہر خون نہیں آیا وہ بھی خون جاری رہنے کے حکم میں ہوں گے لہذا اس صورت میں قاعدے کی رو سے دیکھا جائے گا کہ کتنے دن حیض کے بنتے ہیں اور کتنے دن استحاضہ کے اور اسی کے مطابق عمل ہوگا۔

**طہر متخلل کا حکم**.....: یہ ہے کہ اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار نہیں ہوتے۔ بلکہ شروع سے اخیر تک ایک ہی خون کا مسلسل جاری رہنا سمجھا جاتا ہے۔ اور نہ ہی یہ طہر اگلی دفعہ کے لئے عادت اور معیار بنتا ہے۔

بلکہ اس کو طہر بھی مجازاً کہہ دیا جاتا ہے ورنہ شرعی اعتبار سے یہ دم متوالی (یعنی مسلسل خون) کے حکم

۱۔ وانما يجعل الطهر في هاتين الصورتين عادة لها ترجع اليها في زمن الاستمرار (لان الطهر المذکور (وان كان) صحيحا ظاهرا لكونه (تاماً) لكن (اوله دم) وهو اليوم الزائد على العشرة فانها (تصلی به) فيكون من جملة الطهر المتخلل بين الدمين (فيفسد) به لما مر في المقدمة ان الطهر الصحيح مالا يكون اقل من خمسة عشر ولا يشوبه دم ويكون بين الدمين الصحيحين والطهر الفاسد ما خالفه وهذا طهر خالطه دم في اوله (فلا يصلح لنصب العادة) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۹۵ و ۹۶)

۲۔ قَالَ ( وَالطَّهْرُ إِذَا تَخَلَّلَ بَيْنَ الدَّمَيْنِ فِي مُدَّةِ الْحَيْضِ فَهُوَ كَالِدَمِ الْمُتَوَالِي ) قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : وَهَذِهِ إِحْدَى الرُّوَايَاتِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَوَجْهُهُ أَنَّ اسْتِيعَابَ الدَّمِ مُدَّةَ الْحَيْضِ لَيْسَ بِشَرْطٍ بِالْإِجْمَاعِ فَيُعْتَبَرُ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ كَالنَّصَابِ فِي بَابِ الزُّكَاةِ ، وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَهُوَ رَوَيْتُهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَقِيلَ هُوَ آخِرُ أَقْوَالِهِ أَنَّ الطَّهْرَ إِذَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا لَا يَفْضُلُ ، وَهُوَ كُلُّهُ كَالِدَمِ الْمُتَوَالِي لِأَنَّهُ طَهْرٌ فَاسِدٌ فَيَكُونُ بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ ، وَالْأَخَذُ بِهَذَا الْقَوْلِ أَيْسَرُ ، وَتَمَامُهُ يُعْرَفُ فِي كِتَابِ الْحَيْضِ ( وَأَقَلُّ الطَّهْرِ خَمْسَةُ عَشَرَ يَوْمًا ) هَكَذَا نُقِلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ إِلَّا تَوْقِيفًا ( وَلَا غَايَةَ لِأَكْثَرِهِ ) لِأَنَّهُ يَمْتَدُّ إِلَى سَنَةٍ وَسَنَتَيْنِ فَلَا يَتَقَدَّرُ بِتَقْدِيرٍ إِلَّا إِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فَاخْتِجَ إِلَى نَصْبِ الْعَادَةِ ، وَيُعْرَفُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ الْحَيْضِ (الغناية شرح الهداية باب الحيض)

میں ہوتا ہے۔ ۱۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ بعض اوقات خون جاری ہوتے ہوئے بھی پاکی کا زمانہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ بعض اوقات بظاہر خون نہ آتے ہوئے بھی حیض کا زمانہ ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے حیض اور طہر کی دو قسمیں بن جاتی ہیں:

حقیقی حیض و حکمی حیض اور حقیقی طہر و حکمی طہر۔

## استحاضہ سے متعلق چند بنیادی باتیں

### استحاضہ کی حقیقت

عورت کی شرمگاہ سے آنے والا جو خون شرعاً حیض یا نفاس کا نہ ہو، وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔ ۲۔

### استحاضہ کی قسمیں

(۱).....نوسال سے کم عمر بچی کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اس لئے کہ کسی خون کے حیض ہونے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ بالغہ عورت کے رحم (بچہ وانی) سے جاری ہو اور بچی شرعاً نوسال سے کم عمر میں بالغ نہیں ہو سکتی۔

(۲).....حمل کی حالت میں آنے والا خون بھی استحاضہ ہے کیونکہ حیض کے لئے یہ ضروری ہے کہ عورت کا رحم حمل سے خالی ہو۔ اس لئے کہ دورانِ حمل عورت کا رحم اور اس کا خون بچے کی نشوونما میں مشغول ہوتا ہے اور حمل کی غذا بنتا ہے لہذا اس دورانِ آنے والے خون کے رحم کی بجائے کسی اور جگہ یا کسی بیماری (زخم وغیرہ) کی وجہ سے آنا ظاہر ہے۔

۱۔ (والطہر الناقص) عن اقلہ (کالدم المتوالی) لانه طہر فاسد کما فی الہدایۃ (لایفصل بین الدمین) بل یجعل الکمل حیضاً ان لم یزد علی العشرۃ والا فالزائد علیہا او علی العادۃ استحاضۃ (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۸)

۲۔ أما الثلاثة الأول فلائن الشرع لما بین اقل الحيض واكثره واكثر النفاس علم ان الناقص عن الاقل والزائد على الاكثر لا يكون حیضاً ولا نفاساً فيكون استحاضة بالضرورة (الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام ج ۱ ص ۴۳)

لان الاستحاضة لاتكون الا على صفة لاتكون حیضاً انتهى، یعنی انہدام يتصف بصفة فيه لولاها كان حیضاً كزيادة او نقص مثلاً تأمل (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۳)

(۳)..... عورت کے رحم میں اگر کوئی بیماری ہو مثلاً رسولی یا زخم وغیرہ اور اس کی وجہ سے خون آئے تو وہ خون بھی استحاضہ کا خون کہلائے گا۔ ۱

(۴)..... فرج کے راستے آنے والا خون اگر حیض کی کم از کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم ہو، تو وہ بھی حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جیسے کسی خاتون کو تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم مثلاً اڑھائی دن، یا دو دن، یا ایک دن یا ایک دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور پھر طہر کی کم از کم مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا تو یہ تین دن سے کم آنے والا خون استحاضہ کا خون کہلائے گا۔

(۵)..... فرج کے راستے آنے والا خون اگر حیض کی اکثر مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے، تو یہ بھی حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی خاتون کو دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ خون آیا ہو تو اس صورت میں مبتدأہ کو دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ اور معتادہ کو ایام عادت سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ کہلائے گا۔

(۶)..... بچہ کی ولادت کے بعد آنے والا خون اگر نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے تو وہ بھی استحاضہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ خون جاری رہا۔ تو مبتدأہ کو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ اور معتادہ کو کچھلی عادت سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ کا خون کہلائے گا۔

(۷)..... چاند کے اعتبار سے پچپن (۵۵) سال کی عمر پوری ہو جانے کے بعد کسی خاتون کو خون آئے تو وہ بھی استحاضہ کا خون شمار ہوگا۔

البتہ ایسی عورت کے اس خون کے حیض شمار ہونے کی یہ تین صورتیں ممکن ہیں۔

(۱)..... خوب سُرخ رنگ کا خون آئے (۲)..... سیاہ رنگ کا خون آئے

(۳)..... سرخ و سیاہ رنگ کے علاوہ کسی ایسے رنگ کا خون آئے، جس رنگ میں

۱۔ (قوله واحترز بقوله سليمة) عن دم الجرح من جراحة او دمل في الرحم (تبيين الحقائق كتاب الطهارة باب الحيض)



پچپن (۵۵) سال کی عمر سے پہلے بھی اس عورت کو حیض آنے کا معمول تھا۔

(چاند کی تاریخوں کے حساب سے پچپن (۵۵) سال کی عمر ہو جانے پر آنے والا خون مندرجہ بالا تین صورتوں میں تب حیض بنے گا جبکہ حیض کے ثبوت کے لئے بیان کردہ دوسری ضروری باتیں پائی جاتی ہوں) مذکورہ تین صورتوں کے علاوہ باقی صورتوں میں ۵۵ سال کی عمر کے بعد حیض شمار نہ ہوگا بلکہ استحاضہ کا خون شمار ہوگا۔ ۱

خلاصہ یہ کہ کسی بھی خاتون کو فرج کے راستے سے آنے والا خون اگر قواعد کی رو سے حیض یا نفاس کا خون نہ بن سکے تو وہ استحاضہ کا خون کہلاتا ہے۔

### استحاضہ کا حکم

استحاضہ کے خون کا حکم شرعی اعتبار سے عام اُس خون کی طرح ہے، جو جسم کے کسی بھی حصے سے جاری ہو، جیسے نکسیر کا خون یا زخم وغیرہ سے نکلنے والا خون۔

۱۔ (واما انتهاء الحيض).... (فبيلوغها سن الاياس)..... (وهو)..... (في الحيض)..... (خمس وخمسون سنة)..... (فان رأت بعده) ای بعد هذا السن (دما خالصا) كالاسود والاحمر القاني (نصابا فحيض)..... (فاستحاضة) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۳ و ۸۴)

(الدماء الفاسدة المسماة بالاستحاضة سبعة الاول ما تراه الصغيرة اعنى من لم يتم له) ذكر الضمير مراعاة للفظ من (تسع سنين والثاني ما تراه الآتية غير الاسود والاحمر والثالث ما تراه الحامل بغير ولادة والرابع ما جاوز اكثر الحيض والنفاس الى الحيض الثاني) في المبتدأة فكل ما زاد على الاكثر واقعا بين حيضين او نفاس وحيض فهو استحاضة فقله الى الحيض الثاني بيان لغاية المجاوزة لا لاشتراط الاستمرار (والخامس ما نقص من الثلاثة في مدة الحيض والسادس ما عدا) ای جاوز (العادة الى حيض غيرها) يعنى ما تراه بين الحيضين مجاوزا ايام العادة في الحيض الاول يكون استحاضة (بشرط مجاوزة) الدم (العشرة) وبشرط (وقوع النصاب) ثلاثة ايام فاكثر (فيها) ای في ايام العادة..... (والسابع ما بعد مقدار عدد العادة كذلك) ای الى حيض غيرها (بشرط مجاوزة العشرة وعدم وقوع النصاب فيها) كما لو رأت قبل خمستها يوما دما وطهرت خمستها او ثلاثة منها ثم رأت الدم سبعة او اكثر فهنا جاوز الدم العشرة ولم تر في ايامها نصابا فتزد الى عاداتها في العدد والزمان كما علمته في الفصل الثاني فيكون مقدار عاداتها وهو الخمسة حيضا وما سواه من اليوم السابق والايام الاخر الى الحيض الثاني استحاضة وقيد بالمجاوزة لانه لو لم يجاوز تنتقل العادة ويكون اليوم السابق وما بعده حيضا بالشروط الذي ذكرناه وبعدم وقوع النصاب احترازا عن القسم السادس وبقي قسم آخر وهو ما زاد على العادة في النفاس وجاوز الاربعين والله تعالى اعلم (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۸ و ۹۹)



لہذا استحاضہ کے خون سے صرف وضو ٹوٹتا ہے، غسل لازم نہیں ہوتا اور جسم یا کپڑے پر جس جگہ بھی لگے تو صرف وہ جگہ ناپاک ہوتی ہے، اور وضو کر کے اور اُس جگہ کو پاک کر کے نماز پڑھنا ضروری اور درست ہے نیز اس حالت میں روزہ بھی فرض و صحیح ہوتا ہے (بہشتی زیور دوسرا حصہ ص ۶۱)

لہذا جہاں جہاں بھی استحاضہ کا ذکر آئے، وہاں اس کے مذکورہ شرعی حکم کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ ۱۔

## حائضہ (مبتدأہ و معادہ) اور مستحاضہ (مبتدأہ و معادہ) کی حقیقت

حیض والی عورت کو حائضہ کہا جاتا ہے اور استحاضہ والی عورت کو مستحاضہ کہا جاتا ہے۔  
حائضہ اور مستحاضہ عورتیں بنیادی طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں:

(۱).....مبتدأہ (۲).....معادہ

(۱).....حائضہ مبتدأہ: صرف وہ خاتون کہلاتی ہے جس کو زندگی میں پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آ رہا ہو، پہلی مرتبہ کے اعتبار سے یہ خاتون مبتدأہ اور آئندہ کے لئے یہ خاتون معادہ شمار ہوگی اور اسے پہلی مرتبہ جتنے وقت صحیح حیض کا خون آیا ہے وہ اس کی عادت کہلائے گی۔ ۲

(۲).....حائضہ معادہ: جس خاتون کو ایک یا زیادہ مرتبہ صحیح حیض آ چکنے کے ساتھ ساتھ ایک یا زیادہ مرتبہ صحیح طہر کی حالت بھی پیش آ چکی ہو اس کو معادۃ الحیض والطہر (یعنی حیض و طہر دونوں اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔ ۳

اسی طرح مستحاضہ عورتیں بھی بنیادی طور پر دو طرح کی ہوتی ہیں:

۱۔ (ودم استحاضہ) حکمہ (کر عاف دائم) وقتاً کمالاً (لا یمنع صوماً وصلاً) ولو نفلاً (وجماعاً) (در مختار مع الشامیہ ج ۱ ص ۲۹۸)

۲۔ والمبتدأۃ من كانت فی اول حیض او نفاس فاذا بلغت برؤیۃ الدم او الولادة واستمر بها الدم فحیضها عشرة و نفاسها اربعون و طهرها عشرون (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۶)

۳۔ حائضہ معادہ کی دو صورتیں اور بھی ہیں جو ایک لحاظ سے حائضہ بنتی ہیں اور دوسرے لحاظ سے مستحاضہ ان کی وضاحت اور حکم ان شاء اللہ غفریب بیان کیا جائے گا۔

(والمعتادة من سبق منها) من حين بلوغها (دم و طهر صحيحان) لو بلغت فرأت ثلاثة دما و خمسة عشر طهرا فاذا استمر بها الدم فلها فی زمن الاستمرار عادتھا (او احدهما) بان رأت دما صحیحاً

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

(۲)..... مستحاضہ معتادہ

(۱)..... مستحاضہ مبتدأہ

(۱)..... مستحاضہ مبتدأہ: جس خاتون کو پہلی مرتبہ فرج کے راستے خون آیا اور حقیقۃً یا حکماً حیض کی اکثر مدت یعنی دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بڑھ گیا اس کو مستحاضہ مبتدأہ کہا جاتا ہے۔  
تشریح: حقیقۃً حیض کی اکثر مدت سے خون بڑھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کو مثلاً ۲۴۱ گھنٹے یا اس سے زیادہ وقت تک خون آیا۔

اور حکماً حیض کی اکثر مدت سے خون بڑھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کو بظاہر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) یا اس سے کم خون آیا لیکن خون بند ہونے کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی پھر خون آنا شروع ہو گیا۔ تو چونکہ پاکی کی کم از کم مدت پوری ہونے سے پہلے ہی دوبارہ خون آجائے تو پہلے خون سے لیکر دوسرے خون تک کی تمام مدت مسلسل خون جاری رہنے کے حکم میں ہوتی ہے، اس لئے ایسی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ حکماً حیض کا خون اکثر مدت سے بڑھ گیا۔

(۲)..... مستحاضہ معتادہ: جو خاتون معتادہ ہو (خواہ حیض و طہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ ہو یا فقط حیض یا فقط طہر کے اعتبار سے معتادہ ہو) اس کو اگر استحاضہ کا خون آجائے تو وہ مستحاضہ معتادہ کہلاتی ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱)..... وہ خاتون جو حیض اور طہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ ہو ایسی خاتون کو معتادۃ الجحیض و الطہر (یعنی حیض اور طہر دونوں کے اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔

### ﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وطہرا فاسدا کما لورأت خمسة دما واربعة عشر طهرا ثم استمر الدم فحيضها من اول الاستمرار خمسة لانها دم صحيح و طهرها بقية الشهر لان ما رأت طهر فاسد لا تصير به معتادة فلم يصلح لنصب العادة ايام الاستمرار او بالعكس کما لو رأت احد عشر دما و خمسة عشر طهرا ثم استمر الدم لكن الطهر هنا صحيح ظاهرا فقط لفساده بفساد الدم فلا تثبت به العادة كما قدمناه فحكمها حکم من بلغت مستحاضة فحيضها عشرة من اول الاستمرار و طهرها عشرون هو الصحيح کما فی المحيط (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۶)

۱۔ (قال فی اقسام الدماء الفاسدة) (....) والرابع ما جاوز اكثر الحيض والنفاس الى الحيض الثاني) فی المبتدأ فكلما زاد على الاكثر واقعا بين حيضين او نفاس و حيض فهو استحاضة فقولہ الى الحيض الثاني بيان لغاية المجاوزة لا لا شترط الاستمرار (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۸)

**مثال:** کسی خاتون کو ۵ دن حیض آیا پھر وہ ۲۰ دن پاک رہی تو یہ خاتون معتادۃ الحیض والطرہ (یعنی حیض اور طہر دونوں کے اعتبار سے عادت والی) ہے، اگر اس خاتون کو استحاضہ کا خون جاری ہو جائے، تو اس کا حیض اور طہر عادت کے مطابق ہوگا، اس کے علاوہ باقی وقت استحاضہ کا شمار ہوگا۔ (۲)..... وہ خاتون جو فقط حیض کے اعتبار سے معتادہ ہو ایسی خاتون کو معتادۃ الحیض فقط (یعنی فقط حیض کے اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔ ۱۔

**مثال:** کسی خاتون کو زندگی میں پہلی مرتبہ پانچ دن خون آیا پھر اسے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) خون نہیں آیا پھر ایک دن خون آیا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) خون نہیں آیا پھر استحاضہ کا خون مسلسل جاری ہو گیا تو یہ خاتون فقط حیض کے اعتبار سے معتادہ ہے، لہذا اس کا حیض عادت کے مطابق ہوگا، اور حیض کے دنوں کے علاوہ ۳۰ دن پورے ہونے تک باقی دن طہر کے ہونگے، جب تک طہر صحیح کی حالت اسے پیش نہ آئے۔

(۳)..... جو خاتون فقط طہر کے اعتبار سے معتادہ ہو ایسی خاتون کو معتادۃ الطہر فقط (یعنی فقط طہر کے اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔ ۲۔

**مثال:** کسی ایسی خاتون کے ہاں پہلی مرتبہ بچہ پیدا ہوا جس کو اس سے پہلے حیض کا خون ایک مرتبہ بھی نہیں آیا پھر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک خون آیا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ وقت تک خون نہیں آیا پھر استحاضہ کا خون مسلسل جاری ہو گیا یہ خاتون فقط طہر کے اعتبار سے معتادہ ہے، لہذا اس کا طہر تو عادت کے مطابق ہوگا، اور حیض خون مسلسل جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات ہوگا۔ ۳۔

۱۔ (وان كان الدم صحيحا والطهر فاسدا يعتبر الدم) في نصب العادة فترد اليه في زمن الاستمرار (لا الطهر) بل يكون طهرها في زمن الاستمرار ما يتم به الشهر (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۶)  
۲۔ (وان رأت طهرا صحيحا ثم استمر الدم ولم تر قبل الطهر حيضا اصلا كمرأقة بلغت بالجل فولدت ورأت اربعين دما ثم خمسة عشر طهرا ثم استمر الدم فحيضها عشرة من اول الاستمرار وطهرها خمسة عشر) ردا الى عادتها فيه (وذلك دأبها) ما دام الاستمرار (وكذا الحكم) وهو جعل مآرات من الطهر عادة لها (اذا زاد الطهر) على خمسة عشر (لانه صحيح يصلح لنصب العادة) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۷)

۳۔ (والمعتادة من سبق منها) من حين بلوغها (دم و طهر صحيحان) ..... (واحدتهما) بان رأت دما صحيحا و طهرا فاسدا (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۶)

## مبتدأہ کے حیض و استحاضہ کی صورتیں

**پہلی صورت:** جس خاتون کو پہلی مرتبہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) یا اس سے کم خون آئے لیکن حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم نہ ہو تو یہ تمام خون اس کا حیض شمار ہوگا (اور اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے یا اس سے زیادہ جتنے دن وہ پاک رہے گی وہ اس کا طہر شمار ہوگا) اور آئندہ کے لئے یہ خاتون معتادۃ الحیض والطہر کہلائے گی۔

**دوسری صورت:** مبتدأہ کا خون اگر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے تجاوز کر جائے تو دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض شمار ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔ ۱

**تنبیہ:** یاد رہے کہ طہر متخلل (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے سے کم مدت کی پاکی) مسلسل خون کے حکم میں ہے پس اگر کسی مبتدأہ نے ایک لمحہ خون دیکھا پھر چودہ دن تک کچھ خون نہ دیکھا پھر ایک لمحہ خون دیکھا تو پہلی مرتبہ خون دیکھنے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک حیض ہوگا لہذا دس دن دس رات پورے ہونے پر یہ عورت غسل کرے اور اگر رمضان کے مہینے میں ایسی صورت حال پیش آئے اور کوئی عورت ان دنوں کے روزے رکھ چکی ہو تو ان کی قضا بھی کرے۔ ۲

**تیسری صورت:** مبتدأہ کو تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم خون آئے پھر وہ پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ وقت پاک رہے اس کے بعد پھر اسے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم خون آئے تو دونوں خونوں کے درمیان طہر تام (یعنی پندرہ دن پندرہ رات یا اس سے زیادہ مدت) کے حائل ہونے کی وجہ سے یہ دونوں خون الگ الگ شمار ہوں گے لہذا دونوں کی درمیانی مدت پاکی کی شمار ہوگی اور آگے پیچھے کے دونوں خون چونکہ حیض کی کم سے کم مدت

۱ (المبتدأة والمعتادة)..... (اما الاولى فكل ما رأت) ای کل دم رأتہ (حیض) ان لم یکن اقل من نصاب (ونفاس) الواو بمعنى او (الا ما جاوز اکثرهما) ای العشرة والاربعین (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۶)

۲ (ولا تنس)..... (کون الطهر الناقص)..... (کالمتوالی)..... فان رأت المبتدأة ساعة)..... (دما ثم اربعة عشر یوما طهرا ثم ساعة دما)..... (فالعشرة من اوله)..... (حیض)..... (فتغتسل)..... (وتقضى صومها) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۶)

یعنی تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم ہیں لہذا وہ خون استحاضہ شمار ہونگے اور یہ عورت ابھی حائضہ نہیں کہلائے گی)

**چوتھی صورت:** مبتدأہ کو پہلی مرتبہ (مثال کے طور پر) پانچ دن خون آیا پھر مثلاً تیرہ دن تک اسے خون نہیں آیا اس کے بعد پھر کچھ دن خون آیا تو شروع کے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) حیض کے شمار ہوں گے اور بعد میں آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا۔ کیونکہ دو خونوں کے درمیان طہر تام (پندرہ دن پندرہ رات کی مدت) حائل نہیں ہے اس لئے درمیان کے یہ تیرہ دن مسلسل خون کے حکم میں ہوں گے۔ پس شروع کے دس دنوں میں پانچ دن حقیقی حیض کے کہلائیں گے اور باقی پانچ دن حکمی حیض کے کہلائیں گے۔

## معتادہ سے متعلق چند بنیادی باتیں

معتادہ کے حیض و استحاضہ کی صورتیں سمجھنے سے پہلے معتادہ کے بارے میں چند بنیادی باتیں جان لی جائیں۔

### عادت کی حقیقت

کوئی خاتون مبتدأہ ہو یا معتادہ اس کو فرج کے راستے آنے والا خون اگر دم صحیح ہے تو وہ اس کی عادت ہے۔

### خواتین کو عادت یاد رکھنے کی اہمیت

کوئی خاتون مبتدأہ ہو یا معتادہ اس پر لازم ہے کہ جب اسے فرج کے راستے خون آئے تو خون شروع ہونے کی تاریخ، وقت، بلکہ گھنٹے اور منٹ بھی خوب اہتمام سے نوٹ کر لے یا یاد رکھے، اور جب خون آنا بند ہو تو خون بند ہونے کی تاریخ و وقت بلکہ گھنٹے اور منٹ بھی خوب اہتمام سے نوٹ کر لے یا یاد رکھے یہ اہتمام نہ کرنے کی صورت میں بسا اوقات مسائل میں بہت پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اور پاکی و ناپاکی کے نازک شرعی احکام سخت مشکل ہو جاتے ہیں، جن کو حل کرنے اور سلجھانے میں بہت دشواری پیش آتی ہے۔ ۱

۱۔ اعلم انه يجب على كل امرأة حفظ عاداتها في الحيض والنفاس والطهر عددا ومكانا ككونه خمسة مثلا من اول الشهر او آخره مثلا واطلق المكان على الزمان تجوزا (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۹)

## عادت یا درکھنے کا طریقہ

ہر خاتون کو خواہ وہ مبتدأہ ہو یا معتادہ اپنے حیض و طہر کی عادت کو اپنے پاس محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ مثال کے طور پر 3 رمضان بروز بدھ صبح 11 بجکر 20 منٹ پر (حیض کا) خون آنا شروع ہوا اور 8 رمضان بروز پیر صبح 8 بجکر 25 منٹ پر خون آنا بند ہو گیا۔

اس کے بعد 25 رمضان بروز جمعرات صبح 10 بجے (حیض کا) خون آنا شروع ہوا جو 30 رمضان بروز منگل شام 6 بجکر 40 منٹ تک آتا رہا۔

گویا اس خاتون کے حیض کی عادت ۴ دن ۲۱ گھنٹے ۵ منٹ، اور طہر کی عادت ۷ دن، ایک گھنٹہ، ۳۵ منٹ کہلائے گی۔

اس بیان کردہ مثال کے طریقے پر ہر خاتون کو خواہ وہ مبتدأہ ہو یا معتادہ اپنے حیض و طہر کی عادت کو اپنے پاس محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

## عادت کا بدلنا

معتادہ کی عادت تبدیل ہونے کے لئے ایک مرتبہ عادت کے خلاف حیض آنا کافی ہے، پس ہر آنے والے حیض کے لئے اس سے گزشتہ حیض کی مدت عادت شمار ہوگی۔

## معتادہ کے حیض و استحاضہ کی صورتیں

معتادۃ الحیض والطہر (حیض و طہر دونوں کے اعتبار سے عادت والی) عورت کو حیض کا خون گزشتہ عادت کے مطابق آتا رہے تو اس کا حکم ظاہر ہے کہ گزشتہ ایام عادت کے مطابق حیض ہوگا، باقی طہر ہوگا، لیکن اگر گزشتہ عادت کے خلاف حیض کا خون آنے لگے تو اس کا سمجھنا ضروری بھی ہے اور قدرے دشوار بھی ہے۔

ذیل میں عادت تبدیل ہونے کی صورتیں مثالوں سمیت تحریر کی جا رہی ہیں، جن سے معتادہ کے حیض و استحاضہ کی عام طور پر پیش آمدہ صورتوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے اور چونکہ اکثر صورتوں میں عادت تبدیل ہو جاتی ہے اس لئے اس کو عادت تبدیل ہونے کی صورتوں سے

موسوم کیا گیا ہے۔ ۱۔

### عادت تبدیل ہونے کی صورتیں

**پہلی صورت:** معتادہ کا خون گزشتہ عادت کے خلاف آیا اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ ہو گیا، اور تمام ایام عادت میں خون آیا، تو اس صورت میں کچھلی عادت برقرار رہے گی، لہذا گزشتہ عادت کے مطابق حیض ہوگا، باقی استحاضہ ہوگا۔

**مثال نمبر (۱):**..... ۷ دن کی معتادہ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادہ الطہر کو خلاف عادت ۷ دن پاکی کے بعد ۱۲ دن خون آیا، تو گزشتہ ایام عادت (یعنی ۲۱ تا ۲۷ = ۷ دن) حیض ہوگا، اور ابتدائی ۳ دن (۲۰ تا ۲۷) اور آخری دو دن (۲۸-۲۹) استحاضہ ہوگا۔

**مثال نمبر (۲):**..... ۷ دن کی معتادہ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادہ الطہر کو ۲۰ دن پاکی کے بعد خلاف عادت ۱۱ دن خون آیا، تو اس صورت میں گزشتہ عادت کے مطابق ابتدائی ۷ دن حیض ہوگا، باقی ۴ دن استحاضہ ہوگا۔

**مثال نمبر (۳):**..... ۷ دن کی معتادہ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادہ الطہر کو خلاف عادت ۱۶ دن پاکی کے بعد ۱۱ دن خون آیا، تو اس صورت میں گزشتہ عادت کے مطابق آخری ۷ دن حیض ہوگا، ابتدائی ۴ دن استحاضہ ہوگا۔

**دوسری صورت:** معتادہ کا خون گزشتہ عادت کے خلاف آیا، اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ ہو گیا، اور تمام ایام عادت میں خون نہیں آیا، بلکہ بعض ایام عادت میں آیا، مگر ایام عادت میں خون نصاب حیض کے بقدر (یعنی ۷ گھنٹے یا اس سے زیادہ دیر تک) آیا تو اس صورت میں گنتی کے لحاظ سے عادت بدل جائے گی، زمانہ کے لحاظ سے باقی رہے گی، لہذا جو خون گزشتہ ایام عادت کے مطابق آیا، وہ حیض شمار ہوگا، باقی استحاضہ ہوگا۔

**مثال:**..... ۵ دن کی معتادہ الحیض اور ۷ دن کی معتادہ الطہر کو ۱۸ دن پاکی کے بعد ۱۱ دن خون

۱۔ (واما) الثانية وهي (المعتادة فان رأت ما يوافقها) ای یوافق عاداتها زمانا و عددا (فظاهر) ای کلمہ حیض ونفاس (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۶ و ۸۷)



آیا، تو اس صورت میں ابتدائی ۴ دن حیض ہوگا، اور باقی ۷ دن استحاضہ ہوگا، اور اس خاتون کی عادت آئندہ ۴ دن حیض اور ۸ دن طہر کی ہوگی۔

**تیسری صورت:** معتادہ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا، اور دس دن دس رات سے زیادہ ہو گیا، اور تمام ایام عادت میں خون نہیں آیا، بلکہ عادت کے کچھ دنوں میں خون آیا، اور ایام عادت میں آنے والا خون نصاب حیض (یعنی کم از کم ۷ گھنٹے) کے برابر بھی نہیں ہے، بلکہ اس سے کم ہے، تو اس صورت میں زمانے کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، گنتی کے لحاظ سے باقی رہے گی۔

**مثال نمبر (۱):**..... ۶ دن کی معتادہ الحیض اور ۶ دن کی معتادہ الطہر کو ۲۰ دن پاکی کے بعد ۱۱ دن خون آیا، تو اس صورت میں ابتدائی ۶ دن حیض ہوگا، اور باقی ۵ دن استحاضہ ہوگا، اور آئندہ کے لئے عادت زمانہ کے لحاظ سے بدل جائے گی، گنتی کے لحاظ سے باقی رہے گی۔

**مثال نمبر (۲):**..... ۸ دن کی معتادہ الحیض اور ۲۲ دن کی معتادہ الطہر کو ۲۸ دن پاکی کے بعد ۱۲ دن خون آیا، تو اس صورت میں شروع کے ۸ دن حیض ہوگا، اور آخر کے ۴ دن استحاضہ ہوگا۔

**چوتھی صورت:** معتادہ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا، اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ ہو گیا، اور ایام عادت میں کسی دن خون نہیں آیا، تو اس صورت میں بھی گنتی کے لحاظ سے عادت برقرار رہے گی، زمانہ کے لحاظ سے بدل جائے گی۔

**مثال نمبر (۱):**..... ۹ دن کی معتادہ الحیض اور ۲۱ دن کی معتادہ الطہر کو ۳۲ دن پاکی کے بعد ۱۳ دن خون آیا، تو اس صورت میں شروع کے ۹ دن حیض ہوگا، آخر کے ۴ دن استحاضہ ہوگا، اور آئندہ کے لئے زمانہ کے لحاظ سے عادت بدل جائے گی۔

**مثال نمبر (۲):**..... ۳ دن کی معتادہ الحیض اور ۲۷ دن کی معتادہ الطہر کو ۱۵ دن پاکی کے بعد ۱۱ دن خون آیا، تو اس صورت میں شروع کے ۳ دن حیض ہوگا، اور آخر کے ۸ دن استحاضہ ہوگا، اور زمانہ کے لحاظ سے عادت بدل جائے گی۔

**پانچویں صورت:** معتادہ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا، لیکن دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ نہیں ہوا، تو وہ سارا خون حیض شمار ہوگا، بشرطیکہ یہ خون گذشتہ حیض سے کم از کم پندرہ



دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) کے بعد آئے، اور کم از کم تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک آیا ہو، تو آئندہ کے لئے اس خاتون کی عادت گنتی اور زمانہ دونوں کے لحاظ سے بدل جائے گی، یا فقط گنتی کے لحاظ سے بدل جائے گی؛ اور زمانہ کے لحاظ سے باقی رہے گی، یا فقط زمانہ کے لحاظ سے بدل جائے گی؛ اور گنتی کے لحاظ سے باقی رہے گی۔

**مثال نمبر (۱):**..... ۴ دن کی معتادہ الحيض اور ۲۰ دن کی معتادہ الطهر کو ۱۶ دن پاکی کے بعد ۳ دن خون آیا، تو اس صورت میں عادت زمانہ اور گنتی دونوں لحاظ سے بدل گئی۔

**مثال نمبر (۲):**..... ۴ دن کی معتادہ الحيض اور ۲۰ دن کی معتادہ الطهر کو ۲۰ دن پاکی کے بعد ۳ دن خون آیا، تو اس صورت میں فقط گنتی کے لحاظ سے عادت بدل گئی، زمانہ کے اعتبار سے باقی رہے گی۔

**مثال نمبر (۳):**..... ۴ دن کی معتادہ الحيض اور ۲۰ دن کی معتادہ الطهر کو ۲۵ دن پاکی کے بعد ۴ دن خون آیا، تو اس صورت میں گنتی کے لحاظ سے عادت برقرار رہے گی، زمانہ کے لحاظ سے بدل گئی (دلائل کے لئے ملاحظہ ہو رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۷ تا ۹۰)

ان میں سے جو صورت بھی منطبق ہو اس عورت کیلئے اسی صورت کے احکام جاری ہونگے۔

### ایام عادت سے پہلے خون آنے کی مختلف صورتوں میں نماز کا حکم

طہر صحیح کے بعد اگر ایام عادت میں خون نظر آئے تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دینا ضروری ہے، عادت سے پہلے آئے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) ایام عادت سے اتنے دن پہلے خون نظر آئے کہ اگر ان دنوں کو ایام عادت سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بھی بڑھ جائے۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ایام عادت سے قبل تک نماز پڑھے گی، مثلاً عادت حیض میں آٹھ دن اور طہر میں بائیس دن ہے۔ پندرہ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو بائیس دن پورے ہونے تک نماز پڑھے گی، اس سے پہلے نماز چھوڑنا جائز نہیں۔

(۲) مجموعہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے نہ بڑھے۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے، جیسے عادت حیض میں ۸ دن اور طہر میں ۲۲ دن ہے۔ بیس دن طہر کے بعد خون نظر آیا، تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، پھر اگر ایام عادت میں رُک جائے تو پورا حیض ہوگا، اگر اتنا بڑھ جائے کہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بھی تجاوز کر جائے تو صرف ایام عادت کے آٹھ دن حیض کے ہوں گے اور عادت سے پہلے اور بعد کے دن استحاضہ کے ہوں گے۔

(۳) مجموعہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے اتنا بڑھے کہ اس خون اور ایام عادت کے خون کو مستقل حیض بنانا درست ہو، یعنی ایام عادت سے کم از کم اٹھارہ دن اٹھارہ رات (یعنی ۴۳۲ گھنٹے) پہلے آئے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے۔ مثلاً: عادت حیض میں سات دن اور طہر میں چالیس دن ہے پھر بیس دن طہر کے بعد خون دیکھا تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، کیونکہ شروع کے تین دن اگر مسلسل خون آ کر رُک جائے پھر دوبارہ ایام عادت میں آئے تو شروع کے تین دن کو مستقل اور ایام عادت کو مستقل حیض بنانا درست ہے، اس لئے کہ اس صورت میں دونوں خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) طہر صحیح پایا جانا ممکن ہے۔ ۱

۱۔ (او ابتداء) الدم (قبلها) ای قبل العادة فانها تترك الصلاة كما رأتها لاحتمال انتقال العادة (الا اذا كان الباقي من ايام طهرها مالم يضمن الى حيضها جاوز العشرة مثلاً امرأة عادتھا فی الحيض سبعة وفي الطهر عشرون رأت بعد خمسة عشر من طهرها دما تؤمر بالصلاة الى عشرين) لان الظاهر انها ترى ايضا في السبعة ايام عادتھا فاذا رأت قبل عادتھا خمسة يزيد الدم على العشرة واذا زاد عليها ترد الى عادتھا فلا يجوز لها ترك الصلاة قبل ايام عادتھا هذا ما ظهر لي وقال المص هكذا اطلقوا لكن ينبغي ان يقيّد بما اذا لم يسع الباقي من الطهر اقل الحيض والطهر والا فلا شك في ان من عادتھا ثلاثة في الحيض واربعون في الطهر اذا رأت بعد العشرين تؤمر بترك الصلاة انتهی ای لان ما تراه بعد العشرين لو استمر حتى بلغ ثلاثا يكون حيضاً قطعاً لانه تقدمه طهر صحيح وما بعد هذه الثلاث الى ايام العادة طهر صحيح ايضاً فيكون فاصلاً بين الدمين ولا يضم الى الدم الثاني وحينئذ فلا يكون الثاني مجاوزاً للعشرة حتى ترد لعادتھا (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

## دوسرا باب

## نفاس و استحاضہ کا بیان

اس باب کے شروع میں نفاس سے متعلق بنیادی باتیں بیان کی جائیں گی مگر چونکہ نفاس اور استحاضہ کی مختلف صورتوں کو سمجھنے کے لئے نفاس و استحاضہ کے علاوہ طہر سے متعلق بنیادی باتیں معلوم ہونا بھی ضروری ہیں اس لئے یہاں بھی استحاضہ و طہر سے متعلق پہلے باب میں بیان کی گئی بنیادی باتیں ذہن میں حاضر رکھنا ضروری ہے۔

## نفاس سے متعلق چند بنیادی باتیں

## نفاس کی حقیقت

نفاس وہ خون کہلاتا ہے جو پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سے جاری ہو کر فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے باہر نکلے۔<sup>۱</sup>  
جبکہ اس بچے کی ولادت سے چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی اور بچہ پیدا نہ ہو چکا ہو۔<sup>۲</sup>

## نفاس کی مدت

نفاس کی کم از کم مدت متعین نہیں ہے ایک لمحہ بھی ہو سکتا ہے اور اس سے زیادہ بھی اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) ہے۔

۱۔ اگر کسی خاتون کے پیٹ کے راستے (یعنی بڑے آپریشن کے ذریعے) بچہ پیدا ہوا تو جب تک بچہ کی ولادت کے بعد فرج (یعنی شرمگاہ) سے خون نہ نکلے اس وقت تک نفاس کا حکم نہ لگے گا اور جب خون فرج سے آنا شروع ہوگا تب نفاس کا حکم لگے گا۔ کیونکہ نفاس کا حکم فرج سے خروج کے ساتھ خاص ہے۔

(ولو خرج الولد من غیر الفرج) کجرح بیطنہا (ان خرج الدم من الفرج فنفاس والا فلا) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۲)

۲۔ (والنفاس کذا لک عقیب خروج اکثر ولد لم یسبقہ ولد مذ اقل من ستة اشهر) احترازاً عن ثانی التوأمین فانہ لا یکون نفاساً فی الاصح (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۴)

**تشریح:**..... یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ہر خاتون کو ہر دفعہ بچہ کی ولادت کے بعد پورے چالیس دن تک خون آنا ضروری نہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد تھوڑی دیر خون آ کر بند ہو جائے لہذا آج کل بچہ کی ولادت کے بعد بہت سی خواتین کا بہر صورت چالیس دن تک اپنے آپ کو ناپاک سمجھنا اور نماز روزہ چھوڑے رکھنا درست نہیں ہاں زیادہ سے زیادہ اس خون کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) ہے یعنی چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ یہ خون نہیں آ سکتا البتہ کم ہو سکتا ہے۔

یہاں تک کہ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد بالکل بھی خون نہ آئے۔ یا ایک لمحہ خون آ کر بند ہو جائے تو اس کا بہر حال چالیس دن پورے ہونے تک پاک ہونے کا انتظار کرتے رہنا درست نہیں ہوگا۔ ۱۔

### نفاس کی قسمیں

نفاس کے خون کا بھی حیض کے خون کی طرح مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے۔ اور نہ ہر دن خون آنا ضروری ہے۔ اس لئے اگر زمانہ نفاس کے بعض ایام یا بعض اوقات میں خون بالکل نہ آئے لیکن خون کی ابتدا اور انتہا تک کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) بن جائے تو وہ سارا عرصہ نفاس کا ہی شمار ہوگا۔ اور جن ایام یا اوقات میں بظاہر خون نہیں آیا وہ بھی نفاس کے حکم میں ہوں گے۔ ۲۔

۱۔ (واقف النفاس لا حد له) بل هو ما يوجد ولو ساعة (حتى اذا ولدت فانقطع الدم) عقب ذلك (تغتسل وتصلی) فلیس له نصاب ..... (واكثره) ای النفاس (اربعون یوما) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۷)

۲۔ (وكذا الطهر الفاسد) المتخلل بین الدمین (فی النفاس) لا یفصل بینهما ویجعل كالدّم المتوالی حتی لو ولدت فانقطع دمها ثم رأت آخر الاربعین دما فكله نفاس كما مر (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۹)

(ولو ولدت) ای المبتدأة (فانقطع دمها) بعد ساعة مثلاً (ثم رأت آخر الاربعین) ای فی آخر یوم منها (دما فكله نفاس) لما مر فی المقدمة ان الطهر المتخلل فی الاربعین قلیلاً كان او كثيراً كله نفاس لان الاربعین فی النفاس كالعشرة فی حیض و جمیع ما تخلل فی العشرة حیض فكذا فی الاربعین (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۶)

اسی سے نفاس کی دو قسمیں بھی معلوم ہو گئیں۔

(الف).....حقیقی نفاس: حقیقی نفاس یہ ہے کہ نفاس کے زمانے میں حقیقت میں خون آ رہا ہو

(ب).....حکمی نفاس: حکمی نفاس یہ ہے کہ حقیقت میں خون تو نہ آ رہا ہو لیکن نفاس کا زمانہ

ہونے کی وجہ سے شریعت نے اس زمانے پر نفاس کا حکم لگا دیا ہو۔

لہذا اگر کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد آنے والے خون کی ابتداء سے لیکر انتہا تک کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) ہو تو وہ ساری مدت نفاس کی شمار ہوگی، اگرچہ درمیان میں کئی دن اور کئی گھنٹے خون بالکل نہ آیا ہو (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۶)

تنبیہ: نفاس کی مدت میں دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) فاصلہ نہیں بنتے لہذا کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد آنے والے خون کی ابتداء سے لے کر انتہا تک کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو تو وہ ساری مدت نفاس کی شمار ہوگی اگرچہ درمیان میں کچھ دن خون بالکل نہ آیا ہو اور خواہ جن دنوں میں خون نہیں آیا وہ پندرہ دن سے کم ہوں یا زیادہ مثلاً دو دن خون آیا پھر بیس دن تک کوئی خون نہیں آیا پھر پانچ دن خون آیا تو یہ درمیان والے بیس دن نفاس کے شمار ہوں گے۔ اور یہ نفاس حکمی کہلائے گا۔ اور شروع کے دو دن اور اخیر کے پانچ دن حقیقی نفاس کہلائے گا۔ ہاں اگر مجموعی طور پر دونوں خونوں کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے بڑھ جائے تو وہ سارا عرصہ نفاس نہیں کہلائے گا۔ بلکہ قاعدے کی رو سے دیکھا جائے گا کہ کتنے دن نفاس کے ہیں اور کتنے دن استحاضہ کے ہیں۔ ۱

## نفاس کا رکن

نفاس کا رکن بھی وہی ہے جو حیض کا رکن ہے یعنی بچہ کی ولادت کے بعد خون کا فرج داخل سے

۱۔ قال أبو حنیفۃ رحمہ اللہ: الطہر المتخلل بین الاربعین فی النفاس لا یعتبر فاصلاً بین الدمین، سواء کان أقل من خمسة عشر أو خمسة عشر أو أكثر منها، ویجعل احاطۃ الدمین بطرفیہ کالدم المتوالی. وفي الخلاصة وعلیہ الفتوی (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۳۹۰)  
(وکذا الطہر الفاسد) المتخلل بین الدمین (فی النفاس) لا یفصل بینہما ویجعل کالدم المتوالی حتی لو ولدت فانقطع دمہا ثم رأت آخر الاربعین دما فکله نفاس کما مر (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۹)

فرج خارج کی طرف ظاہر ہو جانا۔ ۱۔

### نفاس کے رنگ

حیض کے رنگ کی طرح نفاس کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ سُرخ، سیاہ، زرد، خاکی، گدلا، سبز۔ ان میں سے ہر قسم کے رنگ کا نفاس آ سکتا ہے جبکہ وہ ضابطے کی رو سے نفاس بن سکتا ہو یعنی اس میں نفاس کے ثبوت کی تمام ضروری باتیں پائی جاتی ہوں (امداد الاحکام ج ۱ ص ۳۶۴)

### نفاس ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں

بچہ کی ولادت کے بعد کسی خاتون کو فرج کے راستے آنے والے خون کے نفاس بننے کے لئے درج ذیل چھ باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(1)..... پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد خون آئے لہذا اکثر بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آئے وہ نفاس نہیں کہلائے گا۔

(2)..... چونکہ بچہ سے مراد یہ ہے کہ نومولود کے سب اعضا یا بعض اعضا (مثلاً بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) ظاہر ہو چکے ہوں اس لئے اگر کسی خاتون کا حمل ساقط ہو گیا اور ایسی حالت میں ساقط ہوا کہ ابھی تک اس کا کوئی ایک عضو بھی ظاہر نہیں ہوا تو اس کے بعد سے آنے والا خون نفاس نہیں کہلائے گا بلکہ حیض یا استحاضہ کا خون کہلائے گا اسی طرح اگر کسی خاتون کا چار ماہ (۱۲۰ دن) سے کم کا حمل ایسی حالت میں ساقط ہوا ہے کہ اس کے اعضا کا ظاہر ہونا نہ ہونا معلوم نہ ہو سکے تب بھی وہ نفاس کا خون شمار نہ ہوگا۔

(3)..... فرج کے راستے سے خون آئے لہذا اگر کسی خاتون کے آپریشن سے بچہ پیدا ہوا تو جب تک ولادت کے بعد فرج کے راستے خون نہ آئے گا نفاس کا حکم نہ لگے گا۔

(4)..... ولادت کے بعد آنے والے خون کا فرج داخل سے فرج خارج کی طرف ظاہر ہو جانا بھی ضروری ہے۔ لہذا جب تک خون فرج داخل سے باہر نہ نکلے نفاس کا حکم نہ لگے گا۔

۱۔ یجب ان یعلم بان حکم الحيض والنفاس والاستحاضة لا يثبت الا بخروج الدم وظهوره وهذا هو ظاهر مذهب اصحابنا رحمهم الله وعليه عامة مشائخنا (فتاویٰ تاتارخانیة ج ۱ ص ۳۳۰)

(5)..... نفاس بننے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس خون کی مدت، ولادت کے بعد شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک زیادہ سے زیادہ مجموعی طور پر چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو، لہذا چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آنے والا خون بھی سارے کا سارا نفاس نہ ہوگا بلکہ نفاس و استحاضہ کا ملا جلا خون ہوگا۔ ۱

(6)..... اس بچے کی ولادت سے چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ اس خاتون کے ہاں پیدا نہ ہو چکا ہو۔ لہذا اگر کسی خاتون کے ہاں چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ پیدا ہو چکا ہے تو اس دوسرے بچے کی ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا۔ ۲

جس خون میں مذکورہ بالا چھ باتیں پائی جائیں وہ خون نفاس کہلائیگا اور جس خون میں ان چھ باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہوگی وہ نفاس نہیں ہوگا۔

## نفساء (مبتدأہ و معتادہ) کی حقیقت

نفاس والی عورت کو عربی زبان میں نفساء کہا جاتا ہے نفساء عورتیں بنیادی طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(الف)..... مبتدأہ (ب)..... معتادہ

- (۱) نفساء مبتدأہ:..... جس خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون آئے اس کو نفساء مبتدأہ کہا جاتا ہے۔
- (۲) نفساء معتادہ:..... جس خاتون کو اس سے پہلے بھی ایک یا زیادہ مرتبہ شرعی قاعدے کے مطابق نفاس کا خون آچکا ہو اس کو نفساء معتادہ کہا جاتا ہے۔

## مبتدأہ کے نفاس و استحاضہ کی صورتیں

پہلی صورت: جس خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون آئے تو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک کم یا زیادہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جتنی دیر خون آئے وہ سب نفاس شمار ہوگا (اور

۱ (واقف النفاس لا حد له حتى اذا ولدت فانقطع الدم تغتسل وتصلی واكثره اربعون يوما) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۷)

۲ (واقف الطهر فی حق النفاسین ستة اشهر) لانه ادنی مدة الحمل فلو فصل اقل من ذلك كانا توأمين والنفاس من الاول فقط كما مر ویاتی (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۸)



آئندہ کیلئے اس عورت کی عادت نفاس میں اتنی ہی مدت ہوگی جتنی دیر اسے اس مرتبہ خون آیا ہے (دوسری صورت: اگر کسی خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے تو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) نفاس شمار ہوگا اور باقی استحاضہ شمار ہوگا) (اور آئندہ کیلئے اس عورت کی عادت نفاس میں چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے معتبر ہوگی)

تیسری صورت: اگر کسی خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون مثلاً تیس دن تک آیا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون آ گیا تو ایسی صورت میں بچے کی ولادت سے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک نفاس شمار ہوگا اور بعد میں آنے والا خون استحاضہ کا شمار ہوگا۔ اس لئے کہ حیض و نفاس کے درمیان طہر تام (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ ہونا ضروری ہے۔

چوتھی صورت: اگر اس (مذکورہ تیسری) صورت میں پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے کے بعد دوسرا خون آیا تو نفاس کے فقط تیس دن ہوں گے اس کے بعد دوسرے خون کی ابتداء تک تمام وقت پاکی کا شمار ہوگا اور دوسرے خون میں اگر حیض کے ثبوت کے لئے بیان کردہ تمام ضروری باتیں پائی جائیں تو حیض ہوگا ورنہ استحاضہ ہوگا یا حیض و استحاضہ ملا جلا ہوگا۔ ۱۔  
نوٹ: طہر متخلل نفاس میں بھی ممکن ہے چنانچہ اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کے دوران دو خونوں کے درمیان پاکی آ جائے تو یہ پاکی بھی نفاس کے حکم میں ہوگی خواہ یہ پاکی پندرہ دن ہو یا اس سے کم یا زیادہ یعنی یوں سمجھا جائے گا کہ پہلے خون سے دوسرے خون تک مسلسل خون جاری رہا جیسے ولادت کے بعد ایک دن خون آیا پھر بند ہو گیا اور ۳۸ دن تک

۱۔ (وان انقطع فی آخر ثلاثین ثم عاد قبل تمام خمس واربعین) من حیث الولادة (فالاربعون نفاس) لجواز ختمه بالطهر كالحيض ويكون الدم الثاني استحاضة لما مرانه لا يتوالى حیض و نفاس بل لابد من طهر تام بينهما ولم يوجد (وان عاد بعد تمام خمس واربعین فالنفاس ثلاثون فقط) لان الطهر هنا تام بلغ خمسة عشر يوما فيفصل بين الدمين لا يمكن جعله كالمتوالي بخلاف المسئلة التي قبله وحيث فان بلغت الدم الثاني نصابا فهو حیض والا فاستحاضة ولا ينافي ذالك ما مر من ان الطهر لا يفصل بين الدمين في النفاس وان كان خمسة عشر فاكثر لان ذاك فيما اذا كان كل من الدمين في مدة النفاس وهنا الدم الثاني وقع بعد الاربعين وحيث فان كان الطهر تاما فصل والا فلا كما اوضحناه آخر المقدمة (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۶)



بندر ہا پھر ایک دن یعنی چالیسویں دن خون آیا تو طہر متخلل کو مسلسل خون سمجھ کر چالیس دن تک سارا وقت نفاس شمار ہوگا۔ ۱۔

### معتادہ کے نفاس و استحاضہ کی صورتیں

**پہلی صورت:** اگر کسی خاتون کو نفاس کا خون گزشتہ عادت کے مطابق آیا (یعنی جتنا وقت پچھلی مرتبہ نفاس کا خون آیا تھا اتنا ہی اس مرتبہ بھی آیا) تو اس خاتون کی نفاس کی عادت برقرار رہے گی۔ یعنی فقط گزشتہ عادت کے مطابق نفاس کا وقت شمار ہوگا۔

**دوسری صورت:** اگر کسی خاتون کو اس مرتبہ کے نفاس کا خون گزشتہ عادت کے مطابق نہ آیا تو اگر پورے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو تو تمام خون نفاس شمار ہوگا اور گزشتہ عادت بدل جائے گی خواہ اس مرتبہ کا خون گزشتہ عادت سے کم ہو یا زیادہ۔

**مثال نمبر ۱:** ایک خاتون کی عادت نفاس میں تیس دن تھی اس مرتبہ اسے نفاس کا خون بیس دن آیا اور پھر بند ہو گیا تو اس مرتبہ کا نفاس بیس دن ہی شمار ہوگا (بشرطیکہ اس کے بعد نفاس کی اکثر مدت پوری ہونے تک بالکل خون نہ آئے) اور آئندہ کیلئے اس کی عادت نفاس کے اعتبار سے بدل گئی۔

**مثال نمبر ۲:** ایک خاتون کی عادت نفاس میں تیس دن تھی اس مرتبہ اسے نفاس کا خون پینتیس دن آیا اور پھر بند ہو گیا تو اس مرتبہ کا نفاس پینتیس دن شمار ہوگا (بشرطیکہ اس کے بعد نفاس کی اکثر مدت پوری ہونے تک بالکل خون نہ آئے) اور آئندہ کیلئے اس کی عادت نفاس کے اعتبار سے بدل گئی۔

**تیسری صورت:** اگر کسی خاتون کو نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے تو اس خاتون کی نفاس کے اعتبار سے جو عادت پہلے تھی اتنا نفاس شمار ہوگا اور باقی دنوں کا خون استحاضہ شمار ہوگا۔

**مثال:** ایک خاتون کو پچھلی مرتبہ پندرہ دن نفاس کا خون آیا تھا اور اس مرتبہ نفاس کا خون پچاس دن

۱۔ (ولو ولدت) ای المبتدأة (فانقطع دمها) بعد ساعة مثلاً (ثم رأت آخر الأربعين) ای فی آخر يوم منها (دما فكله نفاس) لما مر فی المقدمة ان الطهر المتخلل فی الأربعين قليلاً كان او كثيراً كله نفاس لان الأربعين فی النفاس كالعشرة فی الحيض وجميع ما تخلل فی العشرة حيض فكذا فی الاربعين (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۶)

آیا تو پہلے پندرہ دن نفاس شمار ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔ ۱۔

### حیض و طہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ کے نفاس اور استحاضہ کی صورتیں

حیض و طہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) خاتون کو اگر نفاس کے بعد خون مسلسل جاری ہو گیا تو اس کے حیض و طہر گزشتہ عادت کے مطابق ہوں گے اگر نفاس پہلی مرتبہ آیا ہے تو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک ہوگا اور اگر اس سے پہلے بھی ایک یا زیادہ مرتبہ نفاس کا خون آچکا ہے تو اس سے کچھلی مرتبہ جتنی دیر تک نفاس کا خون آیا تھا اس مرتبہ بھی اتنا ہی نفاس کا خون شمار ہوگا۔

**پہلی مثال:** عادت حیض میں چھ دن اور طہر میں چوبیس (۲۴) دن تھی اور پہلے نفاس کے بعد خون جاری ہو گیا۔

**حکم:** اس صورت میں نفاس چالیس دن چالیس رات ہوگا اور اس کے بعد چوبیس (۲۴) دن طہر کے اور پھر چھ (۶) دن حیض کے شمار ہوں گے۔

**دوسری مثال:** حیض میں عادت پانچ دن اور طہر میں پچیس (۲۵) دن تھی اور نفاس کی عادت تیس (۳۰) دن تھی اور اس دفعہ نفاس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا، اور چالیس دن کے بعد بھی جاری رہا۔

**حکم:** اس صورت میں نفاس تو گزشتہ عادت کے مطابق تیس (۳۰) دن ہوگا پھر پچیس (۲۵) دن پاکی کے اور اس کے بعد پانچ (۵) دن حیض کے ہوں گے۔

۱۔ (امثلة النفاس امرأة عادتھا فی النفاس عشرون ولدت بعد ذلك) فرأت عشرة دما وعشرين طهرا واحدا عشر دما) تمثيل لقوله فان جاوز الاربعين لان الطهر فيها كالدّم المتوالي لوقوعه بين دميين كما مر فعشرون من اول ما رأت نفاس وان ختم بالطهر ردا الى عادتها والباقي وهو احد وعشرون استحاضة (اورأت يوما دما و ثلاثين طهرا ويوما دما واربعة عشر طهرا ويوما دما) فنفاستها عشرون ايضا ردا الى عادتها للمجاورة فان الطهر الثاني ناقص لا يفصل بين الدميين فهو كالدّم المتوالي كالطهر الاول (او رأت خمسة دما واربعة وثلاثين طهرا ويوما دما) تمثيل لقوله وان لم يجاوز انتقلت الى مارأته فالكل نفاس (اورأت ثمانية عشر دما واثنين وعشرين طهرا ويوما دما) ظاهر كلامه انه تمثيل ايضا لقوله وان لم يجاوز وعليه فالدم الاول نفاسها والاخير استحاضة ولو بلغ نصابا كان حيض فقد انتقلت عادتها بنقصان يومين لعدم المجاورة لان الطهر معتبر هنا لكونه تاما صحيحا لم يقع بين دمي نفاس لان الدم الثاني وقع بعد الاربعين واذا وقع بعدها لا يفسد الطهر التام يجعله كالدّم المتوالي بخلاف الطهر الناقص لانه فاسد في نفسه وبخلاف ما اذا وقع الدم الثاني في الاربعين فانه يفسد الطهر مطلقا كما لو ولدت فرأت ساعة دما ثم رأت في آخر الاربعين ساعة دما كما او ضحناه في النوع الاول من المقدمة هذا ما ظهر لي (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۸)

## چند متفرق مسائل

### حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

حمل ساقط ہونے کی تین صورتیں ہیں، جو مع احکام کے مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)..... **مستبین الخلقۃ**: اگر حمل ایسی حالت میں گرا ہے کہ اس کے سارے اعضاء یا کوئی ایک عضو

(جیسے بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) بن چکا ہو۔ تو اس کو مستبین الخلقۃ کہتے ہیں۔

حکم: اس کا حکم زندہ بچے جیسا ہے یعنی اس کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا۔

(۲)..... **غیر مستبین الخلقۃ**: اگر حمل ایسی حالت میں گرا ہے کہ اس کا کوئی ایک عضو بھی نہ بنا

ہو تو اس کو غیر مستبین الخلقۃ کہتے ہیں۔

حکم: ایسا حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا بلکہ حیض یا استحاضہ کا خون

ہوگا یعنی اگر وہ خون حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ

ہو اور طہر تام (یعنی پندرہ دن پندرہ رات ۳۶۰ گھنٹے) کے بعد آیا ہو تو حیض ہوگا ورنہ استحاضہ ہوگا۔

(۳)..... **مشتبہ الخلقۃ**: اگر حمل ایسی حالت میں گرا ہے کہ اس کے اعضاء کے بننے نہ بننے کا کچھ

علم نہ ہو سکے، اور دونوں صورتوں میں اشتباہ رہے، تو اس کو مشتبہ الخلقۃ کہتے ہیں۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر حمل چار ماہ (ایک سو بیس دن) یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسقاط کے بعد

آنے والا خون نفاس ہوگا اس سے کم مدت کا ہو تو حیض یا استحاضہ ہوگا۔

یعنی اگر یہ آنے والا خون حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس

سے زیادہ ہو اور طہر تام (یعنی پندرہ دن پندرہ رات ۳۶۰ گھنٹے) کے بعد آیا ہو تو حیض ہوگا ورنہ

استحاضہ ہوگا۔ ۱

۱ (والسقوط) بالحركات الثلاث الولد يسقط من بطن امه ميتا وهو مستبين الخلق والا فليس

بسقط كذا في المغرب فقولہ (ان استبان بعض خلقه) لبيان انه لا يشترط استبانة الكل بل يكفي

البعض (كالشعر والظفر) واليد والرجل والاصبع (فولد) اي فهو ولد تصوير به نفساء وتثبت لها بقية

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور اگر گزرنے والے حمل کی مدت کا علم نہ ہو تو اس کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ جس عورت کی عادت حیض میں دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) ہو اور طہر میں بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) ہو اور نفاس میں چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) ہو اور اس کا حمل اتفاق سے ایام حیض کے پہلے دن ساقط ہو کر خون جاری ہو جائے تو خون جاری ہونے کی ابتداء سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک یہ عورت ناپاک شمار ہوگی۔

کیونکہ ان دنوں میں صرف دو ہی احتمال ہیں کہ یہ دن یا حیض کے ہوں گے یا نفاس کے، اس لئے کہ اگر بچہ مستبہن الحلقۃ ہوتا تو یہ دن نفاس کے ہوتے اور اگر غیر مستبہن الحلقۃ ہوتا تو یہ دن حیض کے ہوتے اور ان دونوں حالتوں (یعنی حیض و نفاس کی حالت) میں عورت پر نماز پڑھنا نہ فرض ہوتا ہے اور نہ صحیح ہوتا ہے، جب دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہو جائے تو یہ عورت غسل کر لے اس لئے کہ اب حیض کی اکثر مدت پوری ہو چکی ہے اور اب اس بات کا امکان ہے کہ یہ عورت پاک ہو چکی ہو اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک صرف وضو کر کے نماز پڑھے گی، مگر یہ نمازیں شک کے ساتھ ہونگی کیونکہ ان دنوں میں طہر کے ساتھ ساتھ نفاس کا بھی امکان ہے۔

اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) یقیناً نماز چھوڑے گی، کیونکہ ان دنوں میں دو ہی امکان ہیں کہ یہ دن حیض کے ہوں گے یا نفاس کے ہوں گے۔

اس کے بعد غسل کر لے اس لئے کہ اب (اس دوسرے) حیض اور نفاس دونوں کی اکثر مدت پوری ہو چکی ہے اور بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک نماز پڑھے گی اور اگر مسلسل خون جاری رہے تو اسی طرح دس دن دس رات حیض اور بیس دن بیس رات طہر کا حساب کیا جاتا رہے گا۔

### ﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الاحکام من انقضاء العدة ونحوها مما علمته آفاو زاد فی البحر عن النہایة ولا یکون مآرأته قبل اسقاطه حیضا ای لانها حیثئذ حامل والحامل لا تحيض کما مر (والا) یستین شئی من خلقه (فلا) یکون ولدا ولا تثبت به هذه الاحکام (ولکن ما رأته من الدم) بعد اسقاطه (حیض ان بلغ نصابا) ثلاثة ایام فاکثر (وتقدمه طهر تام) لیکون فاصلا بین هذا الحیض وحیض قبله (والا) یوجد واحد من هذین الشرطین او فقد احدهما فقط (فاستحاضه) (رسائل ابن عابدين الفصل الاول ج ۱ ص ۸۲)

اور اگر اتفاق سے یہ حمل حیض کے تمام دن (دس دن دس رات) گزر رنے کے بعد فوراً ہی ساقط ہوا، تو حمل ساقط ہونے کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک صرف وضو کر کے نماز پڑھے گی، کیونکہ ان دنوں میں دوہی امکان ہیں کہ یہ دن یا طہر کے ہوں گے یا نفاس کے ہوں گے۔ پھر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک یقیناً نماز روزہ نہیں کرے گی اس لئے کہ ان دنوں میں دوہی امکان ہیں یہ دن حیض کے ہونگے یا نفاس کے ہوں گے۔

اس کے بعد غسل کر لے اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک صرف وضو کر کے نماز پڑھے اس لئے کہ ان دنوں میں دوہی امکان ہیں کہ یہ دن یا طہر کے ہوں گے یا نفاس کے ہوں گے۔ پھر غسل کر لے اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک یقین کے ساتھ صرف وضو کر کے نماز پڑھے۔ اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک شک کے ساتھ نماز پڑھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جن دنوں میں نفاس یا حیض کا یقین ہو ان میں نماز نہیں پڑھے گی اور جن میں حیض و طہر یا نفاس و طہر میں شک ہو ان میں شک کے ساتھ نماز پڑھے گی، اور طہر کے یقین کی صورت میں یقین کے ساتھ نماز پڑھے گی۔ ۱۔

۱۔ وان اسقطت سقطاً ولم تدر انه مستبين الخلق اولا بان اسقطت في المخرج مثلاً و كان حيضها عشرة و طهرها عشرين و نفاسها اربعين وقد اسقطت في اول يوم (من اول ايام حيضها تترك الصلاة عشرة) لانها فيها اما حائض او نفاس لان السقط ان كان مستبين الخلق فهي نفاس والا فهي حائض فلم تكن الصلاة واجبة عليها بكل حال محيط (ثم تغتسل) لاحتمال الخروج من الحيض (وتصلي) بالوضوء لكل وقت (عشرين) يوماً (بالشك) لتردد حالها فيها بين الطهر والنفس (ثم تترك الصلاة عشرة) بيقين لانها فيها اما حائض او نفاس (ثم تغتسل) لتمام مدة الحيض والنفس (وتصلي عشرين بيقين ثم بعد ذلك ذابها حيضها عشرة و طهرها عشرون ان استمر الدم ولو اسقطت بعد ما رأت الدم في موضع حيضها عشرة) يعني رأت الدم عشرة على عادتها ثم اسقطت (ولم تدر ان السقط مستبين الخلق او لا تصلی من اول ما رأت) قبل الاسقاط (عشرة بالوضوء بالشك) لان تلك العشرة اما حيض ان كان السقط غير مستبين اما استحاضة ان كان مستبيناً فلا تترك الصلاة فيها قلت وهذا ان علمت بعلوقها ظاهراً والترك الصلاة لرؤيتها الدم في ايامها ثم اذا اسقطت ولم يتبين حاله يلزمها القضاء للشك المذكور (ثم تغتسل) لاحتمال الخروج من حيض (ثم تصلی بعد السقط عشرين يوماً بالوضوء بالشك) لتردد حالها بين النفاس والطهر تاتر خانية (ثم تترك الصلاة عشرة بيقين) لانها اما نفاس او حائض

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

## جڑواں بچے پیدا ہونے کی حقیقت

کسی خاتون کے ہاں دو یا دو سے زیادہ بچوں کا اس طرح سے پیدا ہونا کہ ہر دو بچوں کی پیدائش کے درمیان چھ ماہ سے کم مدت کا وقفہ ہو تو شرعاً وہ بچے جڑواں کہلاتے ہیں۔

اور اگر دو بچوں کی پیدائش کے درمیان چھ ماہ یا اس سے زیادہ مدت کا وقفہ ہو تو وہ دونوں بچے شرعاً جڑواں بچے نہیں کہلائیں گے۔ ہاں اگر کسی خاتون کے ہاں تین بچوں کی ولادت اس طرح سے ہوئی کہ پہلے اور دوسرے بچے کی ولادت کے درمیان چھ ماہ سے کم وقفہ ہے اسی طرح دوسرے اور تیسرے بچے کی ولادت کے درمیان بھی چھ ماہ سے کم وقفہ ہے البتہ پہلے اور تیسرے بچے کی ولادت کے درمیان چھ ماہ یا اس سے زائد کا وقفہ ہے تو ایسی صورت میں یہ تینوں بچے جڑواں بچے ہی کہلائیں گے (ملاحظہ ہو عمدة الفقہ ج ۱ ص ۲۳۵)

## جڑواں بچوں کی ولادت کے بعد نفاس کی تفصیل

اگر کسی خاتون کے ہاں دو یا دو سے زیادہ بچے جڑواں پیدا ہوں تو نفاس پہلے بچے کی ولادت کے وقت سے شمار ہوگا۔

پھر اگر دوسرا بچہ پہلے بچے کی پیدائش کے بعد سے چالیس دن، چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کے

### ﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

تاتر خانۃ (ثم تغتسل) لاحتمال الخروج من حیض (وتصلی عشرة بالوضوء بالشک) لترددھا بین الطهر والنفس تاتر خانۃ (ثم تغتسل) لاحتمال خروجها من نفاس بتمام الاربعین (ثم تصلی عشرة بالوضوء بیقین) لتیقن الطهر تاتر خانۃ (ثم تصلی عشرة بالشک) لتردد حالها فیها بین الحیض والطهر ثم تغتسل وهکذا دأبها ان تغتسل فی کل وقت تنوهم انه وقت خروجها من الحیض او النفاس تاتر خانۃ ثم اعلم انه نقل بعضهم عن الخلاصة فی تقریر هذه الصورة ان علیها الصلاة من اول مارات عشرة ایام بالوضوء بالشک ثم تغتسل ثم تصلی بعد السقط عشرين یوما بالوضوء بالشک ثم تترك الصلاة عشرة بیقین ثم تغتسل وتصلی عشرة بالوضوء بالیقین انتهی وانت ترى ان فی آخر العبارة مخالفة لما فی المتن ونقصانا وعن هذا والله اعلم قال فی الفتح وفي كثير من نسخ الخلاصة غلط فی التصویر هنا من النسخ فاحترز منه انتهی لكن الذی رأینہ فی نسخة الخلاصة التی عندی موافق لما ذكره المص فی متنه بلا حذف شیء سوى قول المص آخر اثم تصلی عشرة بالشک والله تعالیٰ اعلم (رسائل ابن عابدين الفصل الخامس قبیل الفصل السادس ج ۱ ص ۱۰۸ و ۱۰۹)

اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے بچے کی پیدائش کے بعد سے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک نفاس ہے پھر استحاضہ ہے۔

اور اگر پہلے بچے کی پیدائش کے وقت سے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کے بعد دوسرا بچہ پیدا ہوا تو اس دوسرے بچے کی ولادت کے بعد جو خون آئے گا وہ استحاضہ ہوگا نفاس نہیں ہوگا مگر دوسرے بچے کے پیدا ہونے کے بعد بھی عورت کو نہانے کا حکم ہے یعنی دوسرا بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت غسل کر کے نماز پڑھے (ملاحظہ ہو عمدة الفقہ ج ۱ ص ۲۴۵) ۱۔

**بذر یحہ آپریشن ولادت کے بعد آنے والے خون کا حکم:**..... اگر کسی خاتون کے ہاں آپریشن کے ذریعہ پیٹ کے راستے بچہ پیدا ہو، تو ولادت کے بعد رحم سے آنے والا خون نفاس شمار ہوگا۔

اور اگر صرف زخم (یعنی آپریشن) والی جگہ سے خون آئے، رحم سے نہ آئے، تو وہ نفاس کا خون شمار نہیں ہوگا، بلکہ زخم کا خون کہلائے گا، اور اس عورت سے نماز وغیرہ معاف نہ ہوگی (ملاحظہ ہو: غیر

الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۴۶، و فتاویٰ تھانیہ ج ۲ ص ۵۶۳) ۲۔

۱۔ (ان ولدت ولیدین او اکثر فی بطن واحد بان کان بین کل ولیدین اقل من ستة اشهر فالنفاس من الاول فقط) (رسائل ابن عابدین الفصل الاول ج ۱ ص ۸۳)

۲۔ (والنفاس) لغة: ولادة المرأة. وشرعا (دم) فلو لم تره هل تكون نفساء؟ المعتمد نعم (ویخرج) من رحمها فلو ولدتہ من سرتها إن سال الدم من الرحم ففساء وإلا فذات جرح (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱ ص ۲۹۹)  
قال الشيخ السيد احمد الطحطاوی: (قوله فلو ولدتہ من سرتها) بان كان بها جرح فانشقت وخرج الولد منها (قوله ففساء) لانه وجد خروج الدم من الرحم عقب الولادة (قوله الا فذات جرح) یعنی لا تعطى حکم النفساء (طحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۵۳، باب الحيض)



## تیسرا باب

## حیض و نفاس کے احکام

اس باب کے تحت دو فصلوں کے ذیل میں حیض و نفاس کے احکام ذکر کئے جا رہے ہیں، جن میں سے پہلی فصل میں حیض و نفاس کی حالت کے مخصوص احکام، اور دوسری فصل میں حیض و نفاس کے احکام جاری و ختم ہونے کے مسائل ذکر کئے جائیں گے۔

## پہلی فصل

## حیض و نفاس کی حالت کے مخصوص احکام

حیض و نفاس کا خون جاری ہونے پر عورت جس خاص حالت میں مبتلا ہوتی ہے اس کو حدث اکبر (یعنی بڑی حکمی ناپاکی) یا جنابت کہا جاتا ہے۔

اور جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا، کسی طرح کا کوئی سجدہ کرنا، مسجد میں داخل ہونا، قرآن مجید کو چھونا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، بیت اللہ کا طواف کرنا وغیرہ کام ناجائز ہوتے ہیں۔

لہذا حیض و نفاس والی خاتون کے لئے یہ تمام کام ممنوع ہیں اور چونکہ جب تک حیض و نفاس کی حالت میں مبتلا ہونے کا مخصوص حکم شرعی اصولوں کے مطابق ختم نہ ہو جائے اس وقت تک عورت غسل کرنے سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ لہذا حیض و نفاس کے زمانے میں کسی خاتون کو غسل کر کے بھی درج بالا کام انجام دینا درست نہیں۔

اسی وجہ سے حیض و نفاس کی حالت میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء کرنا بھی خواتین پر لازم نہیں کیونکہ اپنے وقت پر تو خواتین نماز اس لئے ادا نہیں کر سکتیں کہ وہ ایسی ناپاکی میں مبتلا ہیں جس کا دور کرنا ان کے اختیار میں نہیں اور پاک ہونے کے بعد ان نمازوں کی قضا لازم کرنے میں خواتین کیلئے حرج ہے اس لئے قضا کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معاف فرما دیا۔ اور روزہ کی قضا



کرنے میں چونکہ حرج نہیں اس لئے کہ رمضان کا مہینہ سال کے بعد آتا ہے اور دس گیارہ دن کی قضا (اور بصورت نفاس زیادہ سے زیادہ تیس دن کی قضا) گیارہ مہینوں میں کر لینا کچھ مشکل نہیں، اس لئے رمضان کے وہ روزے جو حیض یا نفاس کی وجہ سے رہ جائیں پاک ہونے کے بعد ان کی قضا عورت پر لازم ہے۔

پھر چونکہ رمضان شریف کے آخری عشرے کے سنت اعتکاف کے صحیح ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے اس لئے حیض و نفاس والی خاتون کے لئے روزہ درست نہ ہونے کی وجہ سے آخری عشرے کا سنت اعتکاف کرنا بھی درست نہیں۔

پھر یہ بات بھی جان لی جائے کہ شریعت کے کچھ احکام ایسے ہیں جو حیض و نفاس دونوں حالتوں سے متعلق ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ کہ حیض و نفاس دونوں حالتوں میں ان کا حکم ایک جیسا ہے کوئی فرق نہیں اور چند احکام ایسے ہیں جن کا تعلق فقط حیض سے ہے نفاس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے جیسے لڑکی کا بالغ ہونا، عدت کا شمار کرنا وغیرہ کہ یہ فقط حیض سے متعلق ہیں، نفاس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

پہلے وہ احکام ذکر کئے جارہے ہیں جو حیض و نفاس دونوں سے متعلق ہیں اور دونوں حالتوں میں ان کا حکم یکساں ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

### (۱).....نماز کے احکام

حیض و نفاس کی حالت میں عورت پر نماز پڑھنا فرض نہیں حیض و نفاس سے پاک ہونے پر ان نمازوں کی قضا پڑھنا بھی لازم نہیں جو حیض و نفاس کی حالت میں چھوٹ گئی ہیں۔ اگر فرض یا واجب نماز پڑھتے ہوئے کسی عورت کو حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی پاک ہونے کے بعد اس کی قضا پڑھنا بھی ضروری نہیں۔

اگر کسی نماز کا وقت شروع ہو گیا تھا اور کسی عورت نے عذر کی وجہ سے یا بلا عذر نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے ذرا پہلے اسے حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی۔ حیض و نفاس کی حالت میں فرض، نفل، ادا، قضا کسی طرح کی کوئی نماز پڑھنا درست نہیں۔

حیض والی عورت کا حیض کی حالت میں نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لینا مستحب ہے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے۔ (بہشتی زیور دوسرا حصہ ص ۶۳، خیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۳۴)

لیکن یاد رہے کہ حیض و نفاس کے دوران غسل یا وضو کرنے سے عورت شرعاً پاک شمار نہیں ہوتی اس لئے کہ حیض و نفاس کی حالت طہارت حاصل ہونے میں مانع (رکاوٹ) ہے (عمدة الفقہ ج ۱ ص ۱۳۴) اسی طرح حیض و نفاس کی حالت میں کوئی عورت سجدہ والی آیت خود تلاوت کرے یا کسی سے سنے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا (مگر اس حالت میں قرآن پاک کی کسی آیت کی تلاوت کرنا منع ہے) نیز حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کرنا جائز نہیں۔

## (۲).....روزہ کے احکام

حیض و نفاس کی حالت میں خواتین کو روزہ رکھنا جائز و درست نہیں خواہ رمضان کا فرض روزہ ہو یا نفل روزہ۔ البتہ رمضان کے جتنے روزے حیض یا نفاس کی وجہ سے چھوٹ گئے ہوں پاک ہونے کے بعد ان کی قضا رکھنا ضروری ہے۔

روزہ کے دوران کسی عورت کو حیض یا نفاس کا خون جاری ہو گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا خواہ فرض روزہ ہو یا نفل اور خواہ صبح صادق کے تھوڑی دیر بعد ہی حیض و نفاس آجائے یا سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے بہر صورت روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔

اگر رمضان شریف میں دن کے وقت کسی عورت کا حیض و نفاس کا خون ختم ہوا تو رمضان شریف کے احترام کی وجہ سے سورج غروب ہونے تک روزہ داروں کی طرح کھائے پئے بغیر رہنا واجب ہے۔ لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا اگرچہ صبح صادق کے تھوڑی دیر بعد ہی خون ختم ہو جائے اور عورت نے صبح سے کچھ کھایا یا پیا بھی نہ ہو اور روزہ کی نیت بھی کر لے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہ ہوگا۔

البتہ اگر عورت کا حیض و نفاس صبح صادق سے پہلے ختم ہو گیا، لیکن ابھی تک اس نے غسل نہیں کیا، تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست ہے، غسل صبح صادق کے بعد کرنے میں بھی حرج نہیں۔ (مزید تفصیل دوسری فصل میں حیض ختم ہونے کی صورتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

## (۳).....اعتکاف کے احکام

چونکہ عورت کے اعتکاف کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض (ماہواری کے ایام) اور نفاس (بچے کی ولادت کے بعد والے مخصوص ایام) سے پاک ہو۔ لہذا عورت کو اعتکاف مسنون شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں اس کو حیض کا خون جاری ہونے والا تو نہیں ہے۔ اگر رمضان کے آخری عشرہ میں حیض آنے والا ہو تو مسنون اعتکاف نہ کرے۔ ہاں حیض شروع ہونے سے پہلے تک نفلی اعتکاف کر سکتی ہے۔

اور اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کر دیا پھر اعتکاف کے دوران حیض شروع ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ حیض شروع ہوتے ہی فوراً اعتکاف چھوڑ دے۔ اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے صرف اس ایک دن کی قضا اس کے ذمہ واجب ہوگی، جس کا طریقہ یہ ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کر لے۔ اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں بھی قضا کر سکتی ہے۔

اس صورت میں رمضان کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا۔ لیکن اگر پاک ہونے پر رمضان ختم ہو جائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لئے روزہ رکھ کر ایک دن اعتکاف کی قضا کر لے، خواہ نفلی روزہ رکھ کر یا رمضان کا قضا روزہ رکھ کر۔

اگر رات کو (یعنی سورج غروب ہونے کے بعد اور صبح صادق ہونے سے پہلے کسی وقت) حیض جاری ہونے سے اعتکاف ٹوٹا ہے تو پھر دن رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کی قضا کرنی ہوگی اور اگر دن میں (یعنی صبح صادق ہونے کے بعد اور سورج غروب ہونے سے پہلے کسی وقت) ٹوٹا ہے تو صرف دن کی قضا (صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک) واجب ہوگی۔

## (۴).....قرآن پاک کو چھٹونے، اس کی تلاوت اور ذکر وغیرہ کے احکام

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں لیکن اگر قرآن شریف ایسے غلاف میں ہو جو قرآن شریف سے جدا ہو جیسے تھیلی یا رد مال یا چمڑے یا ریگزیں وغیرہ کا ایسا کور ہو جو قرآن شریف سے پیوست نہ ہو تو اس غلاف کے اوپر سے قرآن پاک کو چھونا جائز ہے۔ اور جو غلاف یا کور وغیرہ

متصل اور جڑا ہوا ہو، تو ایسے غلاف کے اوپر سے قرآن کو چھونا جائز نہیں البتہ اس حالت میں قرآن شریف کو دیکھنا جائز ہے۔

قرآن مجید کے اوراق کے اوپر نیچے اور دائیں بائیں کی وہ جگہ جہاں قرآن مجید کے الفاظ لکھے ہوئے نہیں اس کو چھونا بھی صحیح قول کے مطابق جائز نہیں (خیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۶۷)

حیض و نفاس والی عورت نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں جیسے قمیص وغیرہ یا اوڑھے ہوئے ہیں جیسے دوپٹہ وغیرہ ان سے قرآن شریف کو چھونا جائز نہیں۔ جو کپڑا حیض و نفاس والی عورت نے اپنے جسم پر پہنایا اوڑھا ہوا نہیں اور نہ ہی وہ قرآن پاک کے ساتھ پیوست ہے بلکہ الگ ہے مثلاً رومال وغیرہ اس کے ساتھ قرآن پاک کو چھونا درست ہے۔

حدیث، فقہ وغیرہ کی کتابوں کا چھونا جائز ہے لیکن خلافِ اولیٰ ہے اور ان کتابوں میں جہاں آیت لکھی ہو وہاں ہاتھ لگانا جائز نہیں (خیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۳۹)

تفسیر کی کتابوں میں اگر تفسیر زیادہ ہو اور آیات کم ہوں تو چھونا جائز ہے ورنہ نہیں (احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۳۶ بہشتی رہبر ج ۲ ص ۱۲۷)

کاغذ یا کپڑے یا پلاسٹک وغیرہ کے ٹکڑے پر یا دیوار وغیرہ کسی اور چیز پر قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو تو اس خاص لکھی ہوئی جگہ کا چھونا بھی حیض و نفاس کی حالت میں جائز نہیں۔

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن شریف کا لکھنا جائز نہیں البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھا جائے تو ضرورت کے وقت جائز ہے لیکن بہتر ہے کہ نہ لکھے (احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۳۶)

حیض والی عورت کو قرآن شریف تلاوت کی نیت سے پڑھنا حرام ہے چاہے پوری آیت ہو یا کچھ حصہ۔ اگر تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے بلکہ دعاء ثناء یا کام شروع کرنے کے ارادے سے پڑھے تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً شکر کے ارادے سے الحمد للہ کہنا یا کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا یا دعا کے ارادہ سے دعا کے مفہوم والی کوئی آیت مثلاً رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً آخِرَهُ پڑھنا۔

اسی طرح ایسی چھوٹی آیت پڑھنا کہ بات کرنے میں زبان پر آ جاتی ہے حرام نہیں جیسے ثُمَّ نَظَرُوا وَلَمْ يُؤْلَدْ وغیرہ۔

ایسی عورت اگر کلی کر کے قرآن پڑھے تو حلال نہ ہوگا یہی صحیح ہے۔

اگر معلمہ یعنی قرآن پڑھانے والی کو حیض آجائے تو اس کو چاہئے کہ بچوں کو رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک کلمہ پڑھائے اور دو کلموں کے درمیان میں توقف کرے اور سانس توڑ دے البتہ قرآن شریف کے سچے کرانا مکروہ نہیں۔

قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ قرآن شریف کو ہاتھ نہ لگائے۔  
دعائے قنوت یا کوئی اور مسنون یا غیر مسنون دعا پڑھنا مکروہ نہیں۔

اذان کا جواب دینا اور اس طرح کی اور چیزیں مثلاً کلمہ شریف اور درود شریف اور اللہ تعالیٰ کا نام، استغفار، لا حول ولا قوۃ الا باللہ یا کوئی ذکر (مثلاً سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، وغیرہ) کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ ان تمام اذکار وغیرہ کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور اگر ویسے بھی پڑھ لیا تب بھی جائز ہے۔

اذکار و درود شریف وغیرہ کی کتابوں کو اپنے پاس رکھنا بھی درست ہے۔

### (۵)..... مسجد میں داخل ہونے کے احکام

حیض و نفاس والی عورت کو کسی مسجد کے اس حصے میں جو خاص طور پر نماز پڑھنے کے لئے وقف ہے کسی بھی مقصد کے لئے داخل ہونا جائز نہیں خواہ حرمین شریفین کی مساجد ہوں یا کوئی اور مسجد۔  
مسجد میں داخل ہونا خواہ اس میں بیٹھنے کے لئے ہو یا اس سے گزرنے کے لئے ہو یا کسی اور مقصد کے لئے ہو بہر حال ناجائز ہے۔

حیض و نفاس والی عورت مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اندر سے کوئی چیز مثلاً مصلیٰ وغیرہ اٹھالے تو جائز ہے کیونکہ حیض و نفاس والی عورت کو صرف مسجد کے اندر جانا منع ہے نہ کہ مسجد کے اندر ہاتھ داخل کرنا۔  
مسجد کا وہ حصہ جو خاص طور پر نماز پڑھنے کے لئے وقف نہیں ہے لیکن مسجد کے وقف شدہ احاطہ کے اندر ہے مثلاً مسجد کے بڑے دروازے کے پاس والی نماز کی مخصوص جگہ سے خارج جگہ، وضو خانے والی جگہ، استنجہ خانے کی جگہ، امام اور خادم وغیرہ کی ملحقہ رہائش گاہ وغیرہ، ایسی جگہوں میں جانا حیض و نفاس والی عورت کیلئے جائز ہے۔

مسجد البیت یعنی جو جگہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کی ہوئی ہے اس میں حیض و نفاس والی عورت کو داخل ہونا جائز ہے۔

مسجد کی چھت کا وہی حکم ہے جو مسجد کا ہے خواہ اوپر کمرہ بنا ہوا ہو یا نہ بنا ہوا ہو دونوں حالتوں میں حیض و نفاس والی عورت کا مسجد کی چھت پر چڑھنا حرام ہے۔

## (۶)..... حج و عمرہ اور طواف کے احکام

حیض و نفاس کی حالت میں عورت حج کے تمام کام کر سکتی ہے مگر بیت اللہ کا طواف اس حالت میں کرنا جائز نہیں، کیونکہ طواف کیلئے پاکی شرط ہے۔ نیز طواف مسجد میں ہوتا ہے اور حیض و نفاس والی عورت کو مسجد میں جانا جائز نہیں۔

اگر حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے کسی خاتون کو حیض کا خون آنا شروع ہو جائے تو کچھ حرج نہیں غسل یا وضو کر کے حج کا احرام باندھ لے مگر احرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں وہ نہ پڑھے۔

یاد رہے کہ حج یا عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے وضو یا غسل کرنے سے مقصود پاکی حاصل کرنا نہیں اور نہ ہی حیض و نفاس کی حالت میں مبتلا خاتون غسل کرنے سے پاک ہوتی ہے، بلکہ صفائی حاصل کرنا مقصود ہے، اس لئے حیض و نفاس والی عورت کے لئے بھی اس موقع پر غسل کرنا مسنون ہے (عمدة الفقہ ج ۳ ص ۱۱۹)

اور ایسی صورت میں یہ عورت برابر احرام کی حالت میں رہے گی جب تک کہ پاک ہو کر حج یا عمرہ جس عبادت کا بھی احرام باندھا ہے اس کے فرائض و واجبات ادا کر کے حلال نہ ہو جائے یہاں تک کہ اگر کسی خاتون کو حج یا عمرہ کرنے کا موقع نہ ملے اور اسے اسی حالت میں مدینہ منورہ جانا پڑے تب بھی اس کا احرام نہ صرف یہ کہ برقرار رہے گا بلکہ اسے اسی احرام کے ساتھ مدینہ منورہ سے واپس آ کر حج یا عمرہ کی عبادت ادا کرنا ضروری ہے دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں۔

اگر کسی عورت کو طواف کے دوران حیض شروع ہو جائے تو وہ فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے باہر نکل جائے، پھر حیض سے پاک ہونے کے بعد پورا طواف نئے سرے سے کرے، یا اسی طواف کے

بقیہ چکر پورے کر لے، اس بارے میں وہی تفصیل ہے، جو مسائل حج کی کتابوں میں دوران طواف وضو ٹوٹنے کے سلسلے میں مذکور ہے۔

اگر کسی خاتون کو طواف کرنے کے بعد حیض آنا شروع ہو گیا، تو وہ طواف کا دو گنا نہ ابھی نہ پڑھے، جب حیض سے پاک ہو جائے، تب پڑھے، لیکن پاک ہونے پر فوراً پڑھ لے، تاخیر نہ کرے، بشرطیکہ وہ وقت نماز کی ادائیگی کے لئے مکروہ نہ ہو، اس تاخیر کی وجہ سے اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا (ملاحظہ ہو: عمدة الفقہ ج ۳ ص ۱۷۲، ص ۵۳۸، و ۵۳۹)

**طوافِ قدم کے بعض مسائل:**..... جس عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں حج افراد کا احرام باندھا اور اسی حالت میں مکہ شریف پہنچ گئی تو وہ طوافِ قدم نہ کرے ہاں اگر حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد حج کے افعال شروع ہونے میں وقت باقی ہو تو یہ طواف کر لے اور اگر وقت نہ ہو اور حج کے افعال شروع ہو گئے ہوں تو یہ طواف معاف ہو گیا۔

اگر کسی خاتون نے طوافِ قدم پورا یا اس کا اکثر حصہ (یعنی چار یا چار سے زیادہ چکر) حیض یا نفاس کی حالت میں کیا، تو اس پر حد و حرم میں بطور دم ایک بکرا فسخ کروانا واجب ہے، لیکن اگر اس نے طہر کی حالت میں اس طواف کا اعادہ کر لیا، تو اس سے دم ساقط ہو جائے گا۔

اور اگر طوافِ قدم کا اکثر حصہ طہر کی حالت میں کیا، اور کم حصہ حیض یا نفاس کی حالت میں کیا، تو ایسی صورت میں ہر چکر کے بدلے پونے دو کلو گندم صدقہ کے طور پر دینا ہوگی، لیکن اگر اس نے طہر کی حالت میں ان چکروں کا اعادہ کر لیا، تو یہ صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

اگر کسی خاتون نے نفلی طواف حیض یا نفاس کی حالت میں کر لیا، تو اس کے بارے میں یہی تفصیل ہے، جو اوپر طوافِ قدم حیض یا نفاس کی حالت میں کرنے سے متعلق تحریر کی گئی ہے (ملاحظہ ہو: عمدة الفقہ ج ۳ ص ۵۳۲، ص ۵۳۵)

**طوافِ زیارت کے بعض مسائل:**..... طوافِ زیارت حج کا رکن ہے، اور اس کا وقت شرعاً (تین روز ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) متعین ہے، لہذا ان دنوں میں جو عورت حیض کی حالت میں ہو، اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ حیض سے پاک ہو کر طوافِ زیارت کرے، ورنہ اس کا حج نہیں ہوگا، اور نہ



ایسی عورت کا اپنے شوہر سے ہمبستر ہونا حلال ہوگا۔

اگر کوئی عورت حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ ۱۲ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے میں اتنی دیر باقی ہے کہ وہ عورت پھرتی سے غسل کر کے مسجد میں جا کر پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) کر سکتی تھی لیکن اس نے اتنا وقت مل جانے کے باوجود پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ اس وقت یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے نہیں کیا تو اس عورت پر طواف زیارت کو مقررہ وقت سے مؤخر کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔ اور اگر کوئی عورت ۱۲ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے پاک ہوئی اور اس کو اتنا وقت نہ ملا کہ وہ فوراً غسل کر کے جلدی سے مسجد میں جا کر غروب سے پہلے طواف کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) کر سکے تو اس پر طواف زیارت کو مقررہ وقت سے مؤخر کرنے کی وجہ سے کچھ واجب نہ ہوگا (ملاحظہ ہو معلم الحج ج ۱ ص ۱۸۰)

البتہ بعض علماء کی تحقیق کی رو سے ایسی عورت (غسل کر کے) طواف کے مقررہ وقت میں طواف کے جتنے چکر (تین یا دو یا ایک) کر سکتی تھی اتنے بھی نہ کئے تو اس پر ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر کی مقدار صدقہ کرنا ضروری ہوگا (ملاحظہ ہو عمدة الفقہ ج ۴ ص ۵۲۵ و ۵۲۶)

اگر کسی عورت کو اپنی گزشتہ عادت کے مطابق معلوم ہو کہ اسے عنقریب حیض آنے والا ہے اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ وہ عورت حیض کا خون جاری ہونے سے پہلے پہلے پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) کر سکتی ہے لیکن اس نے کابلی اور غفلت سے ایسا نہیں کیا اور حیض آ گیا۔ پھر ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) گزرنے کے بعد وہ عورت پاک ہوئی تو اس پر پاکی کی حالت میں پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ نہ کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا اور اگر حیض شروع ہونے سے پہلے اتنا وقت باقی ہے کہ وہ ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) میں طواف کا اقل حصہ یعنی تین یا دو یا ایک چکر کر سکتی تھی اور وہ ادا نہیں کیے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور قیاس یہ ہے کہ اس پر صدقہ واجب ہوگا (ملاحظہ ہو عمدة الفقہ ج ۴ ص ۵۲۶)

اس لئے ایسی صورت میں عورت کو چاہئے کہ وہ جتنے چکر (ایک یا دو یا تین) پاکی کی حالت میں کر سکتی ہے اتنے چکر اسے کر لینے چاہئیں اور نہ کرنے کی صورت میں ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ



فطر کی مقدار صدقہ کر دے۔

اور اگر اس صورت میں اس خاتون نے پاکی کی حالت میں طواف شروع کر دیا مگر چار چکر پورے نہ کر سکی بلکہ اس سے پہلے ہی حیض کا خون جاری ہو گیا تو اسے چاہئے کہ وہ خون جاری ہوتے ہی طواف ختم کر کے فوراً مسجد سے باہر نکل جائے ایسی صورت میں اس پر کچھ واجب نہ ہوگا (ملاحظہ ہو معلم الحج ص ۱۸۰)

اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار چکر ادا کئے تو اس پر ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور طواف کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا اور اس طواف کو پاکی کی حالت میں دوبارہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس خاتون نے پاکی کی حالت میں طواف نہ لوٹایا اور یوں ہی (حج کے بقیہ افعال پورے کر کے) اپنے وطن واپس آگئی تب بھی اس کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ واپس جا کر پاکی کی حالت میں طواف کا اعادہ کرے اور واپس جا کر طواف کا اعادہ نہ کر سکنے کی صورت میں اس پر بُد نہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم ہے (ملاحظہ ہو: عمدة الفقہ ج ۳ ص ۵۲۰، ص ۵۲۱)

تنبیہ: اگر مذکورہ صورت میں اس عورت نے پاکی کی حالت میں طواف زیارت کو دوبارہ نہ کیا اور اس کے بغیر ہی وطن واپس آگئی تو بھی اس پر واپس مکہ مکرمہ جا کر اس طواف کا لوٹنا واجب ہے، پھر اگر وہ عورت میقات سے باہر چلی گئی ہے، تو وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اس کے بعد طواف زیارت کرے، اور اگر میقات سے باہر نہیں گئی، تو احرام باندھے بغیر ہی مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کا اعادہ کر لے، اگر مذکورہ صورت میں یہ خاتون واپس نہ گئی بلکہ بُد نہ (یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ) حرم شریف کی حدود میں کسی سے ذبح کروادیا تو بھی درست ہے اور اس کے بعد اس کا شوہر سے ہمبستر ہونا حلال ہو جائے گا (حوالہ بالا)

اگر کسی خاتون نے حیض کی حالت میں دسویں تاریخ کو طواف زیارت کیا پھر گیارہویں تاریخ کو یا بارہویں کی صبح کو پاک ہوئی لیکن پاک ہو کر طواف زیارت کو نہ لوٹایا پھر ایامِ نحر گزرنے کے بعد اس طواف کو لوٹایا تو اس لوٹا لینے کی وجہ سے بُد نہ یعنی پوری گائے کا دم دینا تو ساقط ہو جائے گا لیکن طواف زیارت کو ایامِ نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہوگا۔ البتہ اگر بارہویں

کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اس طواف کو لوٹا لیا تو بد نہ بھی ساقط ہو جائے گا اور بکرے کا دم دینا بھی واجب نہ ہوگا۔

اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے تین یا اس سے کم چکر ادا کئے تو اس پر حیض یا نفاس کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور طواف کرنے کی وجہ سے توبہ استغفار کرنا، اور پاکی کی حالت میں ان چکروں کو لوٹانا ضروری ہے۔ اور پاک ہو کر ان چکروں کو نہ لوٹانے کی صورت میں دم (یعنی ایک بکرا) دینا لازم ہے۔

اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا اکثر چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی تو اس پر فرض ہے کہ اسی احرام سے واپس جا کر طواف زیارت کرے۔ اونٹ اور گائے کے دم دینے سے یہ فرض ادا نہ ہوگا۔

تنبیہ: اس صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ طواف زیارت نہ کرنے کی وجہ سے جو احرام باقی ہے اسی کے ساتھ جانا لازم ہے (ملاحظہ ہو: عمدة الفقہ ج ۳ ص ۵۲۳)

اگر کوئی خاتون حیض یا نفاس کی وجہ سے طواف زیارت کے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ کر وطن واپس چلی گئی تو اس پر واجب ہے کہ واپس آ کر اسے پورا کرے اگر واپس نہ آئی اور اس جنایت کے بدلے ایک بکرے کا دم دے دیا تو بھی جائز اور کافی ہے۔ البتہ اگر واپس آ کر طواف کی تکمیل کرنا چاہتی ہے، اور وہ میقات سے باہر جا چکی ہے، تو اس پر واجب ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر آئے، اور آ کر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کے چکر پورے کرے، اور اگر میقات سے باہر نہیں گئی، تو احرام باندھے بغیر ہی طواف کی تکمیل کر لے۔

گر کسی عورت کو ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) سے پہلے حیض شروع ہوا اور ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) ختم ہونے کے بعد بند ہوا اس وجہ سے وہ ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) میں طواف زیارت نہ کر سکی تو اس پر اس تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں جب پاک ہو جائے تو طواف زیارت کر لے (عمدة الفقہ ج ۳ ص ۵۲۵)

طواف زیارت حج کا رکن ہے، اور اس میں نیابت جائز نہیں، بلکہ ہر حج کرنے والے مرد و عورت پر

بذاتِ خود اس طواف کو کرنا فرض ہے، اسی طرح اس کا کوئی بدل بھی نہیں ہے کہ طواف چھوڑ کر اس کی بجائے اس کا بدل (دم یا صدقہ وغیرہ کی صورت میں) دے دیا جائے، بلکہ خود اس طواف کا کرنا ہی ضروری ہے، اور یہ طواف معاف بھی نہیں ہوتا، بلکہ ساری عمر ذمہ میں باقی رہتا ہے، اور اس کے بغیر حج بھی نہیں ہوتا، نیز جب تک یہ طواف نہ کر لیا جائے، اس وقت تک کوئی حج کرنے والا (خواہ مرد ہو یا عورت) پوری طرح احرام کی حالت سے نہیں نکلتا، چنانچہ جب تک کوئی حاجی یا حاجن یہ طواف نہ کر لے، اس وقت تک (خواہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے) اس کے لئے میاں بیوی والے تعلقات اختیار کرنا جائز نہیں ہوتا، اگرچہ وہ رمی، قربانی، اور حلق و قصر وغیرہ کرا کے احرام کھول بھی چکا ہو۔

پھر ہر قسم کے طواف کی طرح اس طواف کے لئے بھی حیض و نفاس، جنابت اور حدثِ اصغر (یعنی بے وضو ہونے سے پاک ہونا ضروری ہے۔

جنابت اور حدثِ اصغر سے پاک ہونے میں تو کوئی مشکل نہیں، اس لئے کہ ان سے پاک ہونا آدمی کے اختیار میں ہے، لیکن حیض و نفاس ایک غیر اختیاری عذر ہے، کسی عورت کو اس بات پر بھی قدرت نہیں ہے کہ وہ حیض و نفاس کی مخصوص ناپاکی کو اپنے اوپر طاری نہ ہونے دے، اور اس بات پر بھی کسی عورت کو قدرت نہیں ہے کہ وہ حیض و نفاس کی مخصوص حالت سے جب چاہے پاکی حاصل کر لے، اسی لئے شریعت میں عورتوں کو اس خاص مجبوری کی وجہ سے طواف زیارت کو اس کے مقررہ وقت (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) سے مؤخر کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے (جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں تو خواتین کی اس خاص مجبوری کی وجہ سے ان پر کوئی تنگی یا مشکل نہیں، مگر آج کل چونکہ بین الاقوامی قوانین کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں آنے جانے اور ٹھہرنے میں غیر ملکیوں کو عموماً پورا اختیار نہیں ہوتا، خصوصاً حج کے دنوں میں حاجیوں کی پروازوں کا نظام الاوقات اور وہاں قیام کی مدت پہلے سے طے ہوتی ہے، اور جن ہوٹلوں میں قیام ہوتا ہے، وہاں بھی ٹھہرنے کی مدت پہلے سے طے ہوتی ہے، اور پھر ہر حاجی کسی نہ کسی گروپ میں شامل ہوتا ہے، خصوصاً

عورت آنے جانے اور ٹھہرنے کے اعتبار لازماً کسی نہ کسی (محرم یا غیر محرم) مرد کے ساتھ ہوتی ہے، دوسری طرف کسی عورت کے لئے یا اس کے محرم وغیرہ کے لئے اولاً تو اپنے وہاں کے قیام کے اجازت نامے (یعنی ویزہ) کی مدت میں توسیع کرانا مشکل، پھر ہوائی جہاز میں اپنی طے شدہ (کنفرم) سیٹ کو بدلوانا مشکل، پھر اپنے گروپ والوں یا محرم کو اپنے لئے وہاں ٹھہرنے پر آمادہ کرنا مشکل، خصوصاً جبکہ احکام کی اہمیت بھی لوگوں کے دل میں نہ ہو، اور اگر کوئی عورت ہمت کر کے یہ تمام مراحل طے کر لے، تو پھر نہ معلوم اسے اگلی پرواز کے لئے کتنی مدت ٹھہرنا پڑے، اور اس کا انتظام وہ کر سکے یا نہ کر سکے۔

تو سوال یہ ہے کہ ان تمام حالات کے پیش نظر آیا اس بات کی اجازت ہے کہ ایسی عورت حیض و نفاس کی حالت میں ہی طواف زیارت کر لے، اور اس جنابت کی وجہ سے وہ ایک بدنہ (سالم گائے یا سالم اونٹ) بطور دم کے حدودِ حرم میں ذبح کروادے؟

شریعت کے عام قواعد کے مطابق تو اس کا جواب یہی ہے کہ ان مجبوری والے حالات میں بھی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہی طواف زیارت کر لے، اس لئے کہ حیض و نفاس کی حالت میں مسجد حرام میں داخل ہونا، اور اس ناپاکی کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کرنا (جس میں کافی دیر مسجد میں ٹھہرنا پایا جاتا ہے) بہت سنگین گناہ ہے، اگرچہ بعد میں بصورتِ بدنہ دم بھی دے دیا جائے، پھر بھی یہ گناہ معاف نہیں ہوگا، جب تک سچے دل سے توبہ استغفار نہ کی جائے (ملاحظہ ہو: فتاویٰ رحیمیہ ج ۸ ص ۷۹، ص ۸۷، ص ۸۸، زبدۃ المناسک ص ۲۰۶، ۲۰۷)

لہذا ایسی عورت کو اگر طواف زیارت کے دنوں میں حیض جاری ہو جانے کا اندیشہ ہو، اور حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرنا بھی مشکل ہو، تو اسے پہلے ہی حیض کو جاری ہونے سے روکنے والی کوئی موثر دوا کھالینی چاہئے، بشرطیکہ اپنے سابقہ تجربے یا کسی ماہر، دیندار معالج کی رائے کی بنیاد پر اس دوا کا استعمال کرنا اس کی صحت کے لئے مضرت نہ ہو (فتاویٰ رحیمیہ ج ۸ ص ۱۳۶)

اور اگر کسی عورت نے حیض روکنے والی دوا نہیں کھائی، یا اسے اتفاقاً طواف زیارت کے دنوں میں حیض کا خون جاری ہو گیا، تو اسے چاہئے کہ حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے، اور اس انتظار

کے نتیجے میں اگر اسے اپنے قیام کی مدت میں توسیع کرانی پڑے، تو اپنے محرم اور گروپ کے مردوں کے واسطے سے اس کی بھی پھر پور کوشش کرنی چاہئے، اور اس میں ہمت و حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے، اور نہ سستی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

اور اگر یہ کوشش ناکام ہو جائے، تو پھر یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا وہ عورت قابلِ تحمل مدت کے بعد طواف زیارت کے لئے آسکتی ہے، یا نہیں؟

اگر اسے دوبارہ آنے میں شدید مشکلات نہ ہوں، تو طواف زیارت کو چھوڑ کر وطن چلی جائے، اور دوبارہ طواف زیارت کے لئے آئے، لیکن ایسی صورت میں اس کے لئے طواف زیارت تک اپنے شوہر سے ازدواجی تعلق قائم کرنا حلال نہیں ہوگا۔

اور اگر ایسی عورت کے لئے دوبارہ طواف زیارت کے لئے آنا بھی شدید مشکلات کا باعث ہو، تو ایسی شدید مجبوری کی حالت میں بعض اہل علم و اہل فتویٰ حضرات نے یہ گنجائش دی ہے کہ ایسی مجبور خاتون حیض کی حالت میں ہی طواف زیارت کر لے، اس کا یہ طواف زیارت شرعاً معتبر ہو جائے گا، اور اس کا حج بھی ادا ہو جائے گا، اور وہ احرام کی حالت سے بھی پورے طور پر (یعنی ازدواجی تعلق کے اعتبار سے بھی) نکل جائے گی، لیکن طواف زیارت حیض کی حالت میں کرنے کی وجہ سے توبہ استغفار کا اہتمام کرے، اور ایک بدنہ (یعنی سالم گائے یا سالم اونٹ) بھی بطور دم جنایت حدودِ حرم میں ذبح کروائے (ملاحظہ ہو: ”انوار مناسک“ ص ۳۴۴ تا ۳۵۳، مؤلفہ: مولانا شبیر احمد قاسمی صاحب، نیز ملاحظہ ہو: ”حج و عمرہ کے جدید مسائل اور ان کا حل“ ص ۶۰۰، مرتبہ: مولانا مجاہد الاسلام قاسمی رحمہ اللہ، عمدۃ الفقہ ج ۴ ص ۵۲۶ تا ۵۲۸) ۱۔

**طواف وداع کے بعض مسائل:..... طواف زیارت سے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ سے وطن کو**

۱۔ وقال فی اختلاف الائمة : واذا حاضت المرأة قبل طواف الافاضة لم تنفر حتى تطوف وتطهر، ولا يلزم الجمل حبس الجمل عليها ، بل ينفر مع الناس ويركب غيرها مكانها عند الشافعي واحمد، وقال مالک : يلزمه حبس الجمل اكثر مدة الحيض وزيادة ثلاثة ايام، وعند ابی حنيفة ان الطواف لا يشترط فيه الطهارة فتطوف وترحل مع الحجاج اهـ، افاده الحجاب (ارشاد الساری علی هامش مناسک ملا علی القاری، ص ۳۵۰، للعلامة الحسين بن محمد سعيد عبدالغنی المکی رحمہ اللہ)

رواگی کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ صدر یا طوافِ وداع کہتے ہیں۔ یہ طواف صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو میقات سے باہر رہتے ہیں۔

طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت سے فارغ ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے، لہذا اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت سے فراغت کے بعد طوافِ وداع کا موقع ہی نہیں ملا، اس طرح سے کہ اسے طوافِ زیارت کے بعد جلد ہی حیض یا نفاس کا خون جاری ہو گیا، اور وہ مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر اس کی آبادی سے باہر نکلنے تک حیض و نفاس کی حالت میں ہی مبتلا رہی، تو ایسی صورت میں اس کو طوافِ وداع معاف ہے، یعنی طوافِ وداع کو چھوڑنے کی وجہ سے اس پر دم وغیرہ کچھ واجب نہیں۔

ایسی صورت میں حائضہ عورت کو چاہئے کہ وہ مسجد حرام کے کسی بیرونی دروازے کے پاس آ کر مسجد کے باہر سے ہی بیت اللہ کی زیارت کر لے، اور دعا کر کے رخصت ہو جائے۔

اور اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت سے فراغت کے بعد طہر کی حالت میں طوافِ وداع کا موقع ملا تھا، پھر بھی اس خاتون نے طوافِ وداع نہیں کیا، اور پھر اسے حیض یا نفاس کا خون جاری ہو گیا، تو اسے حیض و نفاس سے پاک ہو کر طوافِ وداع کرنا لازم ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی خاتون اسی (حیض و نفاس کی) حالت میں مکہ مکرمہ سے باہر نکل گئی، لیکن حدودِ میقات سے باہر نہیں نکلی، تو اس پر احرام باندھے بغیر واپس آ کر طوافِ وداع کرنا واجب ہے، اور اگر ایسی خاتون حدودِ میقات سے بھی باہر چلی گئی، تو اب اس کو اختیار ہے کہ حدودِ حرم میں ایک بکری ذبح کر وادے، یا نئے سرے سے عمرہ کا احرام باندھ کر واپس مکہ مکرمہ آئے، اور عمرہ کے افعال سے فارغ ہو کر طوافِ وداع کرے، اس صورت میں طوافِ وداع کو تاخیر کے ساتھ کرنے کی وجہ سے اس پر کچھ دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، مگر تاخیر کی وجہ سے گناہ ہوا، اس سے توبہ استغفار کرے۔

**فائدہ:** حدودِ میقات سے باہر نکل جانے کی صورت میں افضل یہ ہے کہ وہ طوافِ وداع کے لئے مکہ مکرمہ واپس نہ آئے، بلکہ بطور دم کے حدودِ حرم میں بکری ذبح کرادے، کیونکہ اس میں فقراء کا فائدہ اور اس کے لئے آسانی ہے۔

اور اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد حیض یا نفاس کا خون جاری ہو گیا، لیکن وطنِ رواگی کے

وقت وہ حیض یا نفاس کی حالت سے پاک ہوگئی، تو اس پر طوافِ وداع کرنا واجب ہے۔  
 اگر طواف زیارت کے بعد کسی عورت نے کوئی نفلی طواف پاکی کے دنوں میں کیا پھر حیض یا نفاس کی وجہ سے وطن روانگی کے وقت طوافِ وداع کا موقع نہ مل سکا تو وہ نفلی طواف ہی طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جائے گا اور روانگی کے وقت طوافِ وداع نہ کرنے کی وجہ سے اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔  
 اگر کسی خاتون نے حیض یا نفاس کی حالت میں ہی پورا طوافِ وداع یا اس کا اکثر حصہ کر لیا، تو اس پر طہر کی حالت میں اس طواف کا اعادہ واجب ہے، اور اگر وہ اعادہ کئے بغیر وطن چلی گئی، تو اس پر حدودِ حرم میں بطور دم کے ایک بکری ذبح کروانا واجب ہے۔

اور اگر کسی خاتون نے طوافِ وداع کا اکثر حصہ (یعنی چار یا چار سے زیادہ چکر) طہر کی حالت میں کیا، اور اقل حصہ (یعنی تین یا تین سے کم چکر) حیض یا نفاس کی حالت میں کیا، اور وطن واپس چلی گئی، تو اس پر ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر کی مقدار صدقہ کرنا لازم ہے، لیکن اگر اس نے طہر کی حالت میں ان چکروں کا اعادہ کر لیا، تو یہ صدقہ اس سے ساقط ہو جائے گا (ملاحظہ ہو: عمدۃ الفقہ ج ۴ ص ۵۳۳، ۵۳۴)

اگر کسی عورت کو طوافِ زیارت سے فراغت کے بعد حیض یا نفاس کی وجہ سے کسی اور طواف کا موقع نہ ملا اور وطن روانگی کا وقت آ پہنچا تو طوافِ وداع کئے بغیر اس عورت کے لئے اپنے وطن جانا جائز ہے طوافِ وداع چھوڑنے سے اس صورت میں اس پر دم وغیرہ کچھ واجب نہیں۔ اگر طوافِ زیارت کے بعد کسی طواف کا موقع ملا تھا پھر بھی اس عورت نے طواف نہ کیا یہاں تک کہ حیض یا نفاس کا خون جاری ہو گیا تو ایسی صورت میں اس عورت پر ایک بکرے کا دم دینا لازم ہوگا۔

اگر کسی خاتون نے پاکی کے دنوں میں طواف شروع کیا طواف کے چار یا اس سے زیادہ چکر پورے ہو جانے کے بعد اسے حیض کا خون جاری ہو گیا تو اس پر لازم ہے کہ جتنے چکر باقی رہ گئے ہیں، ان کو ادا کرے یا ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر کی مقدار صدقہ ادا کرے اور اگر چار چکر سے کم ہوئے ہوں تو وہ طواف ادا نہیں ہوا پاک ہونے کے بعد اس کو دوبارہ کرے۔

تنبیہ: اگر کسی خاتون نے کوئی طواف پاکی کی حالت میں کر لیا اس کے بعد حیض شروع ہو گیا تو اس



طواف کے بعد تحیۃ الطواف کے دو رکعت نہ پڑھے بلکہ جب حیض سے پاکی ہو جائے اس وقت ان دو رکعتوں کو پڑھ لے۔

**طوافِ عمرہ کے بعض مسائل:**..... اگر کوئی خاتون اپنے حیض کی عادت کے دنوں سے کئی دن پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی وہاں اس کے طوافِ عمرہ شروع کرنے سے پہلے اسے خون جاری ہو گیا اور یہ خون کا جاری ہونا اس کی عادت کے دنوں سے اتنا پہلے ہوا کہ اگر ان دنوں کو عادت کے دنوں (یعنی وہ دن جن میں اس عورت کو حیض آنے کا معمول ہے) سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے تو اس عورت پر لازم ہے کہ اب طواف نہ کرے، جب خون بند ہو جائے اور عادت کے دن گزر جائیں پھر طواف کرے، اور اگر مجموعہ دس دن سے بڑھ جاتا ہے تو یہ استحاضہ اور بیماری کا خون ہے لہذا ایسی حالت میں اس عورت کو عادت کے دنوں سے پہلے طواف کر لینا درست اور جائز ہے البتہ احتیاط اس صورت میں بھی یہی ہے کہ ایامِ عادت گزرنے کے بعد طواف کرے۔

اگر کسی خاتون کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنے سے پہلے حیض کا خون آنا شروع ہو گیا اور گزشتہ عادت کے دنوں سے پہلے بند ہو گیا تو جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں اس کے لئے طواف کرنا جائز نہیں مثلاً کسی عورت کو گزشتہ مرتبہ چھ دن حیض کا خون آیا اور اس مرتبہ جبکہ وہ عورت حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچی ہے تو اسے طواف کرنے سے پہلے حیض کا خون جاری ہو گیا جو خلافِ معمول تین یا چار دن کے بعد بند ہو گیا جب کہ ہمیشہ کا معمول چھ دن پر بند ہونے کا ہے تو اس کے لئے چھ دن پورے ہونے تک طواف جائز نہیں جب عادت کے چھ دن پورے ہو جائیں پھر طواف کرے نیز چھ دن کے بعد طواف سے پہلے احتیاطاً غسل بھی دوبارہ کر لے تاکہ طہارت کے بغیر طواف کرنے کا شبہ نہ ہو۔ اور اگر چھ دن پورے ہونے سے پہلے خون بند ہونے پر غسل نہیں کیا تھا تو اب غسل کرنا ضروری ہوگا۔

اگر کسی خاتون کی عادت کے دن پورے ہونے پر یا عادت کے دنوں کے بھی بعد حیض کا خون بند ہوا (بشرطیکہ دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے سے نہ بڑھا ہو) مثلاً گزشتہ عادت حیض میں پانچ دن



ہے اور اس مرتبہ بھی حیض پانچ دن مکمل آ کر بند ہو گیا یا پانچ دن سے بڑھ کر چھ یا سات دن پر دس دن دس رات سے پہلے بند ہو گیا تو اس کو خون بند ہوتے ہی غسل کر کے طواف کرنا جائز ہے البتہ اس کے لئے دس دن پورے ہونے تک طواف کو مؤخر کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔

اگر کسی خاتون نے کم از کم تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) خون آنے کے بعد اور عادت کے دنوں سے پہلے بند ہونے پر عادت کے دن پورے ہونے کا انتظار کئے بغیر ہی غسل کر کے طوافِ عمرہ کر لیا اور بعد میں خون بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے سے پہلے پھر خون آنا شروع ہو گیا مثلاً کسی خاتون کی عادت حیض میں سات دن ہے ایک مرتبہ اتفاق سے چار دن خون آ کر بند ہو گیا، اور اس نے خون بند ہوتے ہی غسل کر کے طواف کر لیا پھر خون بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے پہلے پھر خون آ گیا، تو اس پر اس طوافِ عمرہ کو لوٹانا واجب ہے۔ اگر اس نے اس طواف کو پاکی کے دنوں میں نہ لوٹایا تو اس پر ایک بکرے کا دم دینا لازم ہوگا (خواہ اس عورت کو عادت کے دن پورے ہونے تک انتظار کرنے کا شرعی حکم معلوم ہو یا نہ ہو)

اگر کسی خاتون کی گذشتہ عادت حیض میں مثلاً تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) ہے اور اس مرتبہ بھی اس کا خون اتفاق سے تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) پورے ہونے پر بند ہو گیا اور بند ہوتے ہی اس نے فوراً غسل کر کے عمرہ کا طواف اور سعی کر لی، لیکن دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے اس کو دوبارہ خون آنا شروع ہو گیا جو دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر یا اس سے پہلے بند ہو گیا مثلاً تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) تک جاری رہنے والا خون بند ہونے کے بعد مثلاً دو یا تین دن پندرہ یا پھر چھ یا ساتویں دن شروع ہوا اور مثلاً ایک یا دو دن آ کر بند ہو گیا یا صرف دسویں دن (۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے تھوڑا سا خون آیا اور ۲۴۰ گھنٹے پورے ہونے پر یا اس سے پہلے بند ہو گیا اور اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک بالکل کچھ خون نہیں آیا، تو اس پر واجب ہے کہ اس طواف کو لوٹائے۔ اگر طہر کی حالت میں اس طواف کو لوٹائے بغیر وطن واپس آ گئی، تو اس پر حد و حرم میں بطور

دم ایک کمرہ ذبح کرنا لازم ہوگا۔ البتہ اس صورت میں چونکہ اس نے قصداً حیض کی حالت میں طواف نہیں کیا اس لئے گناہ گار نہ ہوگی۔

تنبیہ: اس پر طواف کا اعادہ تو واجب ہے لیکن سعی کا اعادہ واجب نہیں، مگر سعی کا اعادہ بھی کر لے، تو بہتر ہے (ملاحظہ ہو: عمدة الفقہ ج ۴ ص ۱۹۸، و ص ۵۳۶)

اگر کسی عورت نے عمرہ کا احرام باندھا اور اسے حیض شروع ہو گیا جس کی وجہ سے اسے عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ منی جانے کا وقت آ گیا تو اب اس عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ عمرہ کا احرام ختم کر کے حج کا احرام باندھ لے اور حج کے افعال شروع کر دے حج سے فراغت کے بعد عمرہ کی قضاء کر لے مگر اس عورت پر عمرہ کا احرام عمرہ کئے بغیر کھولنے کی وجہ سے دم دینا ضروری ہے۔

تنبیہ: عمرے کا احرام کھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ احرام ختم کرنے کی نیت سے عورت بال کھول کر کنگھی کر لے (حج و عمرہ اور طواف کے ان تمام مسائل کے حوالیات کے لئے ملاحظہ ہو: مناسک ملا علی قاری اور عمدة الفقہ ج ۴)

#### (۷)..... زوجین کے باہمی تعلقات کے احکام

حیض کی حالت میں میاں بیوی کا صحبت کرنا جائز نہیں۔

عورت کے ناف سے گھٹنے تک کے حصہ بدن کو مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں خواہ شہوت سے ہو یا شہوت کے بغیر۔ لیکن اگر عورت کے اس حصہ بدن پر کوئی ایسا کپڑا پڑا ہوا ہے کہ اس کے جسم کی گرمی مرد کو محسوس نہ ہو تو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے ناف سے گھٹنے تک کے حصہ کو برہنہ دیکھنا شوہر کے لئے جائز نہیں۔ عورت کا اپنے ناف سے گھٹنے تک کے حصہ بدن کے ساتھ مرد کے کسی عضو کو چھونا حلال نہیں خواہ شہوت سے ہو یا شہوت کے بغیر۔ لیکن اگر عورت کے اس حصہ بدن پر کوئی ایسا کپڑا پڑا ہوا ہے کہ اس کے جسم کی گرمی مرد کو محسوس نہ ہو تو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

عورت کا اپنے ناف سے گھٹنے تک کے حصہ بدن کے علاوہ اپنے کسی اور حصہ بدن (مثلاً ہاتھ یا پاؤں وغیرہ) سے مرد کے سر سے لے کر پاؤں تک تمام بدن کو چھونا درست ہے خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے (شامی)

اگر صحبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو، تو حیض و نفاس کی حالت میں زوجہ کے ساتھ لیٹنا درست ہے، اور اگر صحبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو، تو حیض و نفاس کی حالت میں زوجہ کے ساتھ لیٹنا درست نہیں۔

اگر کسی نے حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے حرام سمجھتے ہوئے صحبت کی تو یہ گناہ کبیرہ ہے اس سے سخت گناہ ہوگا، لیکن اس پر توبہ استغفار کے علاوہ کچھ لازم نہیں البتہ مستحب یہ ہے کہ ایک دینار (یعنی ساڑھے چار ماشے سونا) یا اس کی مالیت صدقہ کر دے، جبکہ اس نے حیض کے شروع کے دنوں میں یعنی حیض کا خون سرخ ہونے کی حالت میں صحبت کی ہو اور اگر اس نے حیض کے آخری دنوں میں یعنی حیض کا خون زرد ہونے کی حالت میں صحبت کی ہے تو نصف دینار (یعنی سوا دو ماشے سونا) یا اس کی مالیت صدقہ کرے (عمدة الفقہ، رد المحتار، مشکاۃ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، اوزان شریعہ)

اس صدقے کا مستحق وہی فرد ہے جو زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

اگر کسی شخص کو حیض کی حالت میں جماع کرنے کا حرام ہونا معلوم نہ ہو یا کوئی بھول کر صحبت کر لے تو گناہ کبیرہ نہیں۔

حیض کی حالت میں شوہر کا بیوی کو دیکھنا اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور لیٹنا وغیرہ سب درست ہے بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کے حصہ بدن سے استفادہ نہ کیا جائے (ملاحظہ ہو: عمدة الفقہ ج ۱ ص ۲۴۹، ذہبی زبور، دوسرا حصہ، ص ۵۹)

چونکہ حیض و نفاس کی ناپاکی معنوی ناپاکی ہے اس لئے حیض و نفاس کا خون جاری ہونے کی حالت میں اگر کسی خاتون کے ظاہری بدن پر کوئی ظاہری نجاست مثلاً پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ لگی ہوئی نہ ہو تو اس کا بدن ظاہری اعتبار سے پاک ہے اس لئے حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا کھانا پکانا، آٹا گوندھنا، برتن دھونا، کپڑے دھونا، گھر کی صفائی کرنا یا دیگر گھریلو کام کرنا وغیرہ جائز ہیں۔ یہاں تک کہ حیض و نفاس والی عورت کا جھوٹا کھانا اور جھوٹا پانی اور اس کا پسینہ بھی پاک ہے۔ چنانچہ حیض و نفاس والی خاتون کا پسینہ اگر پہنے ہوئے کپڑوں یا بستر وغیرہ کو لگ جائے تو وہ ناپاک نہ ہوں گے۔ اسی طرح حیض و نفاس والی عورت کا کسی جانور (مثلاً مرغی وغیرہ) کو ذبح کرنا بھی درست ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔

## (۸)..... طلاق کے احکام

حیض یا نفاس کی حالت میں عورت کو طلاق دینا گناہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں طلاق دیدے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ جب کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدے تو اگر اس نے رجعی طلاق (یعنی ایسی طلاق جس میں دورانِ عدت مرد کو شرعاً رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے) دی ہے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اس طلاق سے رجوع کرے اور دوبارہ اگر طلاق ہی دینا ضروری ہو تو پاکی کی حالت میں طلاق دے۔ اور اگر شوہر نے حیض کی حالت میں بائن یا مغلطہ طلاق دیدی ہے تو اب اسے رجوع کا حق حاصل نہیں رہا۔ ۱

## فقط حیض سے متعلق احکام

جو احکام فقط حیض سے متعلق ہیں نفاس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

## (۱)..... لڑکی کا بالغ ہونا

ان میں سے ایک حکم لڑکی کا بالغ ہونا ہے چنانچہ جس لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر ہو جانے کے بعد حیض کا خون جاری ہو جائے تو وہ شرعاً بالغ ہو جاتی ہے اور اس پر شریعت کے تمام احکام مثلاً نماز روزہ وغیرہ لازم ہو جاتے ہیں۔

لڑکی کے بالغ ہونے میں نفاس کا کوئی عمل دخل نہیں اس لئے کہ نفاس بچے کی ولادت کے بعد فرج (یعنی شرمگاہ) سے آنے والے خون کو کہا جاتا ہے اس لئے اگر بالفرض کسی لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر ہو جانے کے بعد بھی حیض کا خون جاری نہ ہو اور اسے جائز یا ناجائز کسی طریقے سے حمل ٹھہر جائے تو وہ حمل ٹھہرنے کا علم ہوتے ہی شرعاً بالغ شمار ہوگی اس طرح نفاس کا خون جاری ہونے سے پہلے ہی وہ بالغ ہو چکی ہوگی، اس لئے لڑکی کے بالغ ہونے کے

۱۔ وطلاق الموطوءة حائضاً بدعی فیراجعہا ویطلقہا فی طہر ثان (البحر الرائق کتاب الطلاق ج ۳

ساتھ نفاس کا کوئی تعلق نہیں بنتا اور اسی وجہ سے لڑکی کے بلوغ کی علامات میں حیض جاری ہونے اور حمل ٹھہر جانے کو تو ذکر فرمایا گیا ہے مگر نفاس جاری ہونے کو ذکر نہیں فرمایا گیا۔

## (۲).....مطلقہ عورت کی عدت کا شمار ہونا

جس عورت کو حیض آتا ہوا ہے اگر طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ جس عورت کو شروع ہی سے حیض بالکل نہ آیا ہو وہ تیس سال کی عمر ہو جانے پر آئسہ شمار ہوتی ہے، اور جس خاتون کو کچھ عمر تک حیض آنے کے بعد بالکل بند ہو گیا یا بہت مدت کے بعد آتا ہے تو یہ پچپن سال کی عمر ہونے پر آئسہ ہوگی۔

ان دونوں قسم کی آئسہ خواتین کی عدت (طلاق کی صورت میں) تین مہینے ہے، مگر دوسری قسم کی آئسہ خاتون میں یہ شرط ہے کہ کم از کم چھ ماہ سے اس کا حیض بند ہوا البتہ یہ چھ ماہ کی مدت پچپن سال کی عمر پوری ہونے سے پہلے گزر چکی ہو تو وہ بھی معتبر ہے، یعنی اس صورت میں پچپن سال پورے ہونے کے بعد تین ماہ گزرنے پر عدت پوری ہو جائے گی۔

دونوں قسم کی آئسہ خواتین کو اگر عدت طلاق کے تین ماہ پورے ہونے سے پہلے حیض جاری ہو جائے تو نئے سرے سے تین حیض شمار کر کے عدت پوری کریں۔

اگر کسی عورت کو آئسہ ہونے سے پہلے عدت طلاق کی نوبت آجائے تو اولاً کسی علاج کے ذریعے حیض جاری کر کے تین حیض عدت پوری کرے اور اگر کسی علاج کے ذریعے بھی حیض جاری نہ ہو تو مجبوری کی صورت میں کسی مالکی مسلک کے قاضی سے ایک سال کی عدت کا فیصلہ کرایا جائے اگر مالکی مسلک کا قاضی میسر نہ ہو اور مجبوری شدید ہو تو قاضی کے فیصلے کے بغیر بھی ایک سال کی عدت کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے (ایسی صورت میں علماء سے فتویٰ لے کر عمل کیا جائے) (تفصیل اور دلائل کے لئے

ملاحظہ ہوا حسن الفتاویٰ ج ۵ ص ۴۳۵)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ عدت پورے ہونے کا تعلق بھی حیض سے ہے نفاس سے نہیں اس لئے کہ اگر بالفرض حاملہ عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے سے پوری ہو جاتی ہے اگرچہ نفاس بالکل بھی نہ آئے یہاں تک کہ اگر کسی شخص نے اپنی عورت کو اس شرط کے ساتھ مشروط

کر کے طلاق دی کہ اگر تم نے بچہ جنا تو تمہیں طلاق تو ایسی صورت میں بھی عدت پوری ہونے کا نفاس سے کوئی تعلق نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں بچہ پیدا ہوتے ہی اس عورت پر طلاق واقع ہوگی اور اس کی عدت تب ختم ہوگی جب نفاس کے بعد تین حیض گزر جائیں۔

### (۳)..... کفارہ کے روزوں کے تسلسل میں حائل نہ ہونا

کفارہ کے جو روزے مسلسل رکھنے واجب ہیں مثلاً کسی خاتون نے رمضان کا ادائی فرض روزہ رکھ کر بغیر کسی عذر کے قصداً توڑ دیا تو ایسی صورت میں اس پر اس روزے کی قضاء کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہے اور کفارہ کے روزوں کو مسلسل رکھنا ضروری ہے، وقفہ سے رکھنا درست نہیں یہاں تک کہ اگر کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے بھی بیچ میں ایک یا ایک سے زیادہ روزے رہ جائیں تو بھی نئے سرے سے مسلسل دو مہینے روزے رکھنا ضروری ہیں۔

البتہ حیض کی وجہ سے کوئی عورت کفارہ کے روزے مسلسل نہ رکھ سکے تو وہ معاف ہے بشرطیکہ حیض سے پاک ہوتے ہی فوراً شرعی قاعدے کے مطابق روزے رکھنا شروع کر دے۔

جبکہ نفاس کا حکم اس سے مختلف ہے چنانچہ اس بارے میں نفاس کا حکم یہ ہے کہ کفارہ کے روزوں کے دوران نفاس جاری ہونے کی صورت میں پہلے رکھے ہوئے روزے معتبر نہ ہوں گے بلکہ نفاس سے پاک ہونے کے بعد نئے سرے سے دو مہینے مسلسل روزے رکھنا ضروری ہوگا۔

### (۴)..... احسن طریقہ پر تین طلاقیں دینے میں حائل ہونا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہی دینا چاہتا ہے، تو اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ وہ اسے طہر کی حالت میں ایک طلاق دے، پھر عدت کے پہلے حیض کے بعد طہر کی حالت میں دوسری طلاق دے، پھر عدت کے دوسرے حیض کے بعد طہر کی حالت میں تیسری طلاق دے، نفاس میں یہ متصور نہیں۔ ۱۔

۱۔ بعض حضرات نے حیض کے بعض اور احکام بھی تحریر فرمائے ہیں، مثلاً ایک حکم استبراء کا بیان فرمایا ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کوئی باندی خریدی، تو کم از کم ایک حیض آ کر ختم ہونے تک اس سے صحبت کرنا اس شخص کے لئے جائز نہیں، اس کا تعلق بھی حیض سے ہے، نہ کہ نفاس سے، اس لئے کہ اگر کسی نے بالفرض حاملہ باندی خریدی، اور قبضہ کرنے سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہوا، پھر خریدار نے قبضہ کیا، تو اس کے نفاس کے بعد جب تک ایک حیض آ کر ختم نہ ہو جائے، اس سے صحبت کرنا درست نہیں۔

## دوسری فصل

## حیض و نفاس کے احکام جاری و ختم ہونے کا بیان

## حیض و نفاس کے احکام جاری ہونے کی صورتیں

اب حیض و نفاس کے احکام جاری اور ختم ہونے کی صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حیض و نفاس کے احکام کب جاری ہونگے؟

اس کی تفصیل درج ذیل صورتوں سے واضح ہوگی۔

(الف) کسی لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر ہو جانے کے بعد فرج کے راستے خون آنے لگے تو اسے خون دیکھتے ہی اپنے آپ کو حائضہ سمجھنا چاہئے اور حیض کے مندرجہ بالا احکام کی مذکورہ تفصیل کے مطابق رعایت کرنی چاہئے۔<sup>۱</sup>

(ب) معتادہ ایام عادت میں خون دیکھے تو اس کو خون دیکھتے ہی اپنے آپ کو حائضہ سمجھنا چاہئے اور حیض کے مندرجہ بالا احکام کی مذکورہ تفصیل کے مطابق رعایت کرنی چاہئے۔

(ج) معتادہ ایام عادت سے پہلے خون دیکھے تو اس کی تین صورتیں ممکن ہیں جن کی وضاحت اور حکم کی تفصیل پیچھے صفحہ ۴۱ پر ملاحظہ کی جائے۔

(د) معتادہ ایام عادت میں خون بالکل نہ دیکھے تو جب تک خون نہ دیکھے گی حیض کے احکام جاری نہ ہونگے۔

## حیض و نفاس کے احکام ختم ہونے کی صورتیں

حیض و نفاس کے احکام ختم ہونے کی بنیادی طور پر چار صورتیں بنتی ہیں اور ہر صورت کے احکام میں کچھ کچھ فرق ہے اس لئے ہر صورت کے احکام کو علیحدہ عنوان کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

۱۔ (ثم ان المرأة كلما رأت الدم تترك الصلوة مبتدأة كانت او معتادة) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۲۷)

(وکما) الکاف للمفاجأة ای اول ما (رأت الدم تترك الصلوة مبتدأة كانت او معتادة) هذا ظاهر الرواية وعليه اکثر المشائخ (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۴۴)



**پہلی صورت: حیض و نفاس کا خون اکثر مدت پوری ہونے پر بند ہونے کے احکام**  
**(الف).....حیض کا خون اکثر مدت دس دن دس رات (یعنی ٹھیک ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر بند**  
**ہوا خواہ عورت مبتدأہ ہو یا معتادہ۔**

**(ب).....نفاس کا خون اکثر مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ٹھیک ۹۶۰ گھنٹے) پورے**  
**ہونے پر بند ہوا خواہ عورت مبتدأہ ہو یا معتادہ۔**

چونکہ ان صورتوں میں حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) پوری ہوگئی ہے اور شرعی قواعد کی رو سے اس مدت سے زیادہ حیض و نفاس کا خون آنا ممکن نہیں ہے لہذا اس صورت میں خون بند ہوتے ہی عورت کو خواہ وہ مبتدأہ ہو یا معتادہ درج ذیل تفصیل کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

**غسل.....:** اس عورت کیلئے خون بند ہونے کے بعد پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہے۔  
**نماز.....:** اس عورت پر خون بند ہوتے ہی غسل کر کے تمام فرض نمازیں اپنے اپنے وقت پر شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں۔

اگر اس صورت میں کسی نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں لفظ ”اللہ“ ادا کیا جاسکے تو اس وقت کی نماز بھی اس عورت کے ذمہ فرض ہوگی جس کی قضاء ضروری ہے (کیونکہ ایسی صورت میں عورت نماز کے وقت کے آخری حصہ میں شرعاً نماز کی اہل ہوتی ہے) اور اگر اتنی مقدار سے کم وقت باقی ہو تو اس وقت کی نماز ضروری نہیں۔ اس عورت پر فرض نماز کو نماز کے مستحب وقت کے آخری حصے تک مؤخر کر کے پڑھنا نہ واجب ہے نہ مستحب۔

**روزہ.....:** اگر کسی عورت کو یہ صورت رمضان کے مہینے میں پیش آئے تو اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں لفظ ”اللہ“ ادا کیا جاسکے، تو اس عورت پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور اگر یہ صورت غیر رمضان میں پیش آئی تو اس صورت میں اس عورت کو اس دن نفلی روزہ یا قضا وغیرہ کا روزہ رکھنا درست ہے (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت روزہ شروع ہونے کے وقت شرعاً روزہ رکھنے کی اہل ہے)



اور اگر اس سے کم وقت باقی تھا یا کوئی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ ایسی صورت میں عورت روزہ شروع ہونے کے وقت شرعاً روزہ رکھنے کی اہل نہیں ہے) البتہ اگر رمضان ہو تو رمضان کے احترام کی وجہ سے اس کو پورا دن کھائے پئے بغیر روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

**جماع.....:** مذکورہ صورت میں خون بند ہونے کے بعد غسل کئے بغیر بھی اس خاتون سے جماع کرنا اس کے شوہر کے لئے حلال ہے یعنی اس خاتون سے جماع جائز ہونے کے لئے اس خاتون کا نہانا ضروری نہیں ہے خواہ پہلی بار ہی حیض آیا ہو یا اس سے پہلے بھی اس خاتون کو حیض آچکا ہو اور مستحب یہ ہے کہ جب تک یہ خاتون غسل نہ کر لے اس وقت تک شوہر اس سے جماع (ہبستری) نہ کرے۔

**عدت.....:** اگر کسی خاتون کو اس کے شوہر نے طلاق دی ہو اور اسے اس کے بعد تیسرا حیض اکثر مدت (یعنی دس دن دس رات ٹھیک ۲۴۰ گھنٹے) پوری ہونے پر بند ہوا ہو تو ایسی صورت میں خون بند ہوتے ہی اس کے لئے دوسری جگہ شرعی اصولوں کے مطابق نکاح کر لینا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد نکاح کرے۔

**رجوع.....:** اگر کسی عورت کو اس کے شوہر نے رجعی طلاق (یعنی ایسی طلاق جس میں عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے) دی ہو اور اسکے بعد اس کے تیسرے حیض کا خون اکثر مدت (یعنی دس دن دس رات ٹھیک ۲۴۰ گھنٹے) پوری ہونے پر بند ہوا ہو تو خون بند ہوتے ہی اس کے شوہر کا رجوع کرنے کا حق ختم ہو جائے گا اگرچہ عورت نے ابھی تک غسل نہ کیا ہو۔ ۱

۱۔ واذا مضت مدة الحيض وهي أكثر المدة عشرة أيام يحكم بطهارتها انقطع الدم أولا، اغتسلت او لم تغتسل، مبتدأة كانت او معتادة، ولا تؤخر اغتسال لوقوع التيقن بخروجها عن الحيض، وتنقطع الرجعة، ويحل لها التزوج بزواج آخر ولكن لا يستحب لها ذلك، ويحل للزوج قربانها ولكن لا يستحب له ذلك، وهي بمنزلة الجنب مالم تغتسل، (فتاوى تاتارخانيه ج ۱ ص ۳۳۴)  
(ان انقطع الدم) ولو حكما بان زاد (على أكثر المدة) اى العشرة (فى الحيض و) الاربعين (فى النفاس يحكم بطهارتها) اى بمجرد مضي أكثر المدة ولو بدون انقطاع او اغتسال ..... (حتى يجوز) لمن حل له (وطؤها بدون الغسل) لانه لا يزيد على هذه المدة (لكن لا يستحب) بل  
﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

**دوسری صورت: حیض و نفاس کا خون اکثر مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام**  
یہ احکام حیض و نفاس کا خون اکثر مدت سے کم پر بند ہونے کی درج ذیل صورتوں میں ملحوظ رکھے جائیں:

- (الف)..... **مبتدأہ** کو تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک حیض کا خون جاری رہنے کے بعد اکثر مدت (دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہوا۔
- (ب)..... **معتادہ** کو گزشتہ عادت کے وقت کے برابر یا اس سے زیادہ دیر تک حیض کا خون جاری رہنے کے بعد اکثر مدت (دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہوا۔
- (ج)..... **مبتدأہ** کا نفاس کا خون اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہو گیا خواہ تھوڑی دیر جاری رہ کر بند ہوا ہو یا زیادہ دیر تک جاری رہنے کے بعد بند ہوا ہو۔
- (د)..... **معتادہ** کو گزشتہ عادت کے وقت کے برابر یا اس سے زیادہ دیر تک نفاس کا خون جاری رہنے کے بعد اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہوا۔
- ان چاروں قسم کی خواتین کے لئے خون بند ہونے پر درج ذیل احکام ہیں۔
- غسل**..... ایسی عورتوں پر خون بند ہونے کے بعد پاک ہونے کیلئے غسل کرنا ضروری ہے۔ البتہ

### ﴿ گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ ﴾

يستحب تأخيره لما بعد الغسل (و) حتى (لو بقي من وقت) صلاة (فرض مقدار) ما يمكن فيه الشروع بالصلاة وهو (ان تقول الله) هذا عند ابي حنيفة قال في التتارخانيه والفتوى عليه وقال ابو يوسف التحريمه الله اكبر (يجب قضاؤه) ولو بقي منه ما يمكنه الاغتسال فيه ايضا يجب اداؤه (والا) اي وان لم يبق منه هذا المقدار فلا قضاء ولا اداء وحتى يجب عليها الصوم (فان انقطع) اي مضت مدة الاكثر (قبل الفجر) بساعة ولو قلت سراج (في رمضان يجزيها صومه ويجب) عليها (قضاء العشاء والا) بان انقطع مع الفجر او بعده (فلا) وكذا لو كانت مطلقة حلت للزواج ولو رجعية انقطعت رجعتها سراج (فالمعتبر الجزء الاخير من الوقت) بقدر التحريمه فلو كانت فيه طاهرة وجبت الصلاة والا فلا (كما في البلوغ والاسلام) فان الصبي لو بلغ والكافر لو اسلم في آخر الوقت وبقي منه قدر التحريمه وجب الفرض عند المحققين من اصحابنا وقيل قدر ما يمكن فيه الاداء وعلى هذا المجنون لو افاق والمسافر لو اقام والمقيم لو سافر ولو حاضت او جن في آخر الوقت سقط الفرض وتماهه في التتارخانيه في الفصل التاسع عشر من كتاب الصلاة (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۹۰ و ص ۹۱)

نماز کے مستحب وقت کے آخری حصے تک غسل کو مؤخر کرنا ایسی عورتوں پر مستحب ہے۔ ۱۔  
نماز.....: خون بند ہونے کے بعد (غسل کر کے) تمام فرض نمازیں اپنے اپنے اوقات میں شرعی  
قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں۔ البتہ ان عورتوں پر خون شروع ہونے سے لیکر دس دن  
دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری  
حصہ تک مؤخر کر کے ادا کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ ۲۔

اگر اس صورت میں کسی نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی  
سے) غسل کر کے لفظ ”اللہ“ ادا کیا جاسکے تو اس وقت کی نماز بھی ان عورتوں کے ذمہ فرض ہوگی جس  
کی قضاء ضروری ہے اور اگر اتنی مقدار سے کم وقت باقی ہو تو اس وقت کی نماز بطور قضاء پڑھنا  
ضروری نہیں لانہ فی هذه الصورة وقت الغسل يحسب من الحيض۔

روزہ.....: اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت کسی عورت کو رمضان کے مہینے میں پیش آئے تو  
اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی سے) غسل کر کے لفظ ”اللہ“ ادا کیا  
جاسکے، تو اس عورت پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہے (کیونکہ اس صورت میں عورت روزہ شروع  
ہونے کے وقت میں شرعاً روزہ رکھنے کی اہل ہے)

اور اگر اس سے کم وقت باقی تھا یا کوئی عورت ٹھیک صبح صادق کے وقت یا اس کے بھی بعد پاک ہوئی  
تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت روزہ شروع ہونے کے  
وقت شرعاً روزے کی اہل نہیں ہے) البتہ رمضان کے احترام کی وجہ سے اس عورت کو سورج غروب  
ہونے تک (کھائے پئے بغیر) روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

جماع.....: مذکورہ بالا چار صورتوں میں سے کوئی صورت کسی عورت کو پیش آئے تو اس عورت سے  
اس کے شوہر کیلئے جماع کرنا جائز ہونے کے لئے خون بند ہونے کے علاوہ درج ذیل تین باتوں

۱۔ وان كان الانقطاع على رأس عاداتها أو أكثر أو كانت مبتدأة فتؤخر الاغتسال استحباباً (الدرر  
الحکام فی شرح غرر الاحکام ج ۱ ص ۴۲)

۲۔ أما في صورة الانقطاع لتسام العادة فإنه مستحب كما في النهاية والفتح وغيرهما، (قوله  
احتياطاً) علة للافعال الثلاثة (وقوله وان لعاداتها) وكذا لو كانت مبتدأة درر..... (قوله حتى تغتسل) قد  
علمت انه يستحب لها تاخيرها الى آخر الوقت المستحب دون المكروه (رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۴)

میں سے کسی ایک بات کا پایا جانا بھی ضروری ہے:  
۱..... یہ عورت غسل کر لے۔

یا  
۲..... پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ عورت تیمم کر لے اور احتیاط  
اس میں ہے کہ اس کے بعد کم از کم ایک فرض نماز ادا کر لے تب جماع کیا جائے، نماز کی  
ادائیگی سے پہلے نہ کیا جائے۔

یا  
۳..... کوئی نماز اس کے ذمہ فرض ہو جائے (یعنی حیض کا خون بند ہونے کے بعد کسی  
فرض نماز کا پورا وقت گزر گیا ہو یا کم از کم اتنا وقت اس عورت نے پایا ہو کہ جس میں وہ  
(جلدی سے) غسل کر کے لفظ ”اللہ“ کہہ سکتی تھی جب اتنا وقت گزر جائے تو اس عورت  
سے جماع کرنا اس کے شوہر کیلئے حلال ہے اگرچہ اس عورت نے غسل کر کے نماز وغیرہ  
نہ پڑھی ہو)

تنبیہ: اگر مذکورہ بالا تین باتوں میں سے کوئی بات بھی نہ پائی جائے تب بھی (بصورت حیض) حیض  
کی اکثر مدت یا (بصورت نفاس) نفاس کی اکثر مدت پوری ہو جانے کے بعد جماع کرنا جائز ہے۔  
مثال: ایک خاتون کو حیض کا خون نو دن نورات اور بائیس گھنٹے جاری رہ کر رات کے آٹھ بجے بند  
ہو گیا تو دو گھنٹے بعد اس سے جماع کرنا (اس کے شوہر کے لئے) درست ہے اگرچہ مذکورہ بالا تین  
باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی جائے۔ ۱

۱ (ولا یجوز وطؤها) ای وطنی من انقطع دمها قبل اکثر المدة وكذا لا تقطع الرجعة ولا تحل  
للزواج (الا ان تغتسل) وان لم تصل به (او تیمم) عند العجز عن الماء (فتصلی) بالتیمم وهو  
الصحيح من المذهب كما فی البحر لانها بالصلاة تحقّق الحکم علیها بالطهارة ولم یعتبر احتمال  
عود الدم بخلاف ما لو لم تصل لان التیمم بعرضة البطلان عند رؤية الماء وقيل لا تشتترط الصلاة  
بالتیمم ونقل فی السراج انه الاصح (او) ان (تصیر صلاة دینا فی ذمتها) وذلك بان یقی من الوقت  
بعد الانقطاع مقدار الغسل والتحریمة فانه یحکم بطهارتها بمضی ذالک الوقت ویجب علیها  
القضاء وان لم تغتسل ولزوجه وطؤها بعده ولو قبل الغسل خلافا لفر سراج (حتى لو انقطع قبیل  
طلوع الشمس) بزمان یمسیر لا یمسیر الغسل ومقدماته والتحریمة (لا یجوز وطئها حتی یدخل وقت  
بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں) ﴿

**تنبیہ:** یہاں غسل سے فرض غسل مراد ہے اور وقت غسل میں غسل کے لوازمات (مثلاً پانی بھرا، کپڑے اتارنا اور نہانے کی جگہ پردہ وغیرہ لگانا جو کام ضروری ہوں ان کے کرنے) میں عموماً جتنا وقت لگتا ہو وہ بھی شامل ہے۔ ۲

**تنبیہ:** خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) اور بصورت نفاس چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) پورے ہونے تک اگر خون کا ایک قطرہ بھی آجائے تو یہ عورت فوراً اپنے آپ کو حائضہ یا نفساء سمجھ کر حیض کے احکام کا اعتبار کرنا شروع کر دے۔ ان صورتوں میں غسل کرنے کا وقت (حکماً) حیض میں شمار ہوگا۔ ۳

### ﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

العصر) لانه لما بقي من وقت الظهر ذالك الزمان اليسير ثم خرج وجب القضاء وما قبل الزوال ليس وقت صلاة فلا يعتبر خروجه (وكذا لو انقطع قبيل العشاء) بزمان يسير لا يجوز وطؤها (حتى يطلع الفجر ان لم تغتسل او تتيمن فتصلي) الشرطية قيد للصورتين (الا ان يتم اكثر المدة) اي مدة الحيض او النفاس (قبلهما) اي قبل الغسل والتيمم فانه بعد تمام اكثر المدة يحل الوطئ بلا شرط كما مر (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۲)

۲ (تنبيه) المراد بالغسل ما يشمل مقدماته كالاستقاء وخلع الثوب والتستر عن الاعين (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۲)

۳ وان انقطع دمها فيما دون العشرة ان كانت مبتدأة ومضى عليها ثلاثة أيام فصاعداً أو كانت معتادة وانقطع الدم على عاداتها أو فوق عاداتها أخرت الغسل الى آخر الصلاة، فاذا خافت فوت الصلاة اغتسلت وصلت، وانما أخرت الاغتسال والصلاة احتياطاً لاحتمال أن يعاودها الدم في العشرة، وليس في هذا التأخير تفويت الشئ ولكن انما تؤخر الاغتسال والصلاة الى آخر الوقت المستحب دون الوقت المكروه. وفي الظهيرة: نص عليه محمد في الاصل فقال: اذا انقطع الدم في وقت العشاء فانها تؤخر الصلاة الى وقت يمكنها أن تغتسل فيه وتصلي قبل انتصاف الليل. م: واذا اغتسلت حكم بطهارتها في حق جميع الاحكام التي ذكرنا حتى حل قربانها، وكذلك لو لم تغتسل ومضى عليها أدنى وقت الصلاة. (تاتارخانية ج ۱ ص ۳۳۳)

(وان انقطع) حقيقة (قبل اكثر المدة) ولم ينقص عن العادة في المعتادة كما يأتي (فهي) اي المرأة ..... (وان كانت مسلمة فحكمها في حق الصلاة انها يلزمها القضاء ان بقي من الوقت قدر التحريمه وقدر الغسل او التيمم عند العجز عن الماء ..... اما هنا (فزمان الغسل او التيمم حيض و نفاس) فلا يحكم بطهارتها قبل الغسل او التيمم فلا بد ان يبقى من الوقت زمن يسعه ويسع التحريمه (حتى اذا لم يبق بعده) اي بعد زمان الغسل او التيمم (من الوقت مقدار التحريمه لا يجب القضاء و) حتى (لا يجزئها الصوم ان لم يسعهما) اي الغسل والتحريمه (الباقى من الليل قبل الفجر) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۱)

تیسری صورت: معتادہ کے حیض و نفاس کا خون گزشتہ عادت کی مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام یہ احکام درج ذیل صورتوں میں ملحوظ رکھے جائیں۔

(الف)..... حیض کا خون تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک جاری رہنے کے بعد گزشتہ عادت کی مدت سے پہلے بند ہو گیا۔

مثال: ایک خاتون کو گزشتہ مرتبہ حیض کا خون سات دن آیا تھا اس دفعہ پانچ دن خون آ کر بند ہو گیا۔  
(ب)..... نفاس کا خون گزشتہ عادت کی مدت سے پہلے بند ہو گیا۔

مثال: کسی خاتون کو گزشتہ مرتبہ نفاس کا خون ۲۵ دن آیا تھا اس دفعہ ۲۰ دن خون آ کر بند ہو گیا۔  
ان دونوں قسم کی صورتوں میں خون بند ہونے پر درج ذیل احکام ہوں گے۔

چونکہ مذکورہ صورت میں خون حیض کی کم از کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) کے بعد بند ہوا ہے اس لئے ممکن ہے کہ مزید خون نہ آئے بلکہ اس عورت کی عادت بدل گئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ خون کا یہ بند ہونا عارضی ہو اور پھر عادت کے دنوں میں یا دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہو جائے (اس صورت میں قاعدے کی رو سے دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے پورے ہونے تک بند ہو جانے والا تمام خون حیض شمار ہوگا) نیز یہ بھی ممکن ہے کہ خون بند ہونے کے بعد طہر کی کم از کم مدت (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہو جائے (اس صورت میں قاعدے کی رو سے گزشتہ عادت کے برابر وقت حیض شمار ہوگا)

اسی طرح اگر کسی خاتون کو نفاس کا خون گزشتہ عادت کے وقت سے پہلے بند ہو گیا تو اس میں بھی یہ ممکن ہے کہ اسے مزید خون نہ آئے بلکہ اس کی عادت بدل گئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ خون کا یہ بند ہونا عارضی ہو اور پھر عادت کے دنوں میں یا نفاس کی اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہو جائے (اس صورت میں قاعدے کی رو سے چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے پورے ہونے تک بند ہونے والا تمام خون نفاس شمار ہوگا) نیز یہ بھی ممکن ہے کہ نفاس کا خون بند ہونے کے بعد طہر کی کم از کم مدت (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہو جائے (اس صورت میں

قاعدے کی رو سے گزشتہ نفاس کی مدت کے برابر وقت نفاس شمار ہوگا) اور ایسی صورت میں شرعی احکام میں احتیاط ضروری ہوتی ہے اس لئے ان صورتوں میں یہ حکم ہے کہ خون بند ہوتے ہی عورت اپنا حیض و نفاس ختم سمجھ کر پاکی کے تمام احکام (مثلاً نماز روزہ وغیرہ) کا اعتبار کرنا شروع کر دے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

**غسل.....:** ایسی عورت پر خون بند ہونے کے بعد پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہے۔ البتہ نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک غسل کو مؤخر کرنا ایسی عورت پر واجب ہے۔<sup>۱</sup>

**نماز.....:** ایسی عورت پر خون بند ہوتے ہی غسل کر کے تمام فرض نمازیں اپنے اپنے وقت پر شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں البتہ اس عورت پر حیض و نفاس کی گزشتہ عادت کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے ادا کرنا واجب ہے اور (حیض کی صورت میں) خون شروع ہونے سے لیکر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے ادا کرنا مستحب ہے اور (نفاس کی صورت میں) خون شروع ہونے سے لے کر چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے ادا کرنا مستحب ہے۔

اگر اس صورت میں کسی نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی سے) غسل کر کے لفظ ”اللہ“ ادا کیا جاسکے تو اس وقت کی نماز بھی اس عورت کے ذمہ فرض ہوگی جس کی ادائیگی ضروری ہے (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت نماز کے وقت کے آخری حصہ میں شرعاً نماز کی اہل ہے) اور اگر اتنی مقدار سے کم وقت باقی ہو تو اس وقت کی نماز ضروری نہیں (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت نماز کے وقت کے آخری حصہ میں شرعاً نماز کی اہل نہیں ہے)

**روزہ.....:** اگر کسی عورت کو یہ صورت رمضان کے مہینے میں پیش آئے تو اگر صبح صادق سے اتنی دیر

۱۔ فاذا انقطع لاقلاً من العشرة بعد مضي ثلاثة أيام أو أكثر فان كان الانقطاع فيما دون العادة يجب أن تؤخر الغسل إلى آخر وقت الصلاة فان خافت القوت اغتسلت وصلت والمراد آخر الوقت المستحب لا وقت الكراهة (الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام ج ۱ ص ۴۲)



پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی سے) غسل کر کے لفظ ”اللہ“ ادا کیا جاسکے، تو اس عورت پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہے (کیونکہ اس صورت میں روزہ شروع ہونے کے وقت میں وہ عورت روزہ رکھنے کی اہل ہے)

اور اگر اس سے کم وقت باقی تھا یا کوئی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ ایسی صورت میں عورت روزہ شروع ہونے کے وقت شرعاً روزہ رکھنے کی اہل نہیں ہے) البتہ رمضان کے احترام کی وجہ سے اس کو پورا دن کھائے پئے بغیر روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

جماع.....: مذکورہ صورت میں گزشتہ عادت کا وقت پورا ہونے تک اس خاتون سے جماع کرنا اس کے شوہر کے لئے حلال نہیں اس کے بعد درست ہے۔

تنبیہ: چونکہ نفاس کی کم از کم مدت شرعاً مقرر نہیں ہے یہ ایک لمحہ بھی ہو سکتی ہے، ایک گھنٹہ بھی، ایک دن بھی اور اس سے زیادہ بھی اس لئے معتادہ خاتون کے لئے گزشتہ عادت کی مدت سے کم پر نفاس کا خون بند ہو جانے کی تمام صورتوں میں حکم یکساں ہوگا خواہ تین دن تین رات یا اس سے زیادہ دیر تک خون جاری رہ کر بند ہوا ہو یا اس سے بھی کم وقت مثلاً ایک دن یا ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم وقت کے بعد ہی خون بند ہو گیا ہو۔

چونکہ نفاس کی کم از کم مدت شرعاً مقرر نہیں ہے یہ ایک لمحہ بھی ہو سکتی ہے، ایک گھنٹہ بھی، ایک دن بھی اور اس سے زیادہ بھی اس لئے مبتدأہ خاتون کے لئے اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر نفاس کا خون بند ہونے کی تمام صورتوں میں اور معتادہ خاتون کے لئے گزشتہ عادت کی مدت سے کم پر نفاس کا خون بند ہو جانے کی تمام صورتوں میں حکم یکساں ہوگا خواہ تین دن تین رات یا اس سے زیادہ دیر تک خون جاری رہ کر بند ہوا ہو یا اس سے بھی کم وقت مثلاً ایک دن یا ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم وقت کے بعد ہی خون بند ہو گیا ہو۔ ۱

۱ (واما اذا انقطع قبلها) ای قبل العادة و فوق الثلاث (فهی فی حق الصلاة والصوم كذلك) حتی لو انقطع وقد بقی من وقت الصلاة او لیلة الصوم قدر ما یسع الغسل والتحریمه و جاز الا فلا (واما بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں) ﴿



**چوتھی صورت:** زچگی کے بغیر تین دن تین رات سے پہلے بند ہو جانے والے خون کے احکام چونکہ تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی بند ہو جانے والا خون شرعاً حیض کا خون نہیں ہو سکتا لہذا اس عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ خون بند ہوتے ہی یہ اپنے آپ کو خون شروع ہونے کے وقت سے پاک سمجھے اور پاکی کے تمام احکام نماز روزہ وغیرہ کو شرعی قاعدے کے مطابق بجالائے۔ بعض احکام کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے۔

**غسل و وضو.....:** اس صورت میں خون بند ہونے کے بعد عورت کو غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ غسل کئے بغیر ہی یہ پاک ہے اس لئے کہ یہ ابھی تک حائضہ (حیض والی) بنی ہی نہیں لیکن جو عبادات وضو کے بغیر کرنا درست نہیں مثلاً نماز، طواف، تلاوت وغیرہ ان کیلئے استنجا اور وضو کرنا ضروری ہوگا کیونکہ وضو استنجا کے خون سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

**نماز.....:** ایسی عورت کو خون بند ہونے کے بعد کی تمام فرض نمازیں اپنے اپنے اوقات میں شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں۔

البتہ اگر خاتون مبتدأہ ہو تو اس پر خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے تک ہر نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے پڑھنا واجب ہے۔

اور اگر معتادۃ الحیض (یعنی حیض کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کو یہ صورت پیش آئے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ گزشتہ عادت کی مدت پوری ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے پڑھنا واجب ہے۔

اور خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک ہر فرض نماز کو

### ﴿ گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ ﴾

الوطئی فلا يجوز حتى تمضي عادتها وان اغتسلت لان العود في العادة غالب فكان الاحتياط في الاجتناب هداية (حتى لو كان حيضها) المعتاد لها (عشرة فحاضت ثلاثة وطهرت ستة لا يحل وطؤها) ما لم تمض العادة نعم لو كانت هذه الحيضة هي الثالثة من العدة انقطعت الرجعة ولا تنزوج بآخر احتياطاً وتماصه في البحر (وكذا النفاس) حتى لو كانت عادتها فيه اربعين فرأت عشرين وطهرت تسعة عشر لا يحل وطؤها قبل تمام العادة (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۲ و ۹۳)

اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔<sup>۱</sup>  
 جتنی نمازیں اس خون کی وجہ سے چھوڑی ہیں ان کی قضا پڑھنا ضروری ہے۔ اگر لاعلمی کی وجہ سے ان دنوں میں بھی کوئی نماز پڑھ لی ہے تو وہ درست ہوگئی اسے دہرانے کی ضرورت نہیں بشرطیکہ پاکی کے ساتھ نماز ادا کی ہو۔

**سجدہ.....:** اگر ان دنوں میں آیت سجدہ تلاوت کی تھی یا سنی تھی تو سجدہ تلاوت واجب ہے۔  
**روزہ.....:** ایسی عورت کے لئے روزے سے متعلق شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کا خون رمضان کے دن میں ایسے وقت بند ہو گیا کہ ابھی تک ضحوة کبریٰ نہیں ہوا تھا (یعنی صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کے پورے وقت کا آدھا حصہ نہیں گزرا تھا) اور اس نے صبح صادق سے اب تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا، تو اس پر اس دن رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے لہذا اسی وقت (یعنی ضحوة کبریٰ سے پہلے پہلے) روزہ کی نیت کر لے (کیونکہ تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے کا وقت گزرنے سے پہلے خون بند ہو جانا اس بات کی دلیل ہے، کہ وہ حیض کا خون نہیں ہے، لہذا اس پر حیض کا حکم جاری نہیں ہوا)  
 اور اگر مذکورہ صورت میں اس عورت نے صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھاپی لیا تھا تو اس دن روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ روزہ صبح ہونے کے لئے صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کچھ نہ کھانا پینا ضروری ہے)

اسی طرح اگر ایسی عورت کا خون اس وقت بند ہوا، جب ضحوة کبریٰ ہو چکا تھا (یعنی صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کے پورے وقت کا آدھا حصہ گزر چکا تھا) تو بھی اس کو اس دن کا روزہ رکھنا درست نہ ہوگا (کیونکہ اب روزے کی نیت کا وقت ختم ہو چکا ہے) البتہ اگر رمضان ہو تو اس کو دن کے باقی حصہ میں رمضان کے احترام کی وجہ سے کھائے پئے بغیر روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

**جماع.....:** اگر یہ صورت مبتدأہ خاتون کو پیش آئی ہے تو خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک شوہر کے لئے اس عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔ اس

<sup>۱</sup> وان انقطع لاقبل من ثلاثة أخرت الصلاة الى آخر الوقت فاذا خافت الفوت توضأت وصلت  
 (الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام ج ۱ ص ۴۲)

کے بعد جائز ہے۔

اور اگر یہ صورت معتادہ (یعنی حیض کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کو پیش آئی ہے تو گزشتہ عادت کا وقت پورا ہونے تک شوہر کے لئے اس عورت سے جماع کرنا حرام ہے اس کے بعد حلال ہے۔  
خون شروع ہونے سے لیکر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک ذرا سا خون فرج سے نکلنے پر فوراً حیض کی حالت کے احکام کی رعایت شروع کر دے۔

اگر خون بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون آجائے تو مبتدأہ خاتون کے حق میں خون شروع ہونے کے وقت سے لیکر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک حیض کا وقت شمار ہوگا۔ اور معتادہ (یعنی حیض کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کے حق میں خون شروع ہونے کے وقت سے لے کر گزشتہ عادت کی مدت پوری ہونے تک حیض کا وقت شمار ہوگا۔

تنبیہ: چونکہ نفاس کی کم از کم مدت شرعاً مقرر نہیں ہے یہ ایک لمحہ بھی ہو سکتی ہے، ایک گھنٹہ بھی، ایک دن بھی اور اس سے زیادہ بھی اس لئے مبتدأہ خاتون کے لئے اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر نفاس کا خون بند ہونے کی تمام صورتوں میں حکم یکساں ہوگا خواہ تین دن تین رات یا اس سے زیادہ دیر تک خون جاری رہ کر بند ہوا ہو یا اس سے بھی کم وقت مثلاً ایک دن یا ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم وقت کے بعد ہی خون بند ہو گیا ہو۔

تنبیہ: اگر معتادۃ النفاس (یعنی نفاس کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کا نفاس گزشتہ عادت کی مدت سے کم پر بند ہو گیا تو خواہ تھوڑی دیر آ کر بند ہوا ہو یا زیادہ دیر اور خواہ تین دن تین رات سے کم آیا ہو یا زیادہ بہر صورت حکم یکساں ہوگا۔ یعنی نفاس کی گزشتہ مدت تک انتظار کرتے ہوئے جماع سے رُک رہے۔ ۱

۱ (والنفاس كالحيض) في الاحكام المذكورة (غير انه يجب الغسل في كلما انقطع على كل حال) سواء كان قبل ثلاثة او بعدها لانه لا اقل له ففي كل انقطاع يحتمل خروجه من النفاس فيجب الغسل بخلاف ما قبل الثلاث في الحيض (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۳)

## چوتھا باب

## مسلسل خون جاری ہونے کی صورتوں اور ان کے احکام کا بیان

بعض اوقات کسی خاتون کو فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کئی ہفتے یا کئی مہینے خون آتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے انہیں اپنی پاکی و ناپاکی کے بارے میں تذبذب رہتا ہے، اور نماز، روزہ وغیرہ احکام کی ادائیگی میں پریشان ہوتی ہیں، اس طرح خون مسلسل آنے کی مختلف صورتیں اور احکام ہیں، جو اس باب میں ذکر کئے جائیں گے۔

## خون مسلسل جاری ہونے کا مطلب

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کو فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے اس طرح سے خون جاری ہوا کہ ہر دو مرتبہ کے خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پاکی کی مدت حائل نہیں رہتی اس کو فقہاء کی اصطلاح میں استمرار دم کہا جاتا ہے۔

مثال: ۴ دن خون آیا پھر ۱۰ دن نہیں آیا پھر ۵ دن خون آیا پھر ۸ دن نہیں آیا پھر ۳ دن خون آیا پھر ۱۲ دن نہیں آیا پھر ایک دن آ گیا۔

غرضیکہ ہر دفعہ پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پاکی کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی پھر خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

تنبیہ: پیچھے طہر کی اقسام میں بیان ہو چکا ہے کہ فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے آنے والے دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم پاکی کے وقفہ کو طہر متخلل کہا جاتا ہے جو کہ دو خونوں کے درمیان فاصلہ شمار نہیں ہوتا بلکہ مسلسل خون کے حکم میں ہوتا ہے اس لئے خون مسلسل جاری ہونے کی صورتوں میں بسا اوقات بظاہر خون جاری نہ ہونے کا وقت بھی شریعت کی رو سے ناپاکی یعنی حیض کا وقت شمار ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات اس کے برعکس خون جاری ہونے کا وقت بھی طہر (پاکی) کا وقت شمار ہوتا ہے۔

## پہلی فصل: مبتدأہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں

جس خاتون کو خون مسلسل جاری ہوا ہے اگر وہ مبتدأہ ہے تو اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

(۱)..... حیض سے بالغ ہونے والی (۲)..... حمل سے بالغ ہونے والی ۱۔

پہلی قسم کی آگے پھر تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت.....: کسی لڑکی کو فرج (یعنی شرمگاہ) سے پہلی مرتبہ آنے والا خون ہی مسلسل جاری

ہو گیا۔ ۲۔

مثال: اس کی مثال وہی ہے جو صفحہ ۹۲ پر بعنوان مثال مذکور ہوئی۔

حکم: اس صورت میں مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰

گھنٹے) تک حیض کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد سے بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے)

تک پاکی (طہر) کا وقت شمار ہوگا۔

۱۔ بچے کے بالغ ہونے کیلئے شرعاً دو باتوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے یا تو اس کی عمر چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے پندرہ سال پوری ہو جائے پس جس بچے کی عمر چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے پندرہ سال پوری ہو گئی ہے وہ بالغ ہے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی اور یا (بچے کے حق میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے بارہ سال کی عمر کے بعد اور بچی کے حق میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر کے بعد) بلوغ کی کوئی علامت ظاہر ہو جائے پھر بلوغ کی علامات میں سے لڑکی کے حق میں ایک علامت تو یہ ہے کہ اسے حیض کا خون جاری ہو جائے اور ایک علامت یہ ہے کہ (صحبت کے نتیجے میں) اسے حمل ٹھہر جائے۔ اور مذکورہ صورتوں میں ان علامات کے ظہور سے مراد یہ ہے کہ کسی لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال عمر پوری ہو جانے کے بعد حیض جاری ہونے یا حمل ٹھہر جانے کی علامت ظاہر ہونے سے وہ بالغ ہوئی اور اس کے بعد اسے مسلسل خون جاری ہو گیا تو اس کے خون میں حیض اور استحاضہ یا نفاس اور استحاضہ وغیرہ کی تعیین کے لحاظ سے ان علامات کو دیکھا جائے گا لہذا کسی لڑکی کے بالغ ہونے کو فقط انہی دو صورتوں میں منحصر سمجھنا درست نہیں۔

۲۔ (وان وقع) ای الاستمرار (فی المبتدأة) فلا یخلو اما ان تبلغ بالحیض او بالحبل اما الثانية فسیأتی حکمها واما الاولى فعلى اربعة وجوه اما ان یستمر بها الدم من اول ما بلغت او بعد ما رأت دما و طهرا صحیحین او فاسدین او دما صحیحاً و طهراً فاسداً ولا یتصور عکسہ فی المبتدأة اما الوجه الاول (فحیضها من اول الاستمرار عشرة و طهرها عشرون) کما فی المتن وغیرہا خلافاً لما فی امداد الفتح من ان طهرها خمسة عشر فانه مخالف لما فی عامة الكتب فتنیه (ثم ذلک دأبها ونفاسها اربعون ثم عشرون طهرها اذ لا یتوالی نفاس و حیض) بل لا بد من طهر تام بینهما کما مر بیانہ فی المقدمة (ثم عشرة حیضها ثم ذلک دأبها) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۹۴)

اور جب تک خون مسلسل جاری رہے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔  
**دوسری صورت.....:** کسی لڑکی کو دم فاسد اور طہر فاسد کی حالت پیش آئی اور اس کے بعد اس کو مسلسل خون جاری ہو گیا۔ اس کی آگے پھر دو صورتیں ہیں:  
**(الف).....:** جبکہ دم فاسد اور طہر فاسد دونوں کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات (یعنی پورے ۷۲۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو۔

**حکم:** اس صورت کا حکم یعینہ وہی ہے جو اوپر پہلی صورت کا تحریر کیا گیا ہے۔ یعنی مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد سے بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) تک طہر (پاکی) کا وقت شمار ہوگا۔  
**مثال:** ایک لڑکی کو زندگی میں پہلی بار گیارہ دن گیارہ رات خون آیا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا پھر خون مسلسل جاری ہو گیا۔

**وضاحت:** اس صورت میں چونکہ دم فاسد (گیارہ دن) اور طہر فاسد (پندرہ دن) کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات سے کم ہے اس لئے خون شروع ہونے کے وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض ہوگا اس کے بعد سے بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک طہر ہوگا۔ اور جب تک خون مسلسل جاری رہے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔  
**(ب).....:** جبکہ دم فاسد اور طہر فاسد دونوں کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات (یعنی ۷۲۰ گھنٹے) سے زیادہ ہو۔

**حکم:** اس صورت کا حکم یہ ہے کہ دم فاسد کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض کا وقت شمار ہوگا اور اس کے بعد سے مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء تک کا تمام وقت طہر (پاکی) کا شمار ہوگا، اس کے بعد (یعنی مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء) سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض کا وقت شمار ہوگا پھر بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر (پاکی) کا وقت شمار ہوگا۔ اور جب تک مسلسل خون جاری رہے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔  
**مثال:** ایک لڑکی کو زندگی میں پہلی بار گیارہ دن گیارہ رات خون آیا پھر بیس دن بیس رات تک خون

نہیں آیا اس کے بعد خون مسلسل جاری ہو گیا۔

**وضاحت:** اس صورت میں چونکہ دم فاسد (گیارہ دن) اور طہر فاسد (بیس دن) کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات سے زیادہ ہے اس لئے خون شروع ہونے کے وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض ہوگا اس کے بعد سے مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء تک کا تمام وقت طہر ہوگا پھر مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) حیض ہوگا اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی ۲۸۰ گھنٹے) طہر ہوگا اور خون مسلسل جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ ۱

۱۔ والوجه الثالث قوله (وان رأيت دما وطهرا فاسدين فلا اعتبار بهما) في نصب العادة للمبتدأة وهذا الوجه على قسمين لان الطهر قد يكون فسادا بنقصانه عن خمسة عشر يوما وقد يكون بمخالطته الدم (فان كان الطهر) قد فسد بكونه ناقصا تكون كالمستمر دمها ابتداء) اي كمن استمر دمها من ابتداء بلوغها وقد عرفت حكمها في الوجه الاول وصرح به بقوله (عشرة من ابتداء الاستمرار ولو حكما) كالطهر الذي في حكم الدم (حيضها) خير المبتدأ وهو قوله عشرة وعشرون طهرها ثم ذلك دأبها) مادام الاستمرار (مثاله مراهقة رأيت احد عشر دما واربعة عشر طهرا ثم استمر الدم) فالدم الاول فاسد لزيادته على العشرة وكذا الطهر لنقصانه عن خمسة عشر فلا يصلح واحد منهما لنصب العادة ويحكم على هذا الطهر بانه دم (فلا استمرار حكما من اول ما رأيت) اي من اول الاحد عشر (لما عرفت) قبيل الفصل الاول (ان الطهر الناقص كالدّم المتوالى) لا يفصل بين الدمين واذا كان كذلك صار الاستمرار الحكمي من اول الدم الاول وهو الاحد عشر فعشرة من اولها حيض وعشرون بعدها طهر فيكون خمسة من اول الاستمرار الحقيقي من طهرها فتصل فيها ايضا ثم تقعد عشرة ثم تصلى عشرين وذلك دأبها كما في التتارخانية وغيرها ثم بين القسم الثاني من قسمي الوجه الثالث بقوله (وان كان الطهر تاما) وقد فسد بمخالطته الدم كما ستعرفه ويسمى صحيحا في الظاهر فاسدا في المعنى فلا يخلو اما ان يزيد مجموع ذلك الطهر والدم الفاسد الذي قبله على ثلاثين او لا (فان لم يزد على ثلاثين فكالسابق) اي فحكمه حكم القسم الاول وتصوير ذلك (بان رأيت احد عشر دما وخمسة عشر طهرا ثم استمر الدم) فالدم الاول فاسد لزيادته والطهر صحيح ظاهرا لانه تام فاسد معنى لما يأتي وحينئذ فلا اعتبار بهما في نصب العادة بل (عشرة من اول ما رأيت حيض وعشرون طهر) فيكون اربعة ايام من اول الاستمرار بقية طهرها فتصل فيها ثم تقعد عشرة ثم تصلى عشرين (ثم ذلك دأبها) وهذا قول محمد بن ابراهيم الميداني قال في المحيط السرخسي هو الصحيح وقال الدقاق حيضها عشرة وطهرها ستة عشر قول وكان الدقاق نظر الى ظاهر الطهر لكونه تاما فجعله فاصلا بين الدمين ولم ينظر الى فساد في المعنى وجعلها معتادة (وان زاد) اي الدم والطهر على ثلاثين (بان رأيت مثلا احد عشر دما وعشرين طهرا ثم استمر فعشرة من اول ما رأيت حيض ثم) الباقي (طهر) وهو الحادى عشر وما بعده (الى اول الاستمرار ثم تستأنف من اول الاستمرار عشرة حيض وعشرون طهر ثم ذلك دأبها) مادام الاستمرار (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۴ و ص ۹۵)



**تیسری صورت.....:** کسی لڑکی کو دم صحیح اور طہر فاسد کی حالت پیش آئی اور اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔

**حکم:** یہ لڑکی حیض کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) ہے لہذا اس کا حیض ہر ماہ عادت کے مطابق ہوگا اور عادت کا وقت پورے مہینے کے وقت سے نکالنے کے بعد بقیہ وقت طہر (پاکی) کا شمار ہوگا۔  
**مثال:** ایک لڑکی کو زندگی میں پہلی مرتبہ پورے پانچ دن حیض کا خون آیا اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا پھر ایک دن خون آیا اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا پھر خون مسلسل جاری ہو گیا۔

**وضاحت:** اس صورت میں چونکہ دم صحیح پایا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ عورت حیض کے اعتبار سے معتادہ ہوگئی لیکن طہر صحیح نہ پائے جانے کی وجہ سے یہ عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ نہیں ہوئی لہذا خون مسلسل جاری ہونے کی ابتداء سے پورے پانچ دن تک حیض ہوگا پھر مہینے کے کل ایام (۳۰ دن) میں سے حیض کے یہ دن نکال کر بقیہ وقت (یعنی پورے ۲۵ دن) طہر ہوگا اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ ا

ا (وان كان الدم صحيحا والطهر فاسدا يعتبر الدم) في نصب العادة فترد اليه في زمن الاستمرار (لا الطهر) بل يكون طهرها في زمن الاستمرار ما يتم به الشهر سواء كان فساد الطهر ظاهرا ومعنى بان رأت خمسة دما واربعة عشر طهرا ثم استمر الدم فحيضها خمسة وطهرها بقية الشهر خمسة وعشرون فتصلى من اول الاستمرار احد عشر تكملة الطهر ثم تقعد خمسة وتصلى خمسة وعشرين وذلك دأبها كما في التاترخانية او كان فسادها معنى فقط (بان رأت مثلا ثلاثة دما وخمسة عشر طهرا ويوما دما وخمسة عشر طهرا ثم استمر الدم) فهنا الثلاثة الاول دم صحيح وما بعدها الى الاستمرار طهر فاسد معنى لان اليوم الدم المتوسط لا يمكن جعله بانفراده حيضا ولا يمكن ان يؤخذ له يوما من الطهر الذى بعده لتكون الثلاثة حيضا لان الحيض وان جاز ختمه بالطهر لكن لا بد ان يكون بعد ذلك الطهر دم ولو حكما ولم يوجد لان الطهر الثانى لا يمكن جعله كالدم المتوالى لكونه طهرا تاما فصار فاصلا بين الدم المتوسط ودم الاستمرار فيكون ذلك اليوم المتوسط من الطهر فيفسد به كل من الطهر الذى قبله والذى بعده وان كان كل منهما تاما فيكون اليوم مع الطهرين طهرا صحيحا ظاهرا فاسدا معنى لان وسطه دم تصلى فيه ولهذا اشترط في الطهر الصحيح ان لا يشوبه دم فى اوله ولا فى وسطه ولا فى آخره كما تقدم فى المقدمة واذا فسد لم يصلح لنصب العادة فحيث (الثلاثة الاولى حيض والباقي طهر الى الاستمرار ثم تستأنف فتلاثة

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾



## دوسری قسم کی آگے پھرتین صورتیں ہیں:

پہلی صورت.....: یہ ہے کہ کسی لڑکی کو طہر صحیح کی حالت پیش آئی پھر اسے مسلسل خون جاری ہو گیا اور طہر سے پہلے اسے حیض کا خون بالکل نہیں آیا۔

مثال: کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا، بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) خون جاری رہا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک خون بند رہا، پھر خون مسلسل جاری ہو گیا، یعنی دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ حائل نہیں ہوتا۔

حکم: اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ولادت کے متصل بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس کے شمار ہوں گے۔ اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ جتنی دیر تک خون بند رہا طہر کے شمار ہوں گے اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض کے شمار ہوں گے پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) یا جتنی دیر تک خون بند رہا تھا طہر کے شمار ہوں گے اور آئندہ یہی حساب چلتا رہے گا۔ ۱

### ﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

من الاستمرار حیض) علی عادتھا فیہ (وسبعة وعشرون) بقية الشهر (طهر) وهذا دأبها (ولو كان الطهر الثاني) في الصورة المذكورة (اربعة عشر فطهرها خمسة عشر) وهي بعد الثلاثة الحيض (وحيضها الثاني يبتدأ من الدم المتوسط) بين الطهرين وهو اليوم الدم (الي ثلاثة) بان يضم الي ذلك اليوم يومان من الطهر الذي بعده لان ذلك الطهر لما كان ناقصا عن خمسة عشر لم يصلح فاصلا بين الدم المتوسط ودم الاستمرار فكان كالدم المتوالي فامكن اخذ يومين منه لتكملة عادتھا في الحيض بخلاف ما مر كما افاده في التتار خانية (ثم طهرها خمسة عشر) اثنا عشر منها بقية الطهر الثاني وثلاثة منها من اول الاستمرار فتصلي من اوله ثلاثة ثم تقعد ثلاثة ايضا ثم تصلي خمسة عشر (وذلك دأبها) مادام الاستمرار ردا الي عادتھا في حيض ثلاثة وطهر خمسة عشر (اذ حينئذ) اي حين فرضنا الطهر الثاني اربعة عشر (يكون الدم والطهر الاول) الذي بعده (صحيحين فيصلحان لنصب العادة) اما الدم وهو الثلاثة الاولى فظاهر واما الطهر وهو الخمسة عشر فلكونه طهرا تاما لم يخالطه دم فاسد ووقع بين دمين صحيحين (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۶ و ۹۷) ۱ (وان رأت طهرا صحيحا ثم استمر الدم ولم تر قبل الطهر حيضا اصلا كما مر اهق بالجل فولدت ورأت اربعين دما ثم خمسة عشر طهرا ثم استمر الدم فحيضها عشرة من اول الاستمرار

﴿بقية حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

**دوسری صورت:** یہ ہے کہ کسی لڑکی کو طہر فاسد کی حالت پیش آئی پھر اسے مسلسل خون جاری ہو گیا اور اس طہر سے پہلے اسے حیض کا خون بالکل نہیں آیا۔

**مثال:** کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا اور بچے کی ولادت کے بعد اکتالیس دن تک خون جاری رہا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) طہر رہا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا یعنی دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات کا وقفہ نہیں ہوتا۔

**حکم:** اس صورت میں چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس ہوگا اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر شمار ہوگا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض شمار ہوگا اس کے بعد پھر بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر شمار ہوگا پھر دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض شمار ہوگا اور آئندہ مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔

**مثال:** کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا اور بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس کا خون جاری رہا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ پاکی کی حالت رہی پھر تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم دیر تک خون آیا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ پاکی رہی پھر خون مسلسل آنا شروع ہو گیا۔

**حکم:** اس صورت میں بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہونے کی ابتدا تک کا سارا وقت طہر (پاکی) کا شمار ہوگا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہونے کی ابتدا سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر (پاکی)

### ﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وطہرہا خمسة عشر) ردا الى عادتها فيه (وذلك دأبها) مادام الاستمرار (و كذا الحكم) وهو جعل  
مآرات من الطهر عادة لها (اذا زاد الطهر) على خمسة عشر (لانه صحيح يصلح لنصب  
العادة) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۷)

کا وقت شمار ہوگا اور جب تک دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ حائل نہ ہو جائے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ ۱۔

**تیسری صورت:** کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا، بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) خون جاری رہا اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے دوبارہ خون آنا شروع ہو گیا اور پھر خون مسلسل جاری ہو گیا، یعنی دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ حائل نہیں ہوتا۔

**حکم:** اس صورت میں بچے کی ولادت کے بعد سے چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس ہوگا۔ اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر ہوگا اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض ہوگا پھر بیس دن بیس رات طہر ہوگا پھر دس دن دس رات حیض ہوگا اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ ۲۔

### دوسری فصل: معتادہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں

جس خاتون کو خون مسلسل جاری ہوا ہے اگر وہ معتادہ (عادت والی) ہے تو اس کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

**پہلی صورت.....:** جس معتادہ خاتون کو خون مسلسل جاری ہوا ہے اس کی عادت طہر کے اعتبار سے چھ ماہ سے کم ہو۔

**مثال:** کسی خاتون کو پانچ دن حیض کا خون آنے کی عادت ہے اور پانچ ماہ طہر کی عادت ہے، اس

۱۔ وبخلاف ما اذا زاد دمها على اربعين في النفاس) بيوم مثلا (ثم رأت طهرا خمسة عشر او اكثر ثم استمر الدم حيث يفسد الطهر) لانه خالطه دم يوم تؤمر بالصلاة فيه (فلا يصلح) ذلك الطهر (لنصب العادة) وحينئذ (فان كان بين النفاس والاستمرار عشرون او اكثر) كأن زاد دمها على الاربعين بخمسة او ستة مثلا (فعشرة من اول الاستمرار حيض وعشرون طهر وذلك دأبها والا) بان كان بينهما اقل من عشرين كأن زاد على الاربعين باربعة او ثلاثة مثلا (اتم عشرون من اول الاستمرار للطهر ثم يستأنف عشرة حيض وعشرون طهر وذلك دأبها) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۷ و ۹۸)

۲۔ (بخلاف ما اذا) نقص طهرها عن خمسة عشر فانه يكون بعد الاربعين طهرها عشرين وحيضها عشرة وذلك دأبها بمنزلة ما اذا ولدت واستمر بها الدم ابتداء (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۷)

کو مسلسل خون جاری ہو گیا۔

**حکم:** مسلسل خون جاری رہنے تک اس خاتون کا حیض اور طہر دونوں گزشتہ عادت کے مطابق ہوں گے یعنی مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے پانچ دن حیض کے شمار ہوں گے اور اس کے بعد پانچ ماہ طہر کے شمار ہوں گے پھر پانچ دن حیض پھر پانچ ماہ طہر اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔

**دوسری صورت.....:** جس معتادہ خاتون کی عادت طہر کے اعتبار سے پورے چھ ماہ یا چھ ماہ سے بھی زیادہ ہو۔

**مثال:** کسی خاتون کو پانچ دن حیض کا خون آنے کی عادت ہے اور سات ماہ طہر کی عادت ہے اس کو مسلسل خون جاری ہو گیا۔

**حکم:** مسلسل خون جاری رہنے تک اس خاتون کا حیض تو گزشتہ عادت کے مطابق ہوگا یعنی پانچ دن اور حیض کے پانچ دنوں کے بعد دو ماہ تک طہر شمار ہوگا۔ اس کے بعد پانچ دن حیض پھر دو ماہ طہر اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ ۱

۱۔ جس خاتون کی عادت طہر میں چھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو مسلسل خون جاری ہونے کی صورت میں اس کا طہر کتنا شمار ہوگا اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے اور مختلف اقوال ہیں لیکن مفتی یہ قول یہ ہے کہ ایسی خاتون کا طہر دو ماہ شمار ہوگا۔

(الاستمرار) ای استمرار الدم وزيادته على اكثر المدة (هو ان وقع في المعتادة فطهرها وحيضها ماعتادت) فترد اليها فيهما (في جميع الاحكام ان كان طهرها) المعتاد (اقل من ستة اشهر والا) بان كان ستة اشهر فاكثر لا يقدر بذلك لان الطهر بين الدمين اقل من ادنى مدة الحبل عادة (فيرد الى ستة اشهر الا ساعة) تحقيقا للتفاوت بين طهر الحيض وطهر الحبل (وحيضها بحاله) وهذا قول محمد بن ابراهيم الميداني قال في العناية وغيرها وعليه الاكثر وفي التتارخانية وعليه الاعتماد وعند ابى عصمت ابن معاذ المروزي ترد على عاداتها وان طالت مثلاً ان كانت عاداتها في الطهر سنة وفي الحيض عشرة يأمرها بالصلاة والصوم سنة وبتركهما عشرة وتنقض عدها بثلاث سنين وشهر وعشرة ايام ان كان الطلاق في اول حيضها في حسابها وقال في الكافي وعند عامة العلماء ترد الى عشرين كما لو بلغت مستحاضة وفي الخلاصة شهر كامل وفي المحيط السرخسي وعن محمد انه مقدر بشهرين واختاره الحكم وهو الاصح قال في الغاية قيل والفتوى على قول الحاكم واخترنا قول الميداني لقوة قوله رواية ودراية اه قلت لكن في البحر عن النهاية والعناية والفتح ان ما اختاره الحاكم الشهيد عليه الفتوى لانه ايسر على المفتي والنساء انتهى ومشى عليه في الدر لان لفظ الفتوى أكد الفاظ التصحيح (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۳ و ص ۹۴)

## پانچواں باب

### ناسیہ (عادت بھولنے والی) کے احکام کا بیان

ناسیہ کسے کہتے ہیں؟

وہ خاتون جو حیض و طہر کے اعتبار سے معتادہ تھی پھر اسے مسلسل خون جاری ہو گیا اور وہ اپنی گذشتہ عادت بھول گئی ہے اسے ناسیہ کہتے ہیں اسی کو ضالہ، مضلہ اور متخیرہ بھی کہتے ہیں۔

#### ناسیہ کی تین اقسام

ناسیہ کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں۔

(۱)..... کتنی اور وقت دونوں بھولنے والی یعنی جس خاتون کو گذشتہ حیض کا وقت بھی یاد نہ ہو کہ مہینہ کی کن تاریخوں میں آیا تھا اور یہ بھی یاد نہ ہو کہ کتنے دن آیا تھا۔

(۲)..... فقط وقت بھولنے والی یعنی جس خاتون کو یہ تو یاد ہو کہ گذشتہ حیض کتنے دن آیا تھا لیکن یہ یاد نہ ہو کہ گذشتہ حیض مہینہ کی کن تاریخوں میں آیا تھا

(۳)..... فقط کتنی بھولنے والی یعنی جس خاتون کو یہ تو یاد ہو کہ گذشتہ حیض مہینہ کی کن تاریخوں میں آیا تھا لیکن یہ یاد نہ ہو کہ گذشتہ حیض کتنے دن آیا تھا۔

#### عادت یاد رکھنے کی اہمیت اور اس کا فائدہ

ہر خاتون کو اپنے گذشتہ حیض و طہر کی مدت کو ٹھیک ٹھیک طریقے سے خوب اچھی طرح یاد رکھنا بہت ضروری ہے اس لئے کہ حیض کے خون کے گذشتہ خون سے کم یا زیادہ آنے یا گذشتہ وقت سے آگے پیچھے آنے کی صورت میں حیض اور طہر کے وقت کی پہچان کا مدار اسی گذشتہ حیض و طہر کے وقت پر ہے۔

اسی طرح اگر کسی خاتون کو فرج کے راستے مسلسل خون جاری ہو جائے تو بھی حیض و استحاضہ میں فرق کرنے کیلئے حیض و طہر کی گذشتہ عادت کو ملحوظ رکھنا ناگزیر ہے۔ اگر کسی خاتون کو اپنے حیض و طہر کی

گذشتہ مدت ٹھیک ٹھیک محفوظ ہے تو مسلسل خون جاری ہونے کی صورت میں بھی اسکے حیض و استحاضہ کا فرق باسانی معلوم ہو جائے گا (جس کی تفصیل پیچھے بیان ہو چکی ہے)

### عادت بھول جانے والی کیا کرے؟

اگر کسی خاتون نے حیض و طہر کی مدت کو محفوظ رکھنے کا اہتمام نہ کیا اور اسے اپنی گذشتہ عادت بھول گئی اور پھر اسے مسلسل خون جاری ہو گیا تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ ایسی عورت خوب سوچ بچار کرے کہ اس کی عادت کیا تھی۔ اگر سوچ بچار کرنے سے غالب گمان ہو جائے کہ اسے گذشتہ حیض اتنے دن اتنے گھنٹے آیا تھا اور طہر کی حالت اتنے دن اتنے گھنٹے رہی تھی تو اسی غالب گمان کے مطابق عمل کرے اس وقت یہ معتادہ (عادت والی) کے حکم میں سمجھی جائے گی اور اس پر معتادہ کے تمام احکام لاگو ہوں گے۔

### گزشتہ عادت کی گنتی اور وقت میں شک کی صورت کے احکام

اگر کسی عورت کو گذشتہ حیض کی گنتی اور وقت غالب گمان کے درجہ میں یاد نہ آئے بلکہ تردد ہی رہے تو جن دنوں میں حیض شروع ہونے کا شک ہے ان میں ہر نماز صرف وضو کر کے پڑھے گی اور جن دنوں میں حیض ختم ہونے کا شک ہے ان میں ہر نماز کے لئے غسل کرے گی اور ہر دوسری نماز کے ساتھ کچھلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی اور اسی طرح اگر اسے کچھ بھی یاد نہ ہو تو اس کا حکم بھی یہ ہے کہ ہر نماز کیلئے غسل کرے گی اور ہر نماز کے ساتھ کچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔ اور جن دنوں کے بارے میں حیض ہونے کا شک ہو ان میں ایسی عورت کا شوہر سے ہمبستر ہونا حرام ہے۔

اور اگر کچھ دن ایسے ہوں کہ ان کے پاکی کے دن یا حیض کے دن ہونے کا یقین ہو تو ان میں اسی یقین کے مطابق پاکی یا حیض کے احکام کا اعتبار کرنا ہوگا۔

### ایک خاص صورت کا حکم

اگر کسی عورت کو صرف اتنا یاد ہو کہ حیض ہر مہینے آتا تھا اور مہینے کے آخری پندرہ دنوں میں سے کسی دن ختم ہوتا تھا باقی کچھ یاد نہیں تو اس صورت میں شروع کے پندرہ دنوں میں پاک ہونے اور حیض شروع ہونے کے درمیان تردد ہے کیونکہ حیض جب مہینہ کے نصف آخر میں ختم ہوا ہے تو شروع

لازمًا اس سے پہلے ہوا ہے لہذا نصف اول (شروع کے ۱۵ دن) میں ہر دن میں یہ شبہ ہے کہ شاید ابھی حیض شروع نہ ہوا ہو اور اس صورت میں پاکی کا حکم ہونا چاہئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حیض شروع ہو چکا ہے اور اس صورت میں حیض کے احکام ملحوظ رکھنے چاہئیں۔

اسی طرح آخری پندرہ دنوں میں پاک ہونے اور حیض کے ختم ہونے کے درمیان تردد ہے۔

اب ہم یہ جانتے ہیں کہ جو عورت حائضہ ہو اس پر نماز فرض نہیں لہذا شروع کے ایام جن میں حیض شروع ہونے میں تردد ہے ہر نماز کے لئے صرف وضو کرے گی کیونکہ اگر بالفرض پاکی (یعنی طہر) کی حالت ہے تو اس میں نماز فرض ہوتی ہے اور حیض شروع ہو گیا ہے تو نماز معاف ہے اور آخری نصف میں چونکہ حیض ختم ہونے کا شک ہے اور حیض ختم ہونے پر غسل واجب ہوتا ہے لہذا ان دنوں میں ہر نماز کیلئے غسل کرے گی اور ہر نماز کے ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی، اس احتمال کی وجہ سے کہ شاید پچھلی نماز کے بالکل آخری وقت میں حیض ختم ہوا ہو اور نماز اس سے پہلے پڑھ لی گئی ہو۔<sup>۱</sup> مندرجہ بالا تفصیل کو سمجھنے کے لئے درج ذیل دو اصولی باتیں یاد رکھنی چاہئیں:

(۱)..... جن دنوں میں حیض شروع ہونے کا تردد ہو ان میں ہر نماز کیلئے صرف وضو کرے گی۔

(۲)..... اور جن دنوں میں حیض ختم ہونے کا تردد ہو ان میں ہر نماز کیلئے غسل کرے گی اور ہر نماز کے ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔

## پہلی قسم (گنتی اور وقت بھولنے والی) کے احکام

اگر کوئی عورت سوچ بچار کر کے بھی غالب گمان کے درجے میں اپنے گزشتہ حیض کی مدت اور وقت متعین نہ کر سکے تو اس کے مسائل میں پیچیدگی پیدا ہوگی کیونکہ اس صورت میں ہر دن کے بارے

۱۔ (و کلمتا ترددت بین الطہر والدخول حیض صلت بالوضوء لوقت کل صلاة) مثاله امرأة تذاکر ان حیضها فی کل شهر مرة وانقطاعه فی النصف الاخير ولا تذاکر غیر هذین فانه فی النصف الاول تتردد بین الدخول والطہر وفی النصف الاخير بین الطہر والخروج واما اذا لم تذاکر شیئا اصلا فہی مترددة فی کل زمان بین الطہر والدخول فحکمہ حکم التردد بین الطہر والخروج بلا فرق (وان ترددت (بین الطہر والخروج) من حیض کما مثلنا (فبالغسل) ای فتصلی بالغسل (کذلک) ای لکل وقت صلاة اقول و هذا استحسان (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۰)



میں یہ شبہ رہے گا کہ یہ دن حیض کا ہے یا طہر کا اور جب تک خون جاری رہے گا ہر دن یہ شبہ رہے گا۔ اس لئے ایسی صورت میں عورت کو حیض و طہر کی حالت سے متعلقہ تمام شرعی احکام میں احتیاط کو ملحوظ رکھنا لازم ہے۔

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے بڑی محنت اور باریک بینی سے ایسی عورت کے لئے احتیاط پر مبنی شرعی احکام تحریر فرمائے ہیں اس لئے خون مسلسل جاری رہنے تک اس طرح کی عورت کو انہی احکام کا پابند ہونا لازم ہے۔

ان احکام کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱)..... مسجد میں داخل ہونا ایسی عورت کسی بھی مسجد کے اس حصہ میں جو خاص طور پر نماز پڑھنے کیلئے وقف ہے ہرگز داخل نہ ہو، نہ نماز پڑھنے کیلئے اور نہ کسی اور ضرورت سے۔

(۲)..... طواف کرنا ایسی عورت طواف زیارت (جوج کارکن ہے)، اور طواف صدر (جوج میں واجب ہے) کے علاوہ کسی قسم کا کوئی طواف نہ کرے، اور طواف زیارت کرنے کے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) بعد اس طواف کا اعادہ کرے کیونکہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) ہے لہذا دس دن پہلے اور دس دن بعد کے دونوں طوافوں میں سے ایک طواف ضرور پاکی (طہر) کی حالت میں ہوا ہوگا۔

اسی طرح طواف صدر بھی کرے گی کیونکہ یہ واجب ہے لیکن دس دن بعد اس کا اعادہ نہ کرے، کیونکہ طواف صدر کا حکم یہ ہے کہ پاک (یعنی طہر والی) عورت پر واجب ہے اور ناپاک (یعنی حیض والی) عورت سے معاف ہے اور چونکہ یہ معلوم نہیں کہ یہ عورت پاکی کی حالت میں ہے یا حیض کی حالت میں لہذا طواف کر لے اگر پاکی کی حالت میں ہوگی تو ادا ہو جائے گا اور حیض کی حالت میں ہوگی تو اس پر معاف ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۳)..... قرآن شریف کو چھونا ایسی عورت کیلئے قرآن شریف کو چھونا بالکل جائز نہیں۔

(۴)..... جماع کرنا ایسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر کا جماع کرنا جائز نہیں۔

(۵)..... نفل نماز پڑھنا ایسی عورت کو کسی طرح کی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔



(۶).....نفل روزے رکھنا ایسی عورت کو کسی طرح کا نفل روزہ رکھنا جائز نہیں۔

(۷).....قرآن شریف کی تلاوت کرنا ایسی عورت کو نماز کے علاوہ قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز نہیں۔

(۸).....سجدہ تلاوت کا حکم ایسی عورت اگر سجدہ والی آیت کسی سے سن لے اور اسی وقت سجدہ تلاوت کر لے تو یہ سجدہ تلاوت ادا ہو جائیگا یعنی دوبارہ نہ کرنا پڑے گا کیونکہ اگر یہ عورت اس وقت پاک (یعنی طہر کی حالت میں) تھی تو سجدہ تلاوت ادا ہو گیا اور اگر ناپاک (یعنی حیض کی حالت میں) تھی تو اس پر سجدہ والی آیت سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہی نہیں ہوا۔

اور اگر یہ عورت سجدہ والی آیت سن کر اسی وقت سجدہ تلاوت نہ کرے بعد میں کسی وقت کرے تو اس وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) بعد اس سجدے کو دوبارہ کرنا ضروری ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ سجدہ کی آیت کو پاکی (یعنی طہر) کی حالت میں سنا ہو اور سجدہ کی ادائیگی ناپاکی (یعنی حیض) کی حالت میں کی ہو لہذا دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) بعد دوبارہ سجدہ تلاوت کرے تاکہ دونوں سجدوں میں سے ایک سجدہ کے پاکی (یعنی طہر) کی حالت میں ادا کرنے کا یقین ہو جائے اور واجب ذمہ میں باقی نہ رہے۔ ۱

۱ (ولا تدخل المسجد ولا تطوف الا للزيارة) لانه ركن الحج فلا يترك لاحتمال الحيض بخلاف القدم لانه سنة (ثم تعيد) طواف الزيارة (بعد عشرة ايام) ليقع احدهما في طهر بيقين (و) الا (للصدر) بالتحريك فلا تتركه لوجوبه على غير المكي (ولا تعيد) لانها لو كانت طاهرة فقد خرجت عن العهد والا فلا يجب عليها بحر (ولا تمس المصحف ولا يجوز وطئها ابدا) لان التحرى في الفروج لا يجوز نص عليه محمد محيط (ولا تصلى ولا تصوم تطوعا) قيد لهما (ولا تقرأ القرآن في غير الصلاة وتصلی الفرض والواجب والسنن المشهورة) ای المؤكدة كما عبر به في البحر لكونها تبعا للفرائض (وتقرأ في كل ركعة) المفروض والواجب اعني (الفاتحة وسورة قصيرة) على الصحيح وقيل تقتصر على المفروض بحر (سوى) استثناء بالنسبة الى السورة لا الفاتحة (ماعد الاولين من الفرض) ولو عملا كالوتر وما عدا الاولين هو الاخيرة من الفرض الثلاثي والا خیرتان من الرباعي وحاصله انها تقرأ الفاتحة والسورة في كل ركعة من الفرائض والسنن الا الاخيرة والاخيرتين من الفرض فلا تقرأ في شئ من ذلك السورة بل تقرأ الفاتحة فقط لوجوبها في رواية عن أبي حنيفة محيط وقيل لا تقرأ أصلا والصحيح الاول كما في التتارخانية (وتقرأ القنوت) على ما ذكره الصدر الشهيد وقال بعض المشائخ لا لانه سورتان عند عمر وأبي قتادة

﴿بقية حاشيا گلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

## گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے فرض نماز کے احکام

چونکہ ایسی عورت جو سوچ بچار کر کے بھی غالب گمان کے درجے میں اپنے گزشتہ حیض کی گنتی اور وقت متعین نہ کر سکے اس پر تمام احکام میں احتیاط پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے اس پر تمام فرض، واجب اور سنت مؤکدہ نمازیں ان کے مقررہ وقت پر شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنی ضروری ہیں۔

ایسی عورت کو نمازوں کی ادائیگی کے دوران جن احتیاطی احکام کی رعایت کرنا ضروری ہے ان کی

### ﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بغیرہ احتیاطاً کما فی التارخانیۃ والاول ظاہر المذہب وعلیہ الفتوی للاجماع القطعی علی انہ لیس بقرآن بحر (وسائر الدعوات) والاذکار (وکلمات ردت بین الطہر ودخول الحیض صلت بالوضوء لوقت کل صلاة) مثاله امرأة تذر ان حیضها فی کل شهر مرة وانقطاعه فی النصف الاخیر ولا تذکر غیر هذین فانها فی النصف الاول تتردد بین الدخول والطہر و فی النصف الاخیر بین الطہر والخروج واما اذا لم تذکر شیئا اصلا فہی مترددة فی کل زمان بین الطہر والدخول فحکمه حکم التردد بین الطہر والخروج بلا فرق (وان) ترددت بین الطہر والخروج) من الحیض کما مثلنا (فی الغسل) ای فتصلی بالغسل (کذلک) ای لكل وقت صلاة اقول وهذا استحسان والقیاس ان تغتسل فی کل ساعة لانه ما من ساعة الا یتوهم انها وقت خروجها من الحیض وقال السرخسی فی المحيط والنسفی والصحیح انها تغتسل لكل صلاة وفيما قال حرج بین مع ان الاحتمال لا ینقطع بما قال لا جواز الانقطاع فی اثناء الصلاة او بعد الغسل قبل الشروع فی الصلاة فاخترنا الاستحسان وقد قال به البعض وقدمه برهان الدین فی المحيط وقد تدارکنا ذلك الاحتمال باختيار قول ابی سهل انها تصلی (ثم تعید فی وقت الثانية بعد الغسل قبل الوقتیة وهكذا تصنع فی) وقت (کل صلاة) انتہی ای احتیاطا لاحتمال انها كانت حائضا فی وقت الاولى وتكون طاهرة فی وقت الثانية فتتین باداء احدهما بالطهارة کما فی التارخانیۃ قلت وفيه نظر لانها اذا كانت حائضا فی وقت الاولى لا یلزمها القضاء فالظاهر ان المراد لاحتمال حیضها فی وقت اداء الصلاة الاولى وطهرها قبل خروج وقتها لان العبرة لآخر الوقت کما مر فاذا طهرت فی الوقت بعد ما صلت یلزمها القضاء فی وقت الثانية (وان سمعت سجدة) ای آیتها (فسجدت للحال سقطت عنها) لانها ان كانت طاهرة صح ادائها والا لم تلزمها بحر (والا) بان سجدت بعد ذلك (اعادتها بعد عشرة ايام) لاحتمال ان السماع کان فی الطہر والاداء فی الحیض فاذا اعادت بعد العشرة تیقنت بالاداء فی الطہر فی احد المرتین تاتر خانیۃ (وان كانت علیها) صلاة (فانتة فقضتها فعلیها اعادتها بعد عشرة ايام) من يوم القضاء وقیده ابو علی الدقاق بما (قبل ان تزيد) المدة (علی خمسة عشر) وهو الصحیح لاحتمال ان یعود حیضها بعد خمسة عشر بحر (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۹۹ تا ص ۱۰۱)

تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱)..... ایسی عورت کیلئے فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت مؤکدہ نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ صرف اتنی مقدار میں قرآن پڑھنا جائز ہے جس سے نماز صحیح ہو جائے۔ ۱

اور فرض نماز کی تیسری چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے مزید کوئی سورت پڑھنا درست نہیں۔

(۲)..... ایسی عورت وتر کی نماز میں دعائے قنوت اور دوسری مسنون دعائیں پڑھ سکتی ہے۔

(۳)..... اگر ایسی عورت کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے تو اس کی قضاء پڑھ کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کے بعد دوبارہ اس کی قضا پڑھے تاکہ دونوں قضا نمازوں میں سے کوئی ایک نماز طہر (پاکی) کی حالت میں پڑھنے کا یقین ہو جائے۔ ۲

### گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے اداروزہ کے احکام

چونکہ ایسی عورت جو سوچ بچار کر کے بھی غالب گمان کے درجہ میں اپنے گزشتہ حیض کی گنتی اور وقت متعین نہ کر سکے اس پر تمام احکام میں احتیاطی پہلو اختیار کرنا ضروری ہے اس لئے اس پر رمضان کے تمام روزے رکھنا فرض ہے کیونکہ رمضان کے ہر دن میں پاکی (یعنی طہر) کا امکان موجود ہے۔

### گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے قضاء روزہ کے احکام

چونکہ ایسی عورت کے حق میں رمضان کے ہر دن میں جس طرح پاکی (یعنی طہر) کا امکان موجود ہے اسی طرح ہر دن میں ناپاکی (یعنی حیض) کا امکان بھی موجود ہے۔ اور عبادات میں احتیاط ضروری ہے اس لئے ایسی عورت پر (رمضان کا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے باوجود) احتیاطاً کئی

۱۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت مؤکدہ نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔ لہذا ایسی عورت کو نماز میں فقط واجب کی ادائیگی کی حد تک قرآن مجید پڑھنے پر اکتفاء کرنا ضروری ہے۔ اس سے زیادہ پڑھنا درست نہیں۔

۲۔ (والاؤ ای وان لم يستقر ظنهما على موضع حيضها وعدده، من الناقل) فعلیہا الاخذ بالاحوط فی الاحکام (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۹۹)

روزے بطور قضاء رکھنے ضروری ہوں گے۔

جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

**قضا روزے رکھنے کے اعتبار سے گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی چھ اقسام**  
گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین بنیادی طور پر چھ قسم کی ہیں جنکی تفصیل و ترتیب حسب ذیل ہے۔

(۱)..... پہلی قسم

پہلی قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا یا دوبار اور یہ بھی یاد نہ ہو کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا یا رات کے وقت۔ ۱۔

(۲)..... دوسری قسم

دوسری قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ تو یاد نہ ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا یا دوبار لیکن یہ یاد ہو کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا۔

(۳)..... تیسری قسم

تیسری قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ تو معلوم نہ ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا یا دوبار لیکن یہ یاد ہو کہ حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا۔

(۴)..... چوتھی قسم

چوتھی قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ تو معلوم ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا لیکن اسے یہ یاد نہ ہو کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا یا رات کے وقت۔

(۵)..... پانچویں قسم

پانچویں قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ بھی معلوم ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا اور یہ بھی یاد ہو کہ اس کا حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا۔

۱۔ دن کے وقت سے مراد صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا وقت ہے اور رات کے وقت سے مراد سورج غروب ہونے سے لیکر صبح صادق تک کا وقت ہے۔

## (۶).....چھٹی قسم

چھٹی قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ بھی معلوم ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا اور یہ بھی یاد ہو کہ اس کا حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا۔

## مذکورہ چھ قسم کی خواتین کے لئے روزے قضا رکھنے کی صورتیں

یہ چھ قسمیں تو ناسیہ خواتین کی شخصی و انفرادی یادداشت کے اعتبار سے ہوں گی۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک کے مہینہ میں چونکہ دو طرح کے امکان ہیں کبھی مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا۔ اس لئے ہر قسم کی خاتون کے لئے دونوں صورتوں کا حکم واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح قضا روزے رکھنے میں بھی ہر قسم کی خاتون کو شرعاً یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ رمضان سے متصل (یعنی ۲ شوال سے) ہی قضا روزے رکھنا شروع کر دے یا کچھ وقفہ سے رکھ لے اور ان دونوں صورتوں کا حکم بھی مختلف ہے اس لئے ان دونوں صورتوں کا حکم واضح کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے اب ذیل میں ہر قسم کی خاتون کے لئے چاروں ممکنہ صورتوں میں قضا روزے رکھنے کی ترتیب ذکر کی جاتی ہے۔

## پہلی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

چونکہ ایسی عورت کے حق میں رمضان کے ہر دن میں جس طرح پاکی (یعنی طہر) کا امکان موجود ہے اسی طرح ہر دن میں ناپاکی (یعنی حیض) کا امکان بھی موجود ہے۔ اور عبادات میں احتیاط ضروری ہے اس لئے ایسی عورت پر (رمضان کا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے باوجود) احتیاطاً کئی روزے بطور قضا رکھنے ضروری ہوں گے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں مذکورہ مفروضہ صورت کے مطابق اگر ایسی عورت قضا روزے رمضان سے متصل یعنی ۲ شوال سے رکھنا شروع کرے تو شوال کو رمضان کے حساب سے جوڑ دیا جائے گا اور چونکہ اس کا حیض یکم رمضان سے شروع ہوا ہے، اس لئے اس کا اگلا حیض ۲۶ رمضان کی صبح سے شروع ہوگا، لہذا رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں ۶ شوال کی صبح کو اس کا حیض ختم سمجھا جائیگا۔

پھر ۶ شوال کی صبح سے ۲۱ شوال کی صبح تک پندرہ دن طہر شمار ہوگا پھر ۲۱ شوال کی صبح سے دوبارہ حیض کا شروع ہونا سمجھا جائیگا جو یکم ذیقعدہ کی صبح کو ختم شمار ہوگا (بشرطیکہ شوال ۳۰ دن کا ہو) اور یکم ذیقعدہ کی صبح سے پھر دوبارہ طہر شروع ہو جائے گا۔

لہذا جب ایسی عورت عید کا دن چھوڑ کر ۲ شوال سے ۳ ذیقعدہ تک مسلسل بتیس (۳۲) روزے رکھے گی تو اس پورے عرصہ میں اسے سولہ (۱۶) دن یقیناً پاکی کے مل جائیں گے یعنی ۷ شوال تا ۲۰ شوال چودہ (۱۴) دن اور ۲ و ۳ ذیقعدہ دو (۲) دن۔ ۱۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں رمضان کا مہینہ جب انتیس (۲۹) دن کا ہو تو ایسی عورت کے حق میں زیادہ سے زیادہ پندرہ (۱۵) دن ناپاکی (یعنی حیض کی حالت) میں گزرنے کا احتمال ہے لہذا مذکورہ تفصیل کے مطابق ان دنوں کی قضاء جب ایسی عورت ۲ شوال سے شروع کرے گی تو ۲ شوال سے مسلسل بتیس (۳۲) روزے رکھنے کی صورت میں پندرہ (۱۵) دن یقیناً پاکی کے مل جائیں گے۔ یعنی ۷ شوال سے ۲۰ شوال تک چودہ (۱۴) دن اور ۲ ذیقعدہ کا دن (جبکہ شوال تیس دن کا ہو)

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اگر رمضان کے روزوں کی قضاء وقفہ سے کرے تو وہی احتمال والی صورت یہاں نکالی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ روزے کتنے رکھے جائیں کہ مطلوبہ روزوں کی قضا یقیناً پاکی میں ہو جائے۔ لہذا یہ خاتون جس دن سے قضاء شروع کرے گی اسی دن سے ہم یہ تصور کریں گے کہ حیض شروع ہوا

۱۔ لانہا اذا علمت ان ابتدائه بالنهار يكون تمامه في الحادى عشر واذا لم تعلم انه بالليل او النهار يحتمل على انه بالنهار ايضا لانه احوط الوجوه وهو اختيار الفقيه أبى جعفر وهو الاصح وحينئذ فاکثر مافسد من صومها في الشهر ستة عشر اما احد عشر من اوله وخمسة من آخره او بالعكس فعليها قضاء ضعفها كما في المحيط قلت وذلك لانها على احتمال ان تحيض في رمضان مرتين كما ذكر لا يقع لها فيه الا طهر واحد صح صومها منه في اربعة عشر ويكون الفاسد باقى الشهر وذلك ستة عشر واما على احتمال ان تحيض مرة واحدة فانه يقع لها فيه طهر كامل و بعض طهر و ذلك بان تحيض في اثناء الشهر وحينئذ فيصح لها صوم اكثر من اربعة عشر فتعامل بالاضر احتياطا فتقضى ستة عشر لكن لا تتيقن بصحتها كلها الا بقضاء اثنين وثلاثين (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۱)

ہے۔

اس طرح شروع کے دس دن حیض میں گزرے اور چونکہ احتیاطاً یہ فرض کیا گیا ہے کہ گذشتہ حیض کی ابتداء دن میں ہوئی تھی لہذا اس دفعہ بھی حیض کی ابتداء دن سے سمجھی جائے گی اور جب حیض دن میں شروع ہوا تو ختم بھی دن کے وقت سمجھا جائے گا تو اس طرح گیارہ دن حیض کی حالت میں گزرے اور وہ گیارہ روزے درست نہ ہوئے اس کے بعد پندرہ دن پاکی کے شمار کئے جائیں گے اور یہ پاکی کے پندرہ دن بھی دن کے وقت ختم ہوں گے تو اس طرح گیارہویں اور چھبیسویں دن کا روزہ درست نہیں قرار پائے گا اس حساب سے چھبیس (۲۶) روزوں میں چودہ روزے درست قرار پائے اس کے بعد پھر حیض شروع ہوا جو چھتیسویں دن ختم ہوا اور یہ دس دن یعنی چھبیسویں دن سے چھتیسویں دن تک کے روزے درست نہ ہوئے۔

اس کے بعد پھر طہر شروع ہوا یہ طہر بھی دن کے وقت شروع ہوا اور چھتیسواں دن آدھا حیض اور آدھا طہر کا ہونے کی وجہ سے اس دن کا روزہ درست نہ ہوا پھر سینتیسویں اور اڑتیسویں دن کا روزہ رکھنے سے سولہ روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا اس حساب سے ایسی عورت کو مسلسل اڑتیس (۳۸) روزے رکھنے ضروری ہوئے۔

**چوتھی صورت:** جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہوا اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اگر رمضان کے روزوں کی قضاء وقفہ سے کرے تو وہی احتمال والی صورت یہاں نکالی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ روزے کتنے رکھے جائیں کہ مطلوبہ روزوں کی قضاء یقیناً پاکی میں ہو جائے۔ لہذا مذکورہ بالا تیسری صورت میں تحریر کردہ وضاحت کی رو سے اس صورت میں سینتیس (۳۷) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے، جس کی وجہ اوپر بیان کردہ وضاحت سے سمجھی جاسکتی ہے۔

فرق صرف یہ ہے کہ تیسری صورت میں اس عورت کے ذمہ رمضان کا مہینہ تیس دن کا ہونے کی وجہ سے سولہ دن کے روزے قضا رکھنے ضروری تھے اور اس صورت میں رمضان کا مہینہ اڑتیس دن کا ہونے کی وجہ سے پندرہ دن کے روزے قضا رکھنے ضروری ہیں جس کی وجہ سے تیسری صورت میں اڑتیس روزے رکھنا ضروری قرار دیا گیا اور اس صورت میں سینتیس (۳۷) روزے قضا رکھنے



ضروری ہوں گے۔ ۱۔

## دوسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں اس خاتون کو بتیس (۳۲) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جیسا کہ پہلی قسم کی پہلی صورت میں اس کی وضاحت بیان کر دی گئی ہے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں اس خاتون کو بتیس (۳۲) روزے قضا رکھنے پڑیں گے اس کی وضاحت پہلی قسم کی دوسری صورت میں بیان کی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

۱۔ لاحتمال ان ابتداء القضاء وافق اول يوم من حيضها فلا يجزيها الصوم في احد عشر ثم يجزي في اربعة عشر ثم لا يجزي في احد عشر ثم يجزي في يومين فالجملة ثمانية وثلاثون يجب عليها صومها للتيقن بجواز ستة عشر منها تاترخائية ومحيط☆ اقول لكن في هذا الاطلاق نظر لان وجوب الثمانية والثلاثين انما يظهر اذا كان الفصل بمقدار مدة طهرها اي اربعة عشر او اكثر ليتمكن هذا الاحتمال المذكور لانك علمت انه لا يلزم فساد ستة عشر من صومها الا على احتمال ان يقع في رمضان حيضان وطهر واحد اما لو وقع فيه حيض واحد وطهر ان الفاسد اقل من ستة عشر لانه صح لها صوم طهر كامل وبعض الطهر الآخر واذا كان الفصل باقل من اربعة عشر يلزم ان يقع بعض الطهر في آخر رمضان فيصح صومها فيه وفي طهر كامل قبله بيانه لو فصلت مثلا بثلاثة عشر وصامت يوم الرابع عشر من شوال وقد فرضنا احتمال ابتداء حيضها لاول يوم من ايام القضاء يلزم ان يكون آخر يوم من رمضان ابتداء طهرها الذي يصح صومها فيه وقبله احد عشر حيض لا تصح وقبلها اربعة عشر طهر تصح وقبلها اربعة لا تصح فيكون الفاسد خمسة عشر لاسطة عشر وهكذا كلما نقص الفصل بيوم ينقص الفاسد بقدره☆ والحاصل انه لا يلزم قضاء ثمانية وثلاثين الا اذا فرضنا فساد ستة عشر من رمضان كما ذكرنا مع فرض مصادفة اول القضاء لاول الحيض حتى لو لم يمكن اجتماع الفرضين لا يلزم قضاء ثمانية وثلاثين بل اقل ثم بعد كتابة هذا البحث رأيت في هامش بعض النسخ منقولا عن المص ما نصه هكذا اطلقوا وفي الحقيقة لا يلزم هذا المقدار الا في بعض صور الفصل كما اذا ابتدأت القضاء بعد مضي عشرين من شوال مثلا واما اذا ابتدأت من ثلثه او رابعه ونحوهما فيكفي اقل من هذا المقدار فكانهم ارادوا طرد بعض الفصل بالتسوية تيسيرا على المفتي والمستفتي باسقاط مؤنة الحساب فمتى تعانت وقاست مؤنته فلها العمل بالحقيقة انتهى (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲)

اس صورت میں اس خاتون کو اڑتیس (۳۸) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت پہلی قسم کی تیسری صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

**چوتھی صورت:** جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو سینتیس (۳۷) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت پہلی قسم کی چوتھی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔ ۱

۱۔ (ان لم تعلم ان دورها في كل شهر مرة وان ابتداء حيضها بالليل او النهار او علمت انه بالنهار و كان شهر رمضان ثلاثين يجب عليها قضاء اثنين وثلاثين) لانها اذا علمت ان ابتداءه بالنهار يكون تمامه في الحادى عشر واذا لم تعلم انه بالليل او النهار يحمل على انه بالنهار ايضا لانه احوط الوجوه وهو اختيار الفقيه ابى جعفر وهو الاصح وحينئذ فاکثر ما فسد من صومها في الشهر ستة عشر اما احد عشر من اوله وخمسة من آخره او بالعكس فعليها قضاء ضعفها كما في المحيط قلت وذلك لانها على احتمال ان تحيض في رمضان مرتين كما ذكر لا يقع لها فيه الا طهر واحد صح صومها منه في اربعة عشر ويكون الفاسد باقى الشهر وذلك ستة عشر واما على احتمال ان تحيض مرة واحدة فانه يقع لها فيه طهر كامل وبعض طهر وذلك بان تحيض في اثناء الشهر وحينئذ فيصح لها صوم اكثر من اربعة عشر فتعامل بالاضر احتياطا فتقضى ستة عشر لكن لا تتيقن بصحتها كلها الا بقضاء اثنين وثلاثين وهذا (ان قضت موصولا برمضان) والمراد بالموصول ان تبتدئ من ثانی شوال لان صوم يوم العيد لا يجوز وبيان ذلك انه اذا كان اول رمضان ابتداء حيضها فيوم الفطر وهو السادس من حيضها الثانى فلا تصومه ثم لا يجزيها صوم خمسة بقية حيضها ثم يجزيها في اربعة عشر ثم لا يجزيها في احد عشر ثم يجزيها في يومين و جملة ذلك اثنان و ثلاثون محيط (وان مفصولا فثمانية وثلاثين) لاحتمال ان ابتداء القضاء وافق اول يوم من حيضها فلا يجزيها الصوم في احد عشر ثم يجزى في اربعة عشر ثم لا يجزى في احد عشر ثم يجزى في يومين فالجملة ثمانية وثلاثون يجب عليها صومها لتيقن بجواز ستة عشر منها تاتر خانية ومحيط (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۱)

(وان كان شهر رمضان تسعة وعشرين) والمسئلة بحالها (تقضى في الوصل اثنين وثلاثين) لان تيقنا بجواز الصوم في اربعة عشر وبفساده في خمسة عشر فيلزمها قضاء خمسة عشر ثم لا يجزيها الصوم في سبعة من اول شوال لانها بقية حيضها على تقدير حيضها باحد عشر ثم يجزيها في اربعة عشر ولا يجزيها في احد عشر ثم يجزيها في يوم كما في بعض الهوامش عن المحيط قلت مقتضى هذا التقرير انها تقضى ثلاثة وثلاثين وهكذا رأيت مصر حابه في المحيط للسر حسى لكن لا يخفى ان السبعة التى هي بقية حيضها تصوم منها ستة وتفطر اليوم الاول لانه يوم الفطر كما مر فلذا اقتصر فى المتن على اثنين وثلاثين وهو الذى رأيت به خط بعض العلماء عن مقصد الطالب معزيا الى الصدر الشهيد (وفى الفصل سبعة و ثلاثين) لجواز ان يوافق صومها ابتداء حيضها فلا يجزيها في احد عشر ثم يجزيها في اربعة عشر ثم لا يجزيها في احد عشر ثم يجزيها في يوم محيط سر حسى ويجزى هنا ما قدمناه فى الفصل الاول من البحث الذى ذكرناه آنفا فى الفصل مع كون الشهر ثلاثين (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۲)

## تیسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں اس خاتون کو ۲۵ روزے قضا رکھنے پڑیں گے۔

چونکہ اس صورت میں رات سے حیض آنے کا علم ہے لہذا ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ یکم رمضان کی رات سے حیض شروع ہوا اور اس میں بھی حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) اور طہر (پاکی) کی کم سے کم مدت یعنی پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) فرض کرتے ہیں تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ حیض کے دنوں کا احتمال حاصل ہو جائے لہذا پورے رمضان میں زیادہ سے زیادہ پاکی کے دن روزے کے لئے پندرہ ہوں گے یعنی گیارہویں روزے سے چھبیسویں روزے تک اور چونکہ طہر گیارہویں کی رات سے شروع ہوا ہے اس لئے گیارہویں رمضان کا روزہ بھی درست ہو گیا اور اگلا حیض چھبیسویں کی رات کو شروع ہوگا لہذا ۲۶ رمضان کا روزہ درست نہ ہوگا پس رمضان اگر ۳۰ کا ہو تو پندرہ روزے ناپاکی میں ہوں گے جن کی قضاء کرنی ہوگی پھر قضا متصل یعنی ۲ شوال سے شروع کرنے کی صورت میں حساب کی رو سے انیس (۱۹) روزے رکھنے کی صورت میں پندرہ (۱۵) روزے پاکی میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا کیونکہ حساب میں ۶ شوال سے ۲۰ شوال تک پاکی کے دن آئیں گے لہذا ۲۱ شوال سے ۲۰ شوال تک انیس (۱۹) روزے رکھنے کی صورت میں اگرچہ پندرہ (۱۵) روزے طہر کی حالت میں ادا ہو سکتے ہیں مگر چونکہ ناسیہ خاتون کو اپنے حیض و طہر کے حقیقی دن یاد نہیں ہیں اس لئے احتیاط کے پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی صورت نکالی جاتی ہے جس سے زیادہ سے زیادہ حیض کے دنوں کا احتمال ہو سکے تاکہ طہر کی حالت کا یقین حاصل ہو جائے۔

لہذا ہم یہ فرض کریں گے کہ اس خاتون کا طہر ۶ رمضان سے شروع ہوا ہے اور اس سے پہلے کے روزے حیض کی حالت میں ہونے کی وجہ سے معتبر نہ ہوئے اور اس کے بعد پندرہ دن کے روزے طہر کی حالت میں ہونے کی وجہ سے معتبر ہو گئے پھر ۲۰ اور ۲۱ رمضان کی درمیانی رات سے دوبارہ حیض شروع ہوا جو ۳۰ رمضان اور یکم شوال کی درمیانی رات تک رہا اور یکم شوال کا دن اس خاتون

کے اگلے طہر کا پہلا دن تھا لیکن اس دن روزہ رکھنا عید کا دن ہونے کی وجہ سے درست نہیں پس ۲ شوال سے لیکر ۱۵ شوال تک چودہ دن کے روزے درست ہوئے پھر ۱۵ اور ۱۶ شوال کی درمیانی رات میں اگلا حیض شروع ہوا لہذا ۱۶ شوال سے لیکر ۲۵ شوال تک دس دن کے روزے حیض کی حالت میں ہونے کی وجہ سے معتبر نہ ہوئے پھر ۲۵ اور ۲۶ شوال کی درمیانی رات میں اس عورت کا حیض ختم ہو کر طہر شروع ہوا لہذا ۲۶ شوال کا روزہ درست ہوا اور اس حساب سے ۲ شوال سے لیکر ۲۶ شوال تک پچیس (۲۵) روزے بن گئے جن میں پندرہ روزے پاپا کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو گیا۔

اس لئے کہ مفروضہ صورت میں اس خاتون کا حیض ۲۵ اور ۲۶ رمضان کی درمیانی رات سے شروع ہوا جو ۱۵ اور ۱۶ شوال کی درمیانی رات میں ختم ہوا اس لئے ۶ شوال کا روزہ درست قرار پایا پھر ۲۰ اور ۲۱ شوال کی درمیانی رات طہر ختم ہو کر حیض شروع ہوا لہذا ۲۰ شوال کا روزہ بھی درست قرار پایا اس طرح ۶ شوال سے ۲۰ شوال تک پندرہ روزے درست ہوئے اور کل ملا کر یہ ۱۹ روزے بن گئے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاء روزے ۲ شوال سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے۔

جب قضاء متصل ہو تو سابقہ طریقہ حساب کے مطابق اگر یکم رمضان سے حیض کی ابتداء تصور کی جائے تو اس میں چودہ روزے ناپاکی میں ہونے کا احتمال ہے لہذا متصل قضاء کرے تو انیس (۱۹) روزے رکھنے کی صورت میں چودہ (۱۴) دن پاپا کی کے ملیں گے۔

اور اگر یہ تصور کیا جائے کہ ۶ رمضان کی رات سے حیض شروع ہوا اور ۱۶ کی رات کو ختم ہوا تو رمضان میں حیض کے دن صرف دس ہوں گے اور باقی دن طہر کے ہونگے۔

لیکن جب ۲ شوال سے ان دس روزوں کی قضاء کی جائے تو ۲۰ روزے رکھنے کی صورت میں ۱۰ روزے طہر کی حالت میں رکھنے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔ لہذا احتیاطاً ۲۰ روزے قضاء کرے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں اس خاتون کو پچیس (۲۵) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی

صورت میں بیان کردی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو چوبیس (۲۴) روزے قضا رکھنے پڑیں گے۔

جب قضاء رمضان سے متصل نہ ہو تو چوبیس (۲۴) روزے قضا رکھنے پڑیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ رمضان کے شروع کے دن سے حیض کی ابتداء مانی جائے تو چودہ (۱۴) روزے ذمہ میں رہتے ہیں دس دن شروع کے اور چار آخر کے۔ اور جب ان چودہ (۱۴) روزوں کی قضا کی جائے گی تو قضاء کے پہلے روزے سے حیض کی ابتداء فرض کی جائے گی، اس طرح شروع کے دس روزے حیض کی حالت میں گزریں گے اور پھر چودہ (۱۴) روزے طہر کی حالت میں۔ یہ کل ۲۴ ہوئے۔ ۱

۱۔ (وان علمت ان ابتداء حیضها باللیل وشهر رمضان ثلاثون فتقضى فی الوصل والفصل خمسة وعشرين) لاحتمال ان یکون یوم العید اول طهرها واما فی الفصل فلاحتمال ان یوافق ابتداء القضاء بیان ذلک اما فی الوصل فلاحتمال ان حیضها خمسة من اول رمضان بقية الحیض ثم طهرها خمسة عشر ثم حیضها عشرة فالفساد خمسة عشر فاذا قضتها موصولة فیوم العید اول طهرها ولا تصومه ثم یجزیها الصوم فی اربعة عشر ثم لا یجزی فی عشرة ثم یجزی فی یوم والجملة خمسة وعشرون وان فرض ان حیضها عشرة من اول رمضان وخمسة من آخره تصوم اربعة من اول شوال بعد یوم الفطر لا تجزیها لانها بقية حیضها ثم خمسة عشر تجزیها والجملة تسعة عشر والاحتمال الاول احوط فلزمها خمسة وعشرون واما فی الفصل فلاحتمال ان ابتداء القضاء وافق اول یوم من حیضها فلا یجزیها الصوم فی عشرة ثم یجزی فی خمسة عشر محیط ملخصا (وان کان تسعة وعشرين تقضى فی الوصل عشرين) لاحتمال ان یکون اول القضاء اول الحیض مع کون الفوائت عشرة قلت وتوضیحه انها یحتمل ان تحيض خمسة من اول رمضان وتسعة من آخره او عشرة من اوله واربعة من آخره فالفساد فیہما اربعة عشر ویحتمل ان تحيض فی اثنائه کأن حاضت لیلۃ السادس وطهرت لیلۃ السادس عشر والفساد فیہ عشرة فعلى الاول یکون اول القضاء وهو ثانی شوال اول طهرها فتصوم اربعة عشر وتجزیها وعلى الثانی یکون ثانی شوال سادس یوم من حیضها فتصوم خمسة لا تجزیها ثم اربعة عشر فتجزیها والجملة تسعة عشر وعلى الثالث یکون اول القضاء اول الحیض فتصوم عشرة لا تجزی ثم عشرة من الطهر فتجزیها عن العشرة التي علیها والجملة عشرون فعلى الاول یجزیها قضاء اربعة عشر وعلى الثانی تسعة عشر وعلى الثالث عشرين فلزمها احتیاطا (وفی الفصل اربعة وعشرين) لاحتمال ان الفاسد اربعة عشر علی احد الوجهین الاولین وان القضاء وافق اول یوم من حیضها فتصوم عشرة لا تجزی ثم اربعة عشر تجزی والجملة اربعة وعشرون قال المص ویجزی ههنا القضاء علی ما ذکرنا فی الفصلین الاولین انتهى ای من البحث الذی قدمناه (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۲ و ۱۰۳)

## چوتھی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے۔

چونکہ یہ معلوم ہے کہ ہر مہینہ حیض ایک مرتبہ آتا تھا تو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ میں حیض دس دن ہو سکتا ہے لہذا یکم رمضان کو حیض کی ابتداء دن سے مانی جائے تو گیارہ کی صبح کو حیض ختم ہوگا اس طرح رمضان میں گیارہ (۱۱) روزے ناپاکی میں گزریں گے اب ان کی قضا خواہ ۲ شوال سے رکھے یا کسی اور تاریخ سے، قضا کے پہلے روزے سے حیض کی ابتداء فرض کی جائے گی، لہذا شروع کے گیارہ روزے حیض کی حالت میں ہونے کے امکانات ہیں اس لئے اگر کل بائیس (۲۲) روزے رکھ لئے تو ان میں گیارہ (۱۱) روزے طہر کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔ ۱۔

۱۔ (وان علمت ان حیضها فی کل شهر مرة) معطوف علی قوله ان لم تعلم ان دورها الخ (وعلمت ان ابتداءه بالنهار او لم تعلم انه بالنهار) لحملة علی انه ابتداء بالنهار احتیاطا کما مر (تقضى اثني عشرین مطلقا) ای وصلت او فصلت مص لانه اذا كان بالنهار یفسد من صومها احد عشر کما مر فاذا قضت مطلقا احتمل ان یوافق اول القضاء اول الحیض فتصوم احد عشر لا تجزی ثم احد عشر تجزی والجملة اثنا عشر وعشرون تخرج بها عن العهدة بیقین (رسائل ج ۱ ص ۳۰۳ و ۱۰۴)

## پانچویں قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔ ۱

## چھٹی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے۔

بیم رمضان کی رات سے حیض کی ابتداء فرض کی جائے تو ۱۰ اور ۱۱ رمضان کی درمیانی رات تک حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت (دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پوری ہو جائیگی اور اس حساب سے زیادہ سے زیادہ دس (۱۰) روزے حیض میں گزرنے کا احتمال ہے لہذا ان کی قضا مذکورہ بالا حساب (یعنی قضا کے پہلے روزے سے حیض کی ابتداء فرض کرنے) کی رو سے بیس دن میں ہوگی اس لئے کہ پہلے دس (۱۰) روزے حیض کی وجہ سے درست نہیں ہوں گے اور بعد کے دس (۱۰)

۱۔ (ملاحظہ ہو اوپر چوتھی قسم کے حوالے میں درج شدہ عبارت)



روزے طہر میں ہونے کی وجہ سے درست ہو جائیں گے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں بھی اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔  
 تنبیہ: گنتی اور وقت بھولنے والی تمام قسم کی خواتین کو قضاء کی ان تمام صورتوں میں سب قضاء روزے مسلسل رکھنے ضروری ہیں۔

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب حیض کی گنتی اور وقت بھولنے والی کسی خاتون پر اگر کفارہ قتل یا کفارہ رمضان کے ساٹھ (۶۰) روزے لازم ہو جائیں تو مسلسل کتنے روزے رکھنے سے اس کا کفارہ ادا ہو جائے گا اس کو جاننے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ عورت گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی مذکورہ چھ اقسام میں سے کس قسم میں شامل ہے پھر اس قسم کا حکم ذیل کی تفصیل سے معلوم کر لیا جائے۔  
 پہلی اور دوسری قسم کی خاتون پر کفارہ رمضان و قتل سے بری الذمہ ہونے کے لئے مسلسل ایک سو پندرہ (۱۱۵) روزے رکھنے ضروری ہیں۔

جیسا کہ قضاء روزے رکھنے کی ترتیب میں یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ ان دونوں قسم کی خواتین کے

۱۔ (وان علمت ان ابتداءه باللیل تقضى عشرين مطلقاً) لان الفاسد من صومها عشرة فتقضى ضعفها لاحتمال موافقة القضاء اول الحيض وصلت او فصلت كما ذكرنا هذا كله ان لم تعلم عدد ايامها في الحيض او الطهر (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۴)

حق میں قضا روزوں کی مطلوبہ تعداد حاصل کرنے کے لئے ایک مہینے احتیاطاً چودہ (۱۴) روزوں کو درست قرار دیا جائے گا اور وقفہ سے قضا روزے رکھنے کی صورت میں قضا کے پہلے روزے سے ہی حیض کی ابتداء فرض کی جائے گی لہذا اسی احتیاط کو کفارہ کے ساٹھ (۶۰) روزے حاصل کرنے کے لئے بھی ملحوظ رکھا جائے گا اور اس حساب کی رو سے ساٹھ روزے حاصل کرنے کے لئے ایک سو پندرہ (۱۱۵) روزے رکھنے ضروری ہیں جس کی تفصیل یوں ہے۔

۱۱ دن حیض + ۱۴ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۱۴ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۱۴ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۱۴ دن طہر = کل مدت = ۱۱۵ دن

تیسری قسم کی خاتون پر کفارہ رمضان و قتل سے بری الذمہ ہونے کیلئے مسلسل سو (۱۰۰) روزے رکھنے ضروری ہیں، جس کا حساب مذکورہ بالا وضاحت کے پیش نظر یوں ہے:

۱۰ دن حیض + ۱۵ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۱۵ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۱۵ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۱۵ دن طہر = کل مدت = ۱۰۰ دن

چوتھی اور پانچویں قسم کی خاتون پر کفارہ رمضان و قتل سے بری الذمہ ہونے کے لئے مسلسل ایک سو چار (۱۰۴) روزے رکھنے ضروری ہیں۔

ان دونوں قسم کی خواتین کے حق میں چونکہ احتیاطاً دن سے حیض کی ابتداء مانی گئی ہے اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت یعنی دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) مانی گئی ہے اس لحاظ سے اس طرح کی خواتین کے حق میں ایک ماہ میں گیارہ (۱۱) روزے فاسد قرار پائیں گے اور انیس (۱۹) روزے درست قرار پائیں گے۔ اس حساب سے تمام روزوں کی مجموعی تعداد ایک سو چار (۱۰۴) بنتی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

۱۱ دن حیض + ۱۹ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۱۹ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۱۹ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۱۹ دن طہر = کل مدت = ۱۰۴ دن

چھٹی قسم کی خاتون پر کفارہ رمضان و قتل سے بری الذمہ ہونے کے لئے مسلسل نوے (۹۰) روزے رکھنے ضروری ہیں:

اس قسم کی خاتون کے حق میں ایک ماہ میں دس (۱۰) روزے فاسد قرار پائیں گے اور بیس (۲۰) روزے درست قرار پائیں گے اس حساب سے تمام روزوں کی مجموعی تعداد نوے (۹۰) بنتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۰ دن حیض + ۲۰ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۲۰ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۲۰ دن طہر = کل مدت = ۹۰ دن۔ ا

**گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب**  
اگر کسی شخص پر کفارہ قسم لازم ہو جائے اور وہ اتنا غریب ہو کہ کفارہ قسم میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق نہ تو دس غریبوں کو کھانا کھلا سکتا ہو اور نہ ہی دس غریبوں کو کپڑا دے سکتا ہو تو چونکہ ایسے شخص پر کفارہ قسم کی ادائیگی کے لئے لگاتار تین روزے رکھنے ضروری ہوتے ہیں الگ الگ تین روزے رکھ لینے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ رہ گیا تو پھر سے لگاتا (تین روزے رکھنے ضروری ہیں) (ملاحظہ ہو اصلی بہشتی زیور تیسرا حصہ ص ۵۳)

ا (وان وجب علیہا صوم شہرین) متتابعین (فی کفارة القتل او الافطار) اذا كانت افطرت عمدا فی رمضان (قبل الابتلاء) بالاستمرار ونسیان العادة (اذا الافطار فی هذا الابتلاء لا یوجب کفارة لتسکون الشبهة) فی کل يوم لترددہ بین الحيض والطمهر تاتر خانیه (فان علمت ان ابتداء حیضها باللیل و) ان (دورها) ای عادتہا (فی کل شهر) مرة (تصوم تسعین یوما) لانه اذا کان دورها فی کل شهر یجوز صومها فی عشرين من کل ثلاثین فاذا صامت تسعین تیقنت بجواز ستین (وان لم تعلم الاول) ای ان ابتداء حیضها باللیل بان علمت انه بالنهار او لم تعلم شیئا (تصوم مائة واربعه) لجواز ان یوافق ابتداء صومها ابتداء حیضها فلا یجوز فی احد عشر ثم یجوز فی تسعة عشر ثم لا یجوز فی احد عشر ثم لا یجوز فی تسعة عشر فہذہ تسعون جاز منها سبعة وخمسون ثم لا یجوز فی احد عشر ثم یجوز فی ثلاثة فبلغ العدد مائة واربعه جاز منها ستون بیقین تاتر خانیه (وان لم تعلم الثانی) ای ان دورها فی کل شهر لکن تعلم ان ابتداء باللیل (تصوم مائة) لانا نجعل حیضها عشرة و طهرها خمسة عشر و کلما صامت خمسة و عشرين جاز منها خمسة عشر فاذا صامت مائة جاز منها ستون بیقین تاتر خانیه (وان لم تعلمہما) ای لم تعلم ان ابتداء باللیل ولا ان دورها فی کل شهر (تصوم مائة وخمسة عشر) لجواز ان یوافق ابتداء الصوم ابتداء الحيض فلا یجزيها فی احد عشر ثم یجزيها فی اربعة عشر وھکذا اربع مرات ثم لا یجزيها فی احد عشر ثم یجزيها فی اربعة فبلغ العدد مائة وخمسة عشر جاز منها ستون کما فی التاتر خانیه (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۴ و ۱۰۵)

اس لئے حیض کی گنتی اور وقت بھولنے والی کسی خاتون پر اگر کفارہ قسم لازم ہو جائے اور وہ اتنی غریب ہو کہ کفارہ قسم میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق نہ تو دس غریبوں کو کھانا کھلا سکتی ہو اور نہ ہی دس غریبوں کو کپڑا دے سکتی ہو تو مسلسل کتنے روزے رکھنے سے اس کا کفارہ قسم ادا ہو جائے گا اس کو جاننے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ عورت گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی مذکورہ چھ اقسام میں سے کس قسم میں شامل ہے پھر اس قسم کا حکم ذیل کی تفصیل سے معلوم کر لیا جائے۔

پہلی، دوسری، چوتھی اور پانچویں قسم کی خواتین پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارے سے بری الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔  
(الف) مسلسل سولہ (۱۶) روزے رکھے۔

وضاحت: چونکہ ان چاروں قسم کی خواتین کے حق میں احتیاطاً ایک ماہ میں زیادہ سے زیادہ ۱۱ دن حیض کے قرار دیئے گئے ہیں اور کفارہ قسم کے تین روزے مسلسل رکھنے ضروری ہیں۔ اور ممکن ہے جن تین دنوں میں اس طرح کی خاتون کفارہ قسم کے روزے رکھے وہ تینوں حیض کے دن ہوں یا تینوں طہر کے دن ہوں یا دو دن حیض کے ہوں اور ایک دن طہر یا دو دن طہر کے ہوں اور ایک دن حیض کا ان سب احتمالات میں احتیاط والا احتمال یہ ہے کہ دو دن طہر اور ایک دن حیض کا قرار دیا جائے یعنی یہ فرض کیا جائے کہ ایسی عورت نے کفارہ قسم کے دو روزے رکھے اور پھر تیسرے دن سے اسے حیض شروع ہو گیا لہذا اس کے مسلسل تین روزے درست نہ ہوئے پھر گیارہ (۱۱) دن تک اسے حیض جاری رہا اس کے بعد پھر اسے تین روزے رکھنے پڑے تاکہ اسے مسلسل تین روزے درست ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔ اس حساب سے اسے کل سولہ (۱۶) روزے رکھنے پڑیں گے، یعنی ۱۲ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۳ دن طہر = کل مدت = ۱۶ دن

(ب) تین روزے رکھے پھر نو دن کے بعد چار روزے رکھے۔

وضاحت: اس صورت میں اگر پہلے تین روزے طہر کی حالت میں ہو گئے تو انہی سے کفارہ قسم ادا ہو گیا۔ اور اگر ان تین میں سے ایک یا دو یا تینوں حیض کی حالت میں ہوئے تو حیض کی مدت پوری

ہونے کے بعد پھر تین روزے رکھنے ضروری ہیں۔ اور ان تینوں احتمالات میں سے مذکورہ بالا وضاحت کی رو سے احتیاط پر مبنی احتمال یہ ہے کہ تیسرے روزے سے حیض کی ابتدا فرض کی جائے اس کی رو سے نودن کے بعد چار روزے رکھنے ہوں گے۔ ۱۔

تیسری اور چھٹی قسم کی خاتون پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارہ سے بری الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔

(الف) مسلسل پندرہ روزے رکھے۔

مذکورہ بالا وضاحت کی رو سے پندرہ روزوں کا حساب یوں ہوگا:

۲ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۳ دن طہر = کل مدت = ۱۵ دن

(ب) تین دن روزے رکھے پھر دس دن کے بعد تین دن اور رکھے۔

مذکورہ بالا وضاحت کی رو سے دس دن سے پہلے اور بعد کے تین روزوں میں سے کوئی سے تین روزے طہر کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔ ۲۔

## گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے عدت کے احکام

ایسی عورت کو اگر اس کا شوہر طلاق دے دے تو اس کی عدت سے متعلق بنیادی طور پر دو قسم کے

۱۔ (وان لم تعلم) ان ابتداء حیضها باللیل (تصوم ستة عشر) لجواز ان الباقي من طهرها حين شرعت في الصوم يومان فلا يجزيان لانقطاع التتابع ثم لا يجزيها في احد عشر ثم يجزي في ثلاثة والجملة ستة عشر تاتر خانبة (او تصوم ثلاثة وتفطر تسعة وتصوم اربعة) لاحتمال ان اليوم الثالث من الثلاثة الاولى وافق ابتداء حیضها فيفسد اليوم الحادی عشر وهو اول الاربعة الاخيرة فاذا صامت بعده ثلاثة وقعت متتابعة في طهر يقينا (او على قلبه) بان تقدم الاربعة وتؤخر الثلاثة (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۵)

۲۔ (وان وجب عليها صوم ثلاثة ايام) متتابعة (في كفارة يمين و علمت ان ابتداء حیضها باللیل تصوم خمسة عشر) لاحتمال ان يوافق ابتداء صومها لاربعة عشر من طهرها فلا يجزيها صوم يومين لعدم التسابع ثم لا تجزيها عشرة ثم تجزيها ثلاثة مص اى لان هذه الثلاثة طهر يقينا وقد صامت متتابعة فصحت عن كفارة اليمين وانما لم يؤخذ لها يوم مما بعد العشرة مع اليومين قبلها لان الحيض هنا يقطع التسابع لانها يمكنها صوم ثلاثة خالية عن الحيض بخلاف الشهرين في كفارة القتل (او تصوم ثلاثة ايام ثم تفطر عشرة ثم تصوم ثلاثة) لتيقنها بان احدى الثلاثين وافقت زمان طهرها فجازت عن الكفارة محيط (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۵)

احکام معلوم ہونے ضروری ہیں ایک یہ کہ ناسیہ کے شوہر کیلئے اپنی بیوی سے رجوع کرنا کب تک جائز ہے؟ اور دوسرے یہ کہ خود ناسیہ عورت کو کسی اور مرد کے ساتھ نکاح کرنا کب جائز ہے؟ ابتداء میں پہلی قسم کے احکام کی رو سے ناسیہ کی عدت کا بیان ہے اور بعد میں دوسری قسم کے احکام کی رو سے ناسیہ کی عدت کا بیان ہے۔

### رجوع کے حق میں عدت کی مدت

اگر ایسی عورت (یعنی جس کو حیض کا وقت اور گنتی دونوں یاد نہ ہوں) کو شوہر رجعی طلاق (یعنی ایسی طلاق جس میں شوہر کو دوران عدت رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے) دیدے، تو شوہر کو طلاق دینے کے وقت سے انتالیس (۳۹) دن انتالیس (۳۹) راتوں (یعنی ۹۳۶ گھنٹوں) تک رجوع کا حق حاصل ہوگا اس کے بعد نہیں۔

چونکہ ناسیہ عورت کو تمام احکام میں احتیاط ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور رجوع کے حق میں احتیاط یہ ہے کہ حیض و طہر کی کم سے کم مدت شمار کی جائے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ رجوع عدت کے اندر ہی ہوا ہے اور عدت کے بعد رجوع کرنے کا احتمال نہ رہے۔

اس لئے رجوع کے حق میں (احتیاط ملحوظ رکھتے ہوئے) ہم یہ فرض کریں گے کہ شوہر نے طہر کے آخری لمحات میں طلاق دی ہے اور اس کے بعد تین حیض شمار کریں گے کیونکہ مطلقہ عورت کی عدت عموماً تین حیض ہوتی ہے اور حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) ہوتی ہے اس حساب سے تین حیض کی مجموعی مدت نو دن نو رات (یعنی ۲۱۶ گھنٹے) ہوئی اور طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) ہوتی ہے اور تین حیضوں کے درمیان دو طہر آتے ہیں اس حساب سے دو طہر کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات (یعنی ۷۲۰ گھنٹے) ہوئی۔ جس کی ترتیب یہ ہے:

عدت = تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے (پہلا حیض) + پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے (پہلا طہر) + تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے (دوسرا حیض) + پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے (دوسرا طہر) + تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے (تیسرا حیض) = کل مدت

انتالیس دن انتالیس راتیں یعنی ۹۳۶ گھنٹے۔ ۱۔

## عورت کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت

ایسی عورت کو طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کرنے کے لئے عدت شمار کرنے میں بھی احتیاط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور اس بارے میں احتیاط یہ ہے کہ حیض و طہر دونوں کی زیادہ سے زیادہ مدت شمار کی جائے تاکہ عدت کے گزرنے کا یقین ہو جائے اور عدت کے دوران دوسرے مرد سے نکاح کرنے کا احتمال باقی نہ رہے۔

اب حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت تو معلوم ہے یعنی دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) لیکن طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت چونکہ متعین نہیں ہے اس لئے طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت کی تعیین میں فقہاء کرام رحمہم اللہ کے اقوال مختلف ہیں جن میں سے مفتی یہ قول (یعنی جس قول پر فتویٰ دیا گیا ہے) یہ ہے کہ ایسی عورت کے حق میں طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت دو ماہ شمار ہوگی۔

پھر عدت کی زیادہ سے زیادہ مدت حاصل کرنے کیلئے یہ فرض کیا جائے گا کہ جس وقت طلاق واقع ہوئی تھی اس وقت حیض کی بالکل ابتداء تھی یعنی حیض کا فقط ایک ہی لمحہ گزرا تھا لہذا یہ حیض ناقص ہونے کی وجہ سے عدت میں شمار نہ ہوگا اور اس کے بعد آنے والے حیض سے عدت کی ابتداء مانی جائے گی اس طرح تین حیضوں اور دو طہروں کی مجموعی مدت سات ماہ دس دن (یعنی ۲۴۰ دن) سے ایک لمحہ کم ہوگی جس کی صورت یہ ہے: ۱۰ دن سے ایک لمحہ کم (ناقص حیض) + ۲ ماہ (پہلا طہر) + دس دن دس رات (پہلا کامل حیض) + ۲ ماہ (دوسرا طہر) + ۱۰ دن (دوسرا کامل حیض) + ۲ ماہ (تیسرا طہر) + ۱۰ دن (تیسرا کامل حیض) = سات ماہ دس دن ایک لمحہ کم (یعنی دو سو بیس دن ایک لمحہ کم)

اور اگر اس صورت میں طلاق واقع ہونا طہر کے آخری لمحہ میں فرض کیا جائے تو ایسی صورت میں تین حیض اور دو طہر کی مجموعی مدت کے حساب سے عدت سات ماہ ہوگی اور بہت سے فقہاء نے اس پر

۱۔ (وان طلقت رجعیاً) ولا تعرف مقدار حیضها فی کل شهر (یحکم بانقطاع الرجعة بمضي تسعة وثلاثين) لاحتمال ان حیضها ثلاثة وطهرها خمسة عشر ووقوع الطلاق فی آخر اجزاء الطهر فتقضى العدة بثلاث حیض بینهما طهران کما فی التاترخانیة (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۶)



بھی فتویٰ دیا ہے البتہ پہلے قول پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ ۱

## دوسری قسم (فقط وقت بھولنے والی) کے احکام

ناسیہ خواتین کی دوسری قسم وہ عورت ہے جس کو حیض کے دنوں کی گنتی (تعداد) یاد ہو یعنی اسے یہ یاد ہو کہ حیض کتنے دن اور کتنے گھنٹے آتا تھا مگر وہ اس حیض کا وقت بھول جائے یعنی اسے یہ یاد نہ ہو کہ یہ حیض مہینے کے کون سے دنوں میں آتا تھا بلکہ اسے مہینہ کی ہر تاریخ میں طہریا حیض ہونے کا تردد ہو۔

## فقط وقت بھولنے والی خواتین کی دو اقسام

فقط وقت بھولنے والی خواتین کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں، وہ قسمیں مع احکام کے حسب ذیل ہیں:

## فقط وقت بھولنے والی خواتین کی پہلی قسم

جس عورت کو کچھ یاد نہ ہو کہ حیض مہینے کے کس دن شروع ہوا تھا بلکہ اسے مہینے کے ہر دن میں حیض شروع ہونے کا احتمال ہوا اسے اصطلاح (فقہاء کی زبان) میں ناسیۃ بالوقت فی جمیع الشہر (پورے مہینے میں حیض کا وقت بھولنے والی) کہتے ہیں۔

## اس قسم کی خواتین کے حق میں عمومی احکام

اس قسم کی خواتین کیلئے تقریباً تمام احکام وہی ہیں جو ناسیہ کی پہلی قسم کی خواتین کیلئے اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ اگر اس قسم کی خاتون کے حیض کے دن دس سے کم ہوں تو ایسی

۱۔ قال فی الدرر وتعدد لطلاق بسبعة أشهر علی المفتی به قال العلامة ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ: قوله (وتعدد لطلاق) وقيل لا يقدر لعدتها طهر ولا تنقضي عدتها أبداً. قوله: (علی المفتی به) أی علی القول السابق المفتی به من أنه يقدر طهرها للعدة بشهرين، فتنقضي بسبعة أشهر لا تحتاجها إلى ثلاثة أطهار بسة أشهر وثلاث حیضات بشهر. وكتب الشارح فی هامش الخزائن ما نصه: قوله وعليه الفتوى، كذا فی النهاية والعناية والكفاية وفتح القدير، واختاره فی البحر، وجزم به فی النهر اه. لكن فی السراج عن الصیرفی: إنما تنقضي عدتها بسبعة أشهر وعشرة أيام إلا ساعة، لانه ربما يكون طلقها فی أول الحيض فلا يحتسب بتلك الحيضة فتحتاج إلى ثلاثة أطهار وهي ستة أشهر وعشرة أيام إلا ساعة، وهي الساعة التي مضت من الحيض الذي قع فيه الطلاق (شامی ج ۱ ص ۲۸۸ و ص ۲۸۹)

صورت میں وہ عبادات جو ایک مرتبہ ادا کرنے کے بعد حیض کے دنوں کے بعد احتیاطاً دوبارہ ادا کرنے کا حکم ہے جیسے طواف زیارت، قضاء نماز، سجدہ تلاوت وغیرہ ان عبادات کو یہ خواتین اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کے مطابق وقت گزر جانے کے بعد دہرائیں گی مثلاً ایک خاتون کو یہ یاد ہے کہ اس کے حیض کے دنوں کی تعداد آٹھ ہے اور اس نے کوئی آیت سجدہ سنی اور اس کے فوراً بعد اس نے سجدہ تلاوت نہ کیا بلکہ کچھ دیر کے بعد ادا کیا تو اسے آٹھ دن کے بعد دوبارہ سجدہ تلاوت ادا کرنا ہوگا۔

### اس قسم کی خواتین کے حق میں قضا روزے کے احکام

اس کے علاوہ رمضان کے جو روزے حیض کی وجہ سے درست نہیں قرار پائے ان کی قضا کرنے کے حکم میں اس قسم کی خواتین کے لئے درج ذیل تفصیل ہے۔

قضا روزوں کی ادائیگی کے اعتبار سے گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی جو اقسام پیچھے بیان کی گئی ہیں فقط وقت بھولنے والی خواتین کی بھی وہی چھ اقسام بنتی ہیں صرف یہ فرق ہے کہ گنتی اور وقت دونوں بھولنے والی خواتین کو چونکہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد بھی یاد نہیں ہوتی، اس لئے ان کے حق میں احتیاطاً حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت (یعنی دس دن دس رات) فرض کی جائے گی اور فقط وقت بھولنے والی خواتین کو چونکہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد یاد ہے اس لئے اس قسم کی خواتین کے حق میں ان کے حیض کے محفوظ دنوں کو ملحوظ رکھا جائے گا اس لحاظ سے اس قسم کی خواتین کے حق میں قضا روزے رکھنے کی ترتیب و تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلی اور دوسری قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان میں ایک جمع کر کے ان کے تین گنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی بشرطیکہ ان کے حیض کے دنوں کی تعداد سات دنوں سے کم ہو یعنی چھ دن ہو یا پانچ دن یا چار دن یا تین دن خواہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو یا ۳۰ دن کا اور خواہ ۲ شوال سے ہی قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں یا بعد میں رکھے جائیں۔

تیسری قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان کے تین گنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی بشرطیکہ ان کے حیض کے دنوں کی تعداد سات دنوں سے کم ہو یعنی چھ دن ہو یا پانچ دن یا چار دن یا تین دن خواہ

رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو یا ۳۰ دن کا اور خواہ ۲ شوال سے ہی قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں یا بعد میں رکھے جائیں۔

مثلاً پہلی یا دوسری قسم کی کسی خاتون کو تین دن حیض آنا یا دہے تو اسے  $۳ = ۱ + ۲$  کا تین گنا یعنی ۱۲ دنوں کے روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اس لئے کہ اس قسم کی خواتین کے حق میں دن کے وقت حیض شروع ہونے اور دن کے وقت ہی ختم ہونے کی وجہ سے ابتدائی چار دن کے روزے درست نہ ہوں گے اس کے بعد چودہ دن کے روزے درست ہو جائیں گے اس کے بعد پھر چار دن کے روزے درست نہ ہوں گے اس کے بعد پھر رمضان کے آخر تک کے تمام روزے درست ہو جائیں گے گویا پورے رمضان میں کل آٹھ دن کے روزے فاسد قرار پائے اب اگر یہ خاتون رمضان سے متصل یعنی ۲ شوال سے ہی قضاء روزے رکھنے شروع کرے تو ماہ شوال کے دنوں کو ماہ رمضان کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا جس کی رو سے یہ حساب بنے گا۔

۴ دن (حیض) + ۱۴ دن (طہر) + ۴ دن (حیض) + ۸ دن (طہر) = ۳۰ دن (ماہ رمضان)  
یکم شوال (طہر کا دن ہے لیکن بوجہ عید الفطر کے روزہ رکھنا درست نہیں) ۵ دن (طہر) + ۴ دن (حیض) + ۳ دن (طہر) = ۱۲ دن (قضاء روزے)

اور اگر اسی طرح کی خاتون بعد میں ان روزوں کو قضاء کرے تو جس دن سے قضاء روزے رکھنے شروع کرے گی احتیاطاً اسی دن سے حیض کی ابتداء مان لی جائے گی جس کی رو سے حساب اس طرح ہوگا۔

۴ دن (حیض) + ۸ دن (طہر) = ۱۲ دن (قضاء روزے)  
یعنی بارہ (۱۲) دن کے روزے بطور قضاء رکھنے کی صورت میں آٹھ (۸) دن کے روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

اور اگر اسی طرح کی کسی خاتون کو مثلاً چھ (۶) دن حیض آنا یا دہے تو وہ  $۶ + ۱ + ۳ = ۱۰$  دن کے روزے بطور قضاء رکھے گی جس کا حساب اس طرح ہوگا:

۶ + ۱ = ۷ دن (حیض) + ۱۴ دن (طہر) + ۷ دن (حیض) + ۲ دن (طہر) = ۳۰ دن (ماہ رمضان)

یکم شوال (طہر کا دن ہے لیکن بوجہ عید الفطر کے روزہ رکھنا درست نہیں) ۱۱ دن (طہر) + ۷ دن (حیض) + ۳ دن (طہر) = ۲۱ دن (قضاء روزے)

اور اگر اسی طرح کی خاتون بعد میں ان روزوں کو قضاء کرے تو جس دن سے قضاء روزے رکھنے شروع کرے گی احتیاطاً اسی دن سے حیض کی ابتداء مان لی جائے گی جس کی رو سے حساب اس طرح ہوگا۔

۷ دن (حیض) + ۱۴ دن (طہر) = ۲۱ دن (قضاء روزے)

یعنی ایکس (۲۱) دن کے روزے بطور قضاء رکھنے کی صورت میں چودہ (۱۴) دن کے روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

تیسری قسم کی خواتین کو چونکہ رات سے حیض شروع ہونا یاد ہے اس لئے ان کے حق میں اتنے دن کے روزے ہی فاسد قرار دئے جائیں گے جتنے دن مجموعی طور پر پورے مہینے میں انہیں حیض کا خون آنا یاد ہے اور ان دنوں کی قضاء حیض کے دنوں کے تین گنا دنوں کے روزے رکھنے سے ادا ہو جائے گی۔ یعنی اگر تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو نو (۹) دن کے روزے بطور قضاء رکھے گی اور اگر چھ (۶) دن حیض آنا یاد ہے تو اٹھارہ (۱۸) دن کے روزے بطور قضاء رکھے گی۔ گزشتہ تفصیل میں غور کرنے سے اس کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے۔

اور اگر اس طرح کی خواتین کے حیض کے دنوں کی تعداد سات (۷) یا سات (۷) سے زیادہ ہو تو ان کو جتنے دن کے روزے بطور قضاء رکھنے ضروری ہوں گے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

حیض کے دن سات ہونے کی صورت

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو سات (۷) دن حیض آنا یاد ہو تو اگر وہ پہلی یا دوسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں مسلسل چوبیس (۲۴) روزے رکھنے سے سولہ (۱۶) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں مسلسل تیس (۳۲) روزے رکھنے سے سولہ (۱۶) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں مسلسل تیس (۲۳) روزے رکھنے سے پندرہ (۱۵) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں اس صورت میں مسلسل اکتیس (۳۱) روزے رکھنے سے پندرہ (۱۵) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

اور اگر وہ تیسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہو یا اکتیس (۲۹) دن کا بہر صورت اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی، دوسری اور چوتھی صورت میں مسلسل اکیس (۲۱) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا تیسری صورت میں (یعنی جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں تو) مسلسل چودہ (۱۴) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

**حیض کے دن آٹھ ہونے کی صورت**

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو آٹھ (۸) دن حیض آنا یا دہو تو اگر وہ پہلی یا دوسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ اکتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ

(۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی (یعنی پہلی یا دوسری قسم کی وہ) خاتون (جس کے حیض کے دن آٹھ (۸) ہوں) کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل چھبیس (۲۶) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل چونتیس (۳۴) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل تینتیس (۳۳) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

اور اگر وہ تیسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل پندرہ (۱۵) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل تیس (۲۳) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل بائیس (۲۲) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

#### حیض کے دن نہ ہونے کی صورت

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو نو (۹) دن حیض آنا یا نہ ہونا اگر وہ پہلی یا دوسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل انتیس (۲۹) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل چھتیس (۳۶) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل پینتیس (۳۵) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

اور اگر وہ تیسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت

میں اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل سترہ (۱۷) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل چوبیس (۲۴) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل تیس (۲۳) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

### حیض کے دن دس ہونے کی صورت

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو دس (۱۰) دن حیض آنا یاد ہو تو اگر وہ پہلی یا دوسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل بتیس (۳۰) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری اور چوتھی صورت میں مسلسل سینتیس (۳۷) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

اور اگر وہ تیسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل انیس (۱۹) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل پچیس (۲۵) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل چوبیس (۲۴) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے:

چوتھی و پانچویں قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان میں ایک جمع کر کے اس کے دو گنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی خواہ رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہو یا تیس (۳۰) دن کا اور خواہ



۲ شوال ہی سے قضاء شروع کی جائے یا بعد میں قضاء کئے جائیں۔

چونکہ اس طرح کی خواتین کو مہینے میں صرف ایک بار حیض کا خون آنا یاد ہے اس لئے ان کے حق میں رمضان کے صرف اتنے دنوں کے روزے ہی فاسد ہوں گے جتنے دن ان کو حیض کا خون آنا یاد ہے البتہ دن کے وقت حیض شروع ہونے اور دن کے وقت ہی بند ہونے کی وجہ سے مزید ایک دن کا روزہ فاسد ہوگا لہذا اس طرح کی خواتین جس دن سے بھی ان روزوں کی قضاء شروع کریں گی اسی دن سے ان کے حیض کا شروع ہونا سمجھا جائے گا اس طرح حیض کے محفوظ دن اور ایک اضافی دن یہ تمام دن گویا حیض کے دن ہوئے ان دنوں کے روزے تو معتبر نہ ہوئے اور اس کے بعد پاکی کے دن ہوں گے اس لئے مزید اتنے ہی دنوں کے روزے رکھنے پڑیں گے تاکہ چھوٹے ہوئے روزوں کا پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

چھٹی قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان کے دو گنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی خواہ رمضان کا مہینہ اتنیس (۲۹) دن کا ہو یا تیس (۳۰) دن کا اور خواہ ۲ شوال ہی سے قضاء شروع کی جائے یا بعد میں قضاء کئے جائیں۔

مذکورہ بالا وضاحت میں غور کرنے سے اس کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے۔

**فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب**  
پہلی اور دوسری قسم کی خواتین پر کفارہ رمضان و قتل سے بری الذمہ ہونے کے لئے مسلسل اتنے دنوں کے روزے رکھنے پڑیں گے کہ ان کے حیض کے دنوں کو نکال کر ساٹھ (۶۰) دن پورے ہو جائیں جس کا قاعدہ یہ ہے حیض کے دن + ایک + ۱۴ اسی ترتیب سے حیض کے دن + ایک + ۱۴ کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط پاکی کے دنوں یعنی ۱۴ + ۱۴ کا مجموعہ ۶۰ ہو جائے مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین دن حیض آنا یاد ہے تو اسے مسلسل ۲ + ۱۴ + ۲ + ۱۴ + ۲ + ۱۴ + ۲ + ۱۴ + ۲ + ۱۴ = ۸۰ دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

تیسری قسم کی خواتین کے لئے کفارہ رمضان و قتل کے واجب شدہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہونے کے لئے قاعدہ یہ ہے حیض کے دن + ۱۵ اسی ترتیب سے

حیض کے دن + ۱۵ کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط پاکی کے دنوں یعنی ۱۵، ۱۵ کا مجموعہ ۶۰ ہو جائے۔  
مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین دن حیض آنا یاد ہے تو اسے مسلسل  
 $۱۵ + ۱۵ + ۱۵ + ۱۵ + ۱۵ + ۱۵ + ۱۵ + ۱۵ = ۱۲۰$  دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

چوتھی اور پانچویں قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان میں ایک کا اضافہ کر کے جو مجموعی  
تعداد حاصل ہو وہ تمام دن ان کے حق میں حیض کے دن شمار ہوں گے اور تیس (۳۰) دنوں میں سے  
حیض کے ان دنوں کو نکالنے کے بعد جو دن باقی بچیں گے وہ ان کے حق میں طہر کے دن شمار  
ہوں گے لہذا ایسی خواتین کے لئے کفارۃ رمضان قتل کے واجب شدہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی  
حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہونے کے لئے طریقہ یہ ہوگا کہ پہلے حیض کے محفوظ دنوں  
میں ایک جمع کر کے حیض کے مجموعی دن معلوم کر لئے جائیں پھر تیس دنوں میں سے حیض کے مجموعی  
دن نکال کر طہر کے دن معلوم کر لئے جائیں پھر حیض کے مجموعی دنوں اور طہر کے دنوں کو اس ترتیب  
سے جمع کر لیں:

حیض کے مجموعی دن + طہر کے دن اس ترتیب سے جمع کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط طہر کے دنوں کا  
مجموعہ ۶۰ ہو جائے۔

مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اس کے حق میں حیض کے مجموعی  
دن  $۳ + ۱ = ۴$  ہوں گے اور طہر کے دن  $۳۰ - ۴ = ۲۶$  ہوں گے لہذا اس طرح کی خاتون کو مسلسل  
 $۲۶ + ۲۶ + ۴ + ۴ = ۶۰$  دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

چھٹی قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان کے حق میں فقط وہی دن حیض کے دن شمار ہوں  
گے اور تیس (۳۰) دنوں میں سے حیض کے ان دنوں کو نکالنے کے بعد جو دن باقی بچیں گے وہ ان  
کے حق میں طہر کے دن شمار ہوں گے لہذا ایسی خواتین کے لئے کفارۃ رمضان قتل کے واجب شدہ  
ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہونے کے لئے طریقہ یہ ہوگا کہ  
پہلے تیس دنوں میں سے حیض کے محفوظ دن نکال کر طہر کے دن معلوم کر لئے جائیں پھر حیض کے  
محفوظ دنوں اور طہر کے دنوں کو اس ترتیب سے جمع کر لیں:

حیض کے محفوظ دن + طہر کے دن اس ترتیب سے جمع کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط طہر کے دنوں کا مجموعہ ۶۰ ہو جائے۔

مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اس کے حق میں حیض کے دن یہی ہوں گے اور طہر کے دن ۳۰-۳۱=۲۷ ہوں گے لہذا اس طرح کی خاتون کو مسلسل ۳+۲۷+۳+۲۷+۶=۶۹ دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب پہلی، دوسری، چوتھی اور پانچویں قسم کی خواتین پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارے سے بری الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔  
(الف) حیض کے محفوظ دنوں میں چھ دن کا اضافہ کر کے جتنے دن حاصل ہوں اتنے دن مسلسل روزے رکھنا مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اسے ۳+۶=۹ دن مسلسل روزے رکھنے پڑیں گے۔

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے سے بری الذمہ ہونے کے لئے بیان کردہ طریقے کی وضاحت میں غور کرنے سے چھ دن کے اضافے کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے مختصر یہ ہے کہ: ۳ دن طہر + ۳ دن حیض + ۱ دن طہر = ۹ دن

(ب) تین روزے رکھے پھر حیض کے محفوظ دنوں میں سے دو (۲) دن کم کا وقفہ کرے یعنی روزے نہ رکھے اس کے بعد چار (۴) روزے مزید رکھے مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو وہ ۳ روزے رکھے پھر ۲ دن وقفہ کر کے ۴ روزے رکھے۔ گزشتہ بیان کردہ وضاحت کی رو سے اس کی وجہ مختصر یہ ہے: ۲ دن طہر + ۳ دن حیض + ۱ دن طہر

تیسری اور چھٹی قسم کی خواتین پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارے سے بری الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔

(الف) حیض کے محفوظ دنوں میں پانچ دن کا اضافہ کر کے جتنے دن حاصل ہوں اتنے دن مسلسل روزے رکھنا مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اسے ۳+۵=۸ دن

مسلل روزے رکھنے پڑیں گے۔

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے سے بری الذمہ ہونے کے لئے بیان کردہ طریقے کی وضاحت میں غور کرنے سے پانچ دن کے اضافے کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے مختصراً یہ ہے کہ: ۲۰ دن طہر + ۳ دن حیض + ۳ دن طہر = ۸ دن

(ب) تین روزے رکھے پھر حیض کے محفوظ دنوں کا وقفہ کر کے دوبارہ تین روزے رکھے مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو وہ ۳ روزے رکھے پھر ۳ دن وقفہ کر کے ۳ روزے رکھے۔ گزشتہ بیان کردہ وضاحت کی رو سے اس کی وجہ مختصراً یہ ہے: ۳ دن طہر + ۳ دن حیض + ۳ دن طہر

گزشتہ بیان کردہ وضاحت کی رو سے تین دن سے پہلے اور بعد کے تین روزوں میں سے کوئی سے تین روزے طہر کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

### فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:..... پہلی، دوسری اور تیسری قسم کی خواتین میں سے کسی خاتون کو اگر اس کے شوہر نے رجعی طلاق دیدی تو رجوع کے حق میں اس کی عدت کی احتیاطاً کم سے کم مدت حاصل کرنے کے لئے درج ذیل قاعدے پر عمل کیا جائے گا۔

عدت = مدت حیض + ۱۵ دن + مدت حیض + ۱۵ دن + مدت حیض

مثال: ایک خاتون کو پانچ دن حیض آنا یاد ہے اور یہ یاد نہیں کہ حیض مہینے میں ایک بار آتا تھا یا دو بار تو شوہر کے رجوع کرنے کے حق میں اس کی عدت مذکورہ بالا قاعدے کی رو سے ۴۵ دن بنے گی۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی قسم کی خواتین میں سے کسی خاتون کو اگر اس کے شوہر نے رجعی طلاق دیدی تو رجوع کے حق میں اس کی عدت کی احتیاطاً کم سے کم مدت حاصل کرنے کے لئے درج ذیل قاعدے پر عمل کیا جائے گا۔

عدت = مدت حیض + مدت طہر + مدت حیض + مدت طہر + مدت حیض

مثال: ایک خاتون کو مہینے میں ایک بار پانچ دن حیض آنا یاد ہے تو شوہر کے رجوع کرنے کے حق

میں اس کی عدت مذکورہ بالا قاعدے کی رو سے ۶۵ دن بنے گی۔

دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت:.....مطلقہ عورت کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے لئے پہلی، دوسری اور تیسری قسم کی خواتین کے لئے عدت درج ذیل قاعدے سے معلوم کی جائیگی۔

ایک لمحہ کم مدت حیض + ۶۰ دن + مدت حیض + ۶۰ دن + مدت حیض  
مثال: ایک خاتون کو یہ تو یاد ہے کہ اسے پانچ دن حیض آتا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ حیض ہر ماہ ایک بار آتا تھا یا دو بار تو اس کے مطلقہ ہونے کی صورت میں دوسری جگہ نکاح کرنے کے لئے مذکورہ بالا قاعدہ کی رو سے اس کی عدت چھ ماہ بیس دن سے ایک لمحہ کم ہوگی۔

وضاحت ایک لمحہ کم پانچ دن (ناقص حیض) + ۶۰ دن (پہلا طہر) + پانچ دن (پہلا حیض) + ۶۰ دن (دوسرا طہر) + پانچ دن (دوسرا حیض) + ۶۰ دن (تیسرا طہر) + پانچ دن (تیسرا حیض) = ۲۰۰ دن ایک لمحہ کم (چھ ماہ بیس دن سے ایک لمحہ کم)

چوتھی، پانچویں اور چھٹی قسم کی خواتین کیلئے عدت درج ذیل قاعدے سے معلوم کی جائیگی۔  
عدت = ایک لمحہ کم مدت حیض + مدت طہر + مدت حیض + مدت طہر + مدت حیض + مدت طہر + مدت حیض۔

مثال: ایک خاتون کو یہ بھی یاد ہے کہ اسے پانچ دن حیض آتا تھا اور یہ بھی یاد ہے کہ اسے حیض ہر ماہ ایک بار آتا تھا تو اس کے مطلقہ ہونے کی صورت میں دوسری جگہ نکاح کرنے کے لئے مذکورہ بالا قاعدہ کی رو سے اس کی عدت ۹۵ دن ایک لمحہ کم ہوگی۔

وضاحت ایک لمحہ کم ۵ دن (ناقص حیض) + ۲۵ دن (پہلا طہر) + ۵ دن (پہلا حیض) + ۲۵ دن (دوسرا طہر) + ۵ دن (دوسرا حیض) + ۲۵ دن (تیسرا طہر) + ۵ دن (تیسرا حیض) = ۹۵ دن  
ایک لمحہ کم (تین ماہ پانچ دن سے ایک لمحہ کم)

## فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون

جس عورت کو یہ تو یاد ہو کہ حیض مہینہ کے کون سے عشرے میں آتا تھا لیکن اسے حیض شروع ہونے کی تاریخ یاد نہیں اسے اصطلاح (فقہاء کی زبان) میں ناسیۃ بالوقت فی بعض الشهر (یعنی مہینے کے کچھ حصہ میں حیض کا وقت بھولنے والی) کہتے ہیں۔

اس کی آگے پھر دو قسمیں ہیں۔

(الف)..... جتنے دنوں میں تردد ہے ان میں ایک دن بھی ایسا نہ ہو جسے یقینی طور پر حیض قرار دیا جا سکے اور یہ اس صورت میں ہوگا کہ جتنے دنوں میں تردد ہے وہ حیض کے دنوں سے دو گنا ہوں یا اس سے بھی زیادہ ہوں۔

مثال: حیض تین دن آتا یا دہے اور مہینہ کے آخری عشرہ میں بھول گئی کہ حیض کس تاریخ سے شروع ہوا تھا لہذا اگر آخری عشرہ نو (۹) دنوں کا بھی ہو تو یہ دن حیض کے دنوں کی تعداد (یعنی تین دن) کے دو گنا (یعنی چھ دن) سے زیادہ ہے اور اسے آخری عشرہ کے ہر دن میں تردد ہے کہ حیض کا ہے یا طہر کا۔ کسی ایک دن کے بارے میں بھی حیض یا طہر ہونے کا یقین نہیں۔

حکم: اس قسم کی خواتین کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جتنے دنوں میں حیض اور طہر کا تردد ہے ان کے شروع سے حیض کے دنوں کی تعداد کے بقدر دنوں میں ہر نماز وضو سے پڑھے گی۔ اس کے بعد اس عشرے کے باقی دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی، اور ہر نماز کے ساتھ کچھلی نماز لوٹائے گی۔ جیسے اوپر کی مثال میں ۲۱ تا ۲۳ تین دن وضو سے نماز پڑھے گی اور ۲۴ تاریخ سے مہینے کے آخر تک ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی، اور ہر نماز کے ساتھ کچھلی نماز لوٹائے گی۔

کیونکہ شروع کے تین دن میں حیض شروع ہونے کا تردد ہے اس لئے اگر بالفرض حیض شروع ہو چکا ہے تو نماز معاف ہو چکی ہے اور اگر حیض شروع نہیں ہوا بلکہ پچھلا طہر جاری ہے تو غسل کرنے کی ضرورت نہیں فقط وضو کافی ہے اور باقی دنوں میں چونکہ حیض ختم ہونے کا تردد ہے اور حیض ختم ہونے پر غسل فرض ہوتا ہے اس لئے ان دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھنا ضروری ہے۔

**مستثنیٰ صورت:** اس حکم سے ایک صورت مستثنیٰ ہے وہ یہ کہ اگر حیض کے ختم ہونے کا وقت یاد ہے مثلاً یاد ہے کہ حیض عصر کے وقت ختم ہوا تھا لیکن تاریخ بھول گئی تو ۲۴ تاریخ سے مہینے کے آخر تک روزانہ صرف عصر کی نماز غسل کر کے پڑھے گی باقی نمازوں کے لئے غسل کرنا ضروری نہیں صرف وضو کر کے پڑھ لینا درست ہے۔

حیض چونکہ عصر کے وقت ختم ہونا معلوم ہے اس لئے ہر دن کے بارے میں یہ احتمال ہے کہ شاید اس دن عصر کے وقت حیض ختم ہوا ہو اور حیض کے ختم پر غسل واجب ہوتا ہے اس لئے احتیاطاً روزانہ عصر کے وقت غسل کرے گی۔

اس لئے کہ اگر واقعی حیض ختم ہو چکا ہے تو یہ غسل پاکی کیلئے کافی ہوگا اور آئندہ وضو سے نماز درست ہوگی اور اگر حیض ختم نہیں ہوا تو غسل سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور آئندہ بھی ناپاکی ہی رہے گی اس لئے غسل کی ضرورت نہیں۔ ۱

(ب)..... جتنے دنوں میں تردد ہے وہ حیض کے دنوں کے دو گنا سے کم ہوں اس صورت میں بعض دن یقیناً حیض کے ہوں گے۔

**مثال ۱:** کسی خاتون کو یہ یاد ہے کہ اسے مہینہ کے شروع کے پانچ دنوں میں سے تین دن حیض آتا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ شروع کے تین دن حیض کے ہوتے تھے یا درمیان کے یا آخر کے۔ اس مثال میں تین احتمال نکلتے ہیں ایک یہ کہ یکم تاریخ سے حیض کا شروع ہونا فرض کیا جائے، اس صورت میں یکم، ۲ اور ۳ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے دوسرا یہ کہ ۲ تاریخ سے

۱ (ان علمت ان ایامها ثلاثة فأصلتها في العشرة الأخيرة من الشهر) بان لم يغلب على ظنها موضعها من العشرة (تصلی من اول العشرة بالوضوء لوقت كل صلاة) ولكل صلاة على الاختلاف بين المشائخ تاتر خانیه (ثلاثة ايام) للتردد فيها بين الحيض والطهر محيط (ثم تصلی بعدها الى آخر الشهر بالاغتسال لوقت كل صلاة) للتردد فيه بين الحيض والطهر والخروج من الحيض محيط (الا اذا تذكرت وقت خروجها من الحيض) بان تذكرت انها كانت تطهر في وقت العصر مثلاً ولا تدري من ای يوم (فتغتسل في كل يوم في ذلك الوقت مرة) فتصلی الصبح والطهر بالوضوء للتردد بين الحيض والطهر ثم تصلی العصر بالغسل للتردد بين الحيض والخروج منه ثم تصلی المغرب والعشاء والوتر بالوضوء للتردد بين الحيض والطهر ثم تفعل هكذا في كل يوم مما بعد الثلاثة (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۷)



حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲، ۳ اور ۴ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے، تیسرا یہ کہ ۳ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۳، ۴ اور ۵ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے، چونکہ ۳ تاریخ کا دن تینوں احتمالات میں حیض کا دن بنتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ ۳ تاریخ یقیناً حیض کا دن ہے۔

**یقینی ایام پہچاننے کا طریقہ:** حیض کے یقینی دن پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جتنے دنوں میں تردد ہے ان میں پہلے دن سے حیض فرض کیا جائے پھر دوسرے سے پھر تیسرے سے یہاں تک کہ تردد کے تمام دنوں میں حیض شروع ہونے کے احتمالات نکل آئیں، پھر جو دن ہر احتمال کی صورت میں حیض کے بنتے ہوں وہ حیض کے یقینی دن کہلائیں گے۔

**مثال ۲:** کسی خاتون کو یہ یاد ہے کہ اسے مہینہ کے آخری دس دنوں میں سے چھ دن حیض آتا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ شروع کے چھ دن حیض کے ہوتے تھے یا درمیان کے یا آخر کے۔ اس مثال میں پانچ احتمالات نکلتے ہیں:

ایک یہ کہ ۲۱ تاریخ سے حیض کا شروع ہونا فرض کیا جائے، اس صورت میں ۲۱ تا ۲۶ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

دوسرا یہ کہ ۲۲ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۲ تا ۲۷ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

تیسرا یہ کہ ۲۳ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۳ تا ۲۸ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

چوتھا یہ کہ ۲۴ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۴ تا ۲۹ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

پانچواں یہ کہ ۲۵ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۵ تا ۳۰ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔ چونکہ پانچوں احتمالات میں ۲۵، ۲۶ تاریخوں کے دن حیض کے بنتے ہیں اس لئے معلوم ہوا کہ ۲۵، ۲۶ تاریخ یقیناً حیض کے دن ہیں۔

**حکم:** اس صورت کا حکم یہ ہے کہ جن دنوں کے بارے میں حیض ہونے کا یقین ہے ان میں نماز نہ پڑھے اور ان دنوں سے پہلے حیض کے احتمال والے دنوں میں ہر نماز وضو کر کے پڑھے غسل کرنا ضروری نہیں اور حیض کے یقینی دنوں کے بعد والے دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھنا ضروری ہوگا۔

اس حکم کے مطابق پہلی مثال میں یکم اور ۲ تاریخ والے دن میں ہر نماز وضو کر کے پڑھے گی، اور ۳ تاریخ والے دن میں نماز بالکل چھوڑ دیگی اور ۴ تا ۵ تاریخ والے دن میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی کیونکہ پہلی دو تاریخوں میں حیض شروع ہونے کا اور ۴، ۵ کی دو تاریخوں میں حیض ختم ہونے کا تردد ہے۔ اور ۳ تاریخ کا دن یقینی حیض کا دن ہے۔

اور دوسری مثال میں ۲۱ تا ۲۳ تاریخ والے دنوں میں ہر نماز وضو کر کے پڑھے گی، اور ۲۵ تا ۲۶ تاریخ والے دنوں میں نماز بالکل چھوڑ دیگی اور ۲۷ تا ۳۰ تاریخ والے دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی کیونکہ ۲۱ تا ۲۳ کی چار تاریخوں میں حیض شروع ہونے کا اور ۲۷ تا ۳۰ کی چار تاریخوں میں حیض ختم ہونے کا تردد ہے اور ۲۵، ۲۶ تاریخوں کے دن یقینی حیض کے دن ہیں۔

### فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے اداروں کا حکم

اس قسم کی خواتین پر رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہے سوائے ان دنوں کے جو حیض کے یقینی ایام ہیں۔

### فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے روزے قضاء رکھنے کا طریقہ

اس قسم کی خواتین پر رمضان کے صرف اتنے روزے قضاء رکھنے ضروری ہیں جتنے دن ان کو حیض آنا یاد ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس قسم کی خاتون کو مہینے کے جس عشرے میں حیض آنا یاد ہے اس عشرے کے علاوہ کسی دوسرے عشرے میں اتنے روزے رکھ لے جتنے روزے اس کے چھوٹے ہیں

### فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب

اس قسم کی خواتین پر کفارہ رمضان قتل سے بری الذمہ ہونے کے لئے مسلسل اتنے روزے رکھنے ضروری ہیں کہ حیض کے دن نکال کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کے روزے مجموعی طور پر ساٹھ

(۶۰) ہو جائیں۔

مثلاً اگر اس قسم کی کسی خاتون کو مہینے کے شروع کے ۵ دنوں میں سے تین دن حیض آنے کی عادت ہے اور اسے رات سے حیض شروع ہونا بھی یاد ہے لیکن حیض شروع ہونے کی تاریخ یاد نہیں۔ تو ایسی عورت کو چاہئے کہ وہ مسلسل اتنے روزے رکھے کہ حیض کے دنوں کو نکال کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کی تعداد مجموعی طور پر ساٹھ (۶۰) ہو جائے البتہ اس قسم کی خاتون کو اگر کچھ دنوں کا یقینی طور پر ایام حیض ہونا معلوم ہو تو وہ ان دنوں کے روزے نہیں رکھے گی۔

مثلاً اگر یہ خاتون ۶ تاریخ سے کفارہ رمضان کے روزے رکھنے شروع کرے تو اس کے ۲۵ روزے یقیناً پاکی کی حالت میں ہو جائیں گے اس کے بعد پانچ روزوں میں سے تین روزے اس کے درست نہ ہوں گے پھر ۲۵ روزے یقیناً پاکی کی حالت میں ہوں گے پھر پانچ روزوں میں سے تین روزے درست نہ ہوں گے اور چونکہ اس خاتون کے حق میں ۳ تاریخ کا دن یقیناً حیض کا دن ہے اس لئے یہ خاتون ۳ تاریخ کا روزہ نہیں رکھے گی اس حساب سے اس خاتون کے ۵۸ روزوں میں سے ۵۴ روزے درست ہو گئے اور مزید ۶ روزے رکھنے سے ۶۰ روزے پورے ہو جائیں گے اس طرح اس خاتون کو پاکی کی حالت میں ساٹھ (۶۰) روزوں کا یقین حاصل کرنے کے لئے ۶۴ روزے رکھنے پڑے۔

**فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے قسم کے کفارہ کے روزے رکھنے کا طریقہ**

اس قسم کی خاتون کو جن دنوں میں پاکی کا یقین ہے ان میں مسلسل ۳ روزے رکھنے سے قسم کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

**فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے عدت کا طریقہ**

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:..... اس مسئلے کی درج ذیل چار صورتیں ہو سکتی ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو پاکی کے یقینی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کو طلاق کے بعد آنے والے تیسرے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کے اس حیض کا تو عدت میں شمار نہ ہوگا اس کے بعد آنے والے تیسرے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں سے پہلے حیض کے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اسی حیض کے یقینی ایام سے عدت کا پہلا حیض شمار ہوگا اور اس کے بعد دوسری مرتبہ آنے والے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں کے بعد والے حیض کے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کے اس حیض کا تو عدت میں شمار نہ ہوگا اس کے بعد تیسری مرتبہ آنے والے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔

دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت:..... اس مسئلے کی درج ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو پاکی کے یقینی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کو طلاق کے بعد تیسری مرتبہ آنے والے حیض کے احتمالی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی یا احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کے اس حیض کا تو عدت میں شمار نہ ہوگا خواہ اسے یقینی دنوں سے پہلے والے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو یا یقینی دنوں کے بعد والے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو بہر صورت اس کے بعد تیسری مرتبہ آنے والے حیض کے احتمالی دن ختم ہونے پر اس کی عدت پوری ہوگی۔

### تیسری قسم (فقط گنتی بھولنے والی) کے احکام

جس خاتون کو حیض شروع ہونے یا ختم ہونے کا وقت تو معلوم ہو لیکن حیض کے دنوں کی تعداد بھول جائے ایسی عورت کو ناسیہ بالعد فقط یعنی صرف گنتی بھولنے والی کہا جاتا ہے۔ ایسی خواتین کی دو

قسمیں ہیں:

(۱)..... جسے یہ تو یاد ہو کہ گذشتہ حیض ختم کب ہوا تھا لیکن شروع ہونا یا دینہیں کہ حیض شروع کب ہوا تھا۔

(۲)..... جسے گذشتہ حیض کا شروع ہونا تو یاد ہو لیکن یہ بھول جائے کہ بند کب ہوا تھا۔

### فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ جس وقت حیض ختم ہونا یا دہے اس وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے پہلے کے بیس دن بیس رات (یعنی ۲۸۰ گھنٹے) یقینی پاکی کے ہوں گے اور بیس دن بیس رات کے بعد کے سات دنوں میں سے ہر دن میں یہ تردد ہوگا کہ حیض شروع ہوا ہے یا نہیں اور آخری تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یقینی طور پر حیض کے دن ہوں گے۔

لہذا آخری تین دنوں میں نماز بالکل نہ پڑھے اور اس سے پہلے کے سات دنوں میں ہر نماز فقط وضو کر کے پڑھے غسل کرنا ضروری نہیں اور اس سے پہلے کے بیس دن چونکہ یقینی پاکی کے ہیں لہذا ان دنوں میں اس پر پاکی کے احکام جاری ہوں گے۔

چونکہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) ہے اور یہ معلوم ہے کہ حیض کب ختم ہوا لہذا آخری تین دن یقیناً حیض کے ہوں گے۔

اور چونکہ یہ معلوم نہیں کہ حیض شروع کب ہوا تھا اس لئے ہم احتیاط کی وجہ سے حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) شمار کریں گے اس لحاظ سے مزید سات دن ایسے ہوں گے جن میں حیض شروع ہونے کا تردد ہوگا ان کے علاوہ بقیہ ایام یقیناً پاکی کے ہوں گے۔

### فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے اداروں کا حکم

اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض ختم ہونا یا دہے تو اسے مہینہ کی جس تاریخ کو حیض ختم ہونا یا دہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے پہلے کے تین دنوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم آخری تین دن (یعنی آخری ۷۲ گھنٹے) یقیناً

حیض کے دن ہیں اور جب دن کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو یقیناً ۲ گھنٹے پہلے دن کے وقت ہی حیض شروع بھی ہوا ہوگا اس طرح آخری اور پہلا دن آدھا آدھا اور درمیان کے دو دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہذا ان چار دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان چار دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو اسے مہینے کی جس تاریخ کو حیض ختم ہونا یاد ہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے پہلے کے دو دنوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم آخری تین دن (یعنی آخری ۲ گھنٹے) یقیناً حیض کے دن ہیں اور جب رات کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو یقیناً ۲ گھنٹے پہلے رات کے وقت ہی حیض شروع بھی ہوا ہوگا اس طرح آخری تین دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہذا ان تین دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان تین دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

### فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم

اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو اسے گیارہ (۱۱) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا (جبکہ قمری مہینہ کی ۳۰ تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں حیض ختم ہونا یاد ہو)

اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو اسے دس (۱۰) روزے

بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا (جبکہ قمری مہینہ کی ۳۰ تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں حیض ختم ہونا یاد ہو)  
اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

**فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب**

چونکہ اس طرح کی خاتون کے حق میں حیض ختم ہونے کے وقت سے پہلے والے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یقینی حیض کے دن ہیں اور اس سے پہلے والے سات دن سات رات (یعنی ۱۶۸ گھنٹے) احتمالی حیض کے دن ہیں۔

لہذا اس طرح کی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں کے علاوہ باقی دنوں میں مسلسل اتنے روزے رکھنے پڑیں گے کہ اس کے احتمالی حیض کے دنوں کو چھوڑ کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کا مجموعہ ساٹھ (۶۰) دن ہو جائے۔ اس لحاظ سے اس طرح کی خاتون کو مسلسل اکیاسی (۸۱) روزے رکھنے سے ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا خواہ اسے دن کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہو یا رات کے وقت ختم ہونا یاد ہو۔

چونکہ احتمالی حیض کے دنوں میں حیض کے ساتھ ساتھ طہر کا احتمال بھی ہے لہذا ان دنوں میں طہر کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے یہ عورت روزے رکھے گی تاکہ کفارہ کے روزوں کا تسلسل برقرار رہے اور حیض کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے ان روزوں کو شمار نہیں کرے گی تاکہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

**فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے کفارہ قسم کے روزے رکھنے کی صورت**

اس طرح کی خاتون کو جس تاریخ میں حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دنوں کے علاوہ میں کفارہ قسم کے تین روزے رکھنا درست ہے۔



## نقطہ گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:..... اس مسئلے کی درج ذیل تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے بھی زیادہ وقت پہلے (یعنی حیض کے احتمالی یا طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) کے اندر (یعنی حیض کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد چوتھی مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس کے بعد (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

دوسری جگہ نکاح کے حق میں عدت کی مدت:..... اس مسئلے کی درج ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے بھی کچھ وقت پہلے (یعنی حیض کے یقینی یا حیض کے احتمالی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد چوتھی مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بھی پہلے یا حیض ختم ہونے کے محفوظ وقت کے بعد (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

## فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم

اس قسم کی خواتین کے لئے نماز کا حکم یہ ہے کہ جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) پورے ہونے تک یقیناً حیض ہوگا لہذا ان دنوں میں ایسی خاتون نماز بالکل نہ پڑھے گی ان کے بعد کے سات دنوں میں سے ہر دن میں چونکہ حیض ختم ہونے کا تردد ہے لہذا ان دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی۔ اور ان سات دنوں کے بعد والے بیس دن چونکہ یقینی پاکی کے دن ہیں لہذا ان دنوں میں اس پر پاکی کے احکام جاری ہوں گے۔

**وضاحت:** چونکہ اس صورت میں حیض شروع ہونے کا وقت معلوم ہے اور کم سے کم حیض تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) ہوتا ہے لہذا شروع کے تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) تو یقینی حیض کے ہوں گے اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) ہے اس لئے تین دن کے بعد والے سات دنوں میں سے ہر دن میں حیض ختم ہونے کا احتمال ہے لہذا ان دنوں کی ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی۔

## فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے اداروں کا حکم

اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے مہینے کی جس تاریخ کو حیض شروع ہونا یاد ہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے بعد کے تین دنوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم شروع کے تین دن (یعنی ابتدائی ۷ گھنٹے) یقیناً حیض کے دن ہیں اور جب دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو یقیناً ۷ گھنٹے بعد دن کے وقت ہی حیض ختم بھی ہوگا اس طرح پہلا اور آخری دن آدھا آدھا اور درمیان کے دو دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہذا ان چار دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان چار دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے مہینے کی جس تاریخ کو حیض

شروع ہونا یاد ہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے بعد کے دونوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم ابتدائی تین دن (یعنی ابتدائی ۲ گھنٹے) یقیناً حیض کے دن ہیں اور جب رات کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو یقیناً ۲ گھنٹے بعد رات کے وقت ہی حیض ختم بھی ہوگا اس طرح ابتدائی تین دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہذا ان تین دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان تین دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

**فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم**  
اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے گیارہ (۱۱) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا۔

اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے دس (۱۰) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا۔

اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

**فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب**

چونکہ اس طرح کی خاتون کے حق میں حیض شروع ہونے کے وقت سے بعد والے تین دن تین

رات (یعنی ۲ گھنٹے) یقینی حیض کے دن ہیں اور اس سے بعد والے سات دن سات رات (یعنی ۱۶۸ گھنٹے) احتمالی حیض کے دن ہیں۔

لہذا اس طرح کی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں کے علاوہ باقی دنوں میں مسلسل اتنے روزے رکھنے پڑیں گے کہ اس کے احتمالی حیض کے دنوں کو چھوڑ کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کا مجموعہ ساٹھ (۶۰) دن ہو جائے۔

اس لحاظ سے اس طرح کی خاتون کو مسلسل اکیاسی (۸۱) روزے رکھنے سے ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا خواہ اسے دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہو یا رات کے وقت شروع ہونا یاد ہو۔

چونکہ احتمالی حیض کے دنوں میں حیض کے ساتھ ساتھ طہر کا احتمال بھی ہے لہذا ان دنوں میں طہر کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے یہ عورت روزے رکھے گی تاکہ کفارہ کے روزوں کا تسلسل برقرار رہے اور حیض کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے ان روزوں کو شمار نہیں کرے گی تاکہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

**فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے کفارہ قسم کے روزے رکھنے کی صورت**

اس طرح کی خاتون کو جس تاریخ میں حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دنوں کے علاوہ میں کفارہ قسم کے تین روزے رکھنا درست ہے۔

**فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام**

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:..... اس مسئلے کی درج ذیل تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۲ گھنٹے) یا اس سے بھی زیادہ وقت بعد (یعنی حیض کے احتمالی یا طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۲ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) کے اندر (یعنی حیض کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے پہلے (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۷ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

دوسری جگہ نکاح کے حق میں عدت کی مدت:..... اس مسئلے کی درج ذیل دو صورتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۷ گھنٹے) کے اندر یا اس سے کچھ وقت بعد (یعنی حیض کے یقینی یا حیض کے احتمالی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کے بعد یا حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے پہلے (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

## نفاس کی عادت بھولنے والی کے احکام

جس خاتون کو اپنے پچھلے نفاس کی مدت یاد نہ ہو اس کو نفاس کی عادت بھولنے والی کہا جاتا ہے ایسی عورت کے حق میں نمازوں کی ادائیگی اور قضا کرنے کا حکم مختلف صورتوں میں مختلف ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

**پہلی صورت:** ایسی خاتون کو اگر اس مرتبہ نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم آیا ہے تو یہ سارا خون نفاس کہلائے گا اس لئے کہ نفاس کے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات ہے اور اس مدت تک آنے والا تمام خون بہر صورت نفاس کہلاتا ہے خواہ کچھ عادت سے کم آیا ہو یا اس کے برابر آیا ہو یا اس سے زیادہ آیا ہو۔

**دوسری صورت:** ایسی خاتون کو اگر اس مرتبہ نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات سے زیادہ ہو جائے (خواہ حقیقتاً زیادہ ہو جائے یا حکماً) تو اس پر لازم ہے کہ اپنے پچھلے نفاس کے بارے میں خوب سوچ بچار کرے پھر جتنے دن کا غالب گمان ہو جائے اتنے دن ہی اس خاتون کے حق میں نفاس کی عادت شمار ہوگی اس لئے اس مرتبہ بھی اتنی مدت تک یہ خاتون اپنے آپ کو نفاس والی سمجھے اور اس کے بعد غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دے۔

**تیسری صورت:** اگر اس طرح کی خاتون خوب سوچ بچار کرنے سے بھی گزشتہ نفاس کی مدت غالب گمان کے درجہ میں طے نہ کر سکے بلکہ اسے بالکل ہی یاد نہ آ رہا ہو کہ پچھلا نفاس کتنی مدت تھا تو ایسی صورت میں اس پر چالیس دن چالیس رات کی نمازیں قضا کرنا ضروری ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پچھلا نفاس ایک لمحہ آیا ہو اور ایسی صورت میں یہ نفاس بھی ایک لمحہ ہی ہوگا۔ اور عبادات میں احتیاط پر عمل کرنا ضروری ہے اس لئے اس صورت میں چالیس دنوں کی نماز قضا کرنے میں ہی احتیاط ہے۔

نفاس کی عادت بھولنے والی کے حق میں رمضان کے روزے ادا و قضا کرنیکی تفصیل

**پہلی صورت:** ایسی خاتون کے ہاں اگر بچے کی ولادت رمضان کی پہلی رات کو ہوئی اور رمضان کا

مہینہ تیس (۳۰) دن کا تھا اور نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات سے بڑھ گیا اور اسے پچھلے نفاس کی مدت بھی یاد نہیں اور سوچ بچار کرنے سے بھی گزشتہ نفاس کی مدت غالب گمان کے درجے میں یاد نہیں آرہی نیز اس خاتون کو اپنے گزشتہ حیض کی عادت بھی یاد نہیں البتہ یہ یاد ہے کہ حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا تو ایسی خاتون کو رمضان کے پورے روزے رکھنے کے بعد انچاس (۴۹) روزے قضاء کرنے ہوں گے بشرطیکہ قضاء روزے ۲ شوال سے رکھنا شروع کرے۔

جب نفاس کی عادت معلوم نہیں تو ہو سکتا ہے کہ نفاس ایک لمحہ ہو اس لئے اس امکان کے پیش نظر کہ شاید ایک لمحہ نفاس کا خون آکر بند ہو گیا ہو یہ خاتون پورے رمضان کے روزے رکھے گی اور چونکہ یہ بھی امکان ہے کہ شاید رمضان کا پورا مہینہ نفاس کا خون جاری رہا ہو اس لئے یہ خاتون رمضان کے بعد رمضان کے تمام دنوں کی قضاء بھی کرے گی اس لئے کہ عبادات میں احتیاط لازم ہے۔ اور رمضان کا مہینہ چونکہ ہم نے ۳۰ دنوں کا فرض کیا ہے اس لئے ۳۰ روزوں کی قضاء کرنی ہوگی اب اگر قضاء رمضان سے متصل رکھے تو ہو سکتا ہے کہ نفاس دس شوال تک ہو (کیونکہ نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے اور احتیاطاً نفاس کی اکثر مدت ہی فرض کی جائے گی) لہذا دس شوال تک روزے ناپاکی میں ہونے کا امکان ہے۔

پھر پندرہ دن پاکی کا امکان ہے (کیونکہ نفاس اور حیض کے درمیان کم از کم پندرہ دن پاکی ہوتی ہے) پھر دس دن حیض ہونے کا امکان ہے کیونکہ حیض کی اکثر مدت دس دن ہے اور احتیاطاً حیض کی اکثر مدت ہی فرض کی جائیگی پھر دوبارہ پندرہ دن پاکی کے فرض کئے جائیں گے اور چونکہ یکم شوال عید کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا منع ہے۔ لہذا اگر ۲ شوال سے یہ عورت قضاء روزے رکھنے شروع کرے تو کل انچاس (۴۹) روزے رکھنے کی صورت میں تیس (۳۰) روزے بقیناً پاکی میں ہوں گے۔ یعنی ۹ دن نفاس + ۱۵ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۱۵ دن طہر = ۴۹ دن

**دوسری صورت:** ایسی خاتون کے ہاں اگر بچے کی ولادت رمضان کی پہلی تاریخ کو دن کے وقت ہوئی اور رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا تھا اور نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات سے بڑھ گیا اور اسے پچھلے نفاس کی مدت بھی یاد نہیں اور سوچ بچار کرنے سے بھی گزشتہ نفاس کی مدت



غالب گمان کے درجے میں یاد نہیں آرہی نیز اس خاتون کو اپنے گزشتہ حیض کی عادت بھی یاد نہیں اور یہ بھی یاد نہیں کہ حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا یا دن کے وقت یا یہ یاد ہے کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا تو ان دونوں صورتوں میں ایسی خاتون کو رمضان کے پورے روزے رکھنے کے بعد بائیس (۶۲) روزے بطور قضا رکھنے ہوں گے بشرطیکہ قضا روزے ۲ شوال سے رکھنا شروع کرے۔

کیونکہ جب نفاس کی عادت معلوم نہیں تو ہو سکتا ہے کہ نفاس ایک لمحہ ہو اس لئے اس امکان کے پیش نظر کہ شاید ایک لمحہ نفاس کا خون آکر بند ہو گیا ہو یہ خاتون پورے رمضان کے روزے رکھے گی اور چونکہ یہ بھی امکان ہے کہ شاید رمضان کا پورا مہینہ نفاس کا خون جاری رہا ہو اس لئے یہ خاتون رمضان کے بعد رمضان کے تمام دنوں کی قضا بھی کرے گی اس لئے کہ عبادات میں احتیاط لازم ہے۔

اور رمضان کا مہینہ چونکہ ہم نے ۳۰ دنوں کا فرض کیا ہے اس لئے ۳۰ روزوں کی قضا کرنی ہوگی اب اگر قضا رمضان سے متصل (یعنی ۲ شوال سے) رکھنا شروع کرے تو چونکہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ۱۰ شوال تک پوری ہوگی (کیونکہ نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے اور احتیاطاً نفاس کی اکثر مدت ہی فرض کی جائے گی) لہذا ۱۱ شوال تک کے روزے ناپاکی میں ہونے کا امکان ہے۔ پھر پندرہ دن پاکی کا امکان ہے (کیونکہ نفاس اور حیض کے درمیان کم از کم پندرہ دن پاکی ہوتی ہے) لیکن چونکہ اس خاتون کے حق میں دن کے وقت حیض کا شروع ہونا فرض کرنے میں احتیاط ہے اس لئے پندرہ دن پاکی میں چودہ (۱۴) روزے ادا ہوں گے پھر دس دن حیض ہونے کا امکان ہے کیونکہ حیض کی اکثر مدت دس دن ہے اور احتیاطاً حیض کی اکثر مدت ہی فرض کی جائیگی لیکن یہاں بھی دن کے وقت حیض کا شروع ہونا فرض کرنے کی وجہ سے گیارہ (۱۱) دن کے روزے درست نہیں ہوں گے پھر دوبارہ پندرہ دن پاکی کے فرض کئے جائیں گے جن میں چودہ (۱۴) روزے ادا ہو جائیں گے اس کے بعد پھر دس دن حیض کا امکان ہے جس کی وجہ سے گیارہ (۱۱) دن کے روزے درست نہیں ہوں گے اسکے بعد پھر طہر شروع ہوگا جس میں بقیہ دو (۲) روزے رکھنے ہوں

گے اور چونکہ یکم شوال عید کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا منع ہے۔ لہذا اگر ۲ شوال سے یہ عورت قضاء روزے رکھنے شروع کرے تو (علاوہ رمضان کے اداروزوں کے) کل باسٹھ (۶۲) روزے رکھنے کی صورت میں تیس (۳۰) روزے یقیناً پاکی میں ہوں گے۔

اسی طرح اگر کوئی عورت ان صورتوں میں قضا روزے وقفہ سے رکھنا چاہے، یا اگر رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہو یا کسی عورت کو اپنے حیض کے دنوں کی تعداد (گنتی) یاد ہو وقت یاد نہ ہو اسی طرح اور صورتوں کے احکام گزشتہ بیان کردہ تفصیل میں غور کر کے سمجھے جاسکتے ہیں۔ اگر کسی خاتون کو ایسی نوعیت پیش آئے تو اپنی سمجھ پر اعتماد کرتے ہوئے عمل شروع نہ کر دے بلکہ کسی ماہر مفتی سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کرے۔ ۱

۱ (وان اضلت عادتھا فی النفاس فان لم یجاوز الدم اربعین فظاہر) ای کله نفاس کیف کانت عادته وتترك الصلاة والصوم لما عرفت فی الفصل الثانی فلا تقضى شینا من الصلاة بعد الاربعین (فان جاوز) الاربعین (تحرى) بفتح اوله اصله تتحرى (فان لم یغلب ظنھا علی شئ) من الاربعین انه كان عادة لها (قضت صلاة الاربعین) لجواز ان نفاسها كان ساعة تاتر خانیة ولانها لم تعلم كم عادتها حتى ترد اليها عند المجاوزة علی الاكثر (فان قضتها فی حال استمرار الدم تعید بعد عشرة ايام) لاحتمال حصول القضاء اول مرة فی حالة الحيض والاحتياط فی العبادات واجب تاتر خانیة

☆ تنبیہ ☆ لم ارمن ذکر حکم صومها اذا اضلت عادتها فی النفاس والحيض معا و تخريجه علی ماسر انها اذا ولدت اول ليلة من رمضان وكان كاملا وعلمت ان حیضها يكون بالليل ایضا تصوم رمضان لاحتمال ان نفاسها ساعة ثم اذا قضت موصولا تقضى تسعة واربعین لانها تفطر يوم العيد ثم تصوم تسعة یحتمل انها تمام نفاسها فلا تجزيها ثم خمسة عشر هی طهر فتجزي ثم عشرة تحتمل الحيض فلا تجزي ثم خمسة عشر هی طهر فتجزي والجملة تسعة واربعون صح منها ثلاثون ولو ولدت نهرا وعلمت ان حیضها بالنهار اولم تعلم تقضى اثنين وستين لانها تفطر يوم العيد ثم تصوم عشرة لا تجزي لاحتمال انها آخر نفاسها ثم تصوم خمسة وعشرين یجزيها منها اربعة عشر ولا تجزي احد عشر ثم تصوم خمسة وعشرين كذلك فقد صح لها فی طهرين ثمانية وعشرون ثم تصوم يومين تمام الثلاثين والجملة اثنان وستون وعلى هذا یستخرج حکم ما اذا قضته مفصولا وما اذا كان الشهر ناقصا وما اذا علمت عدد ايام حیضها فقط وغير ذلك عند التأمل وضبط ما مر من القواعد والفروع والله تعالیٰ الموفق (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۸)

## خاتمہ

## استحاضہ کے احکام اور چند متفرق مسائل کا بیان

چونکہ استحاضہ کے خون کی وجہ سے نماز پڑھنا کسی خاتون سے معاف نہیں ہوتا، اور خون آتے رہنے کی وجہ سے وضو بھی برقرار نہیں رہتا، جس کی وجہ سے ایسی حالت میں بتلا خاتون کو نماز وغیرہ پڑھنے میں پریشانی ہوتی ہے، اس لئے خاتمہ میں ایسی حالت کے خاص احکام اور چند دیگر متفرق مسائل ذکر کئے جا رہے ہیں۔

## استحاضہ کی بیماری میں خون مسلسل جاری رہنے کی حالت میں نماز کا حکم

استحاضہ کی بیماری میں خون مسلسل جاری رہنے کی وجہ سے طہارت کا مسئلہ رہتا ہے۔ چونکہ اس کا حکم معذور کے حکم جیسا ہے لہذا معذور کے احکام درج کئے جاتے ہیں یہی احکام استحاضہ کے بھی ہوں گے۔

## معذور کی تعریف

اگر کسی شخص کو مثلاً ریح خارج ہوتے رہنے یا پیشاب کے قطرے آتے رہنے یا کسی زخم وغیرہ سے خون، پیپ جاری رہنے یا کسی کو نکسیر جاری رہنے یا کسی خاتون کو استحاضہ کا خون جاری رہنے کا عذر ہے (جو اس کے اختیار میں نہیں ہے) تو اگر اُس پر کم از کم کسی بھی ایک نماز کا وقت شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک مکمل اور پورا وقت (مثلاً ظہر کے ابتدائی وقت سے عصر کے ابتدائی وقت تک، یا عصر کے ابتدائی وقت سے مغرب کے ابتدائی وقت تک، یا مغرب کے ابتدائی وقت سے عشاء کے ابتدائی وقت تک، یا عشاء کے ابتدائی وقت سے فجر کے ابتدائی وقت تک) اس حالت میں گزر جائے کہ اُس کو وضو کے فرائض ادا کر کے اُس وقت کی نماز کے فرائض و واجبات ادا کرنے کا وقت نہ ملے بلکہ اس سے کم وقفہ ملے یا مسلسل وہ عذر جاری رہے، تو ایسا شخص شرعاً معذور کہلاتا ہے۔

## معذور کا حکم

ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد تازہ وضو کر لیا کرے اور اس کے لئے اگلی نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے تک اس وضو سے فرض، ادا، قضا اور سنت و نفل سب

نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اور اس کا اُس عذر کی وجہ سے ایک نماز کے وقت کے اندر وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ اگر اس عذر کے علاوہ (جس کی وجہ سے وہ معذور بنا ہے) کوئی اور وضو توڑنے والی چیز پائی جائے تو اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

ایک مرتبہ معذور بننے کے بعد جب تک ایک نماز کا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک مکمل وقت میں ایک مرتبہ بھی یہ عذر پایا جاتا رہے گا، وہ شخص شرعاً معذور رہے گا، اور جب کسی ایک نماز کا پورا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک اس حال میں گزر جائے کہ اُس کو اُس پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی وہ عذر پیش نہیں آیا تو وہ شخص معذور ہونے کے حکم سے نکل جائے گا، اور اُس کے بعد دوبارہ معذور کا حکم حاصل کرنے کے لیے پہلے بیان کردہ تفصیل کے مطابق اُس عذر کا پایا جانا ضروری ہوگا (ماخوذ از ”کری پر اور مریض کی نماز کے احکام“ مؤلفہ حضرت مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم ص ۴۰ و ص ۴۱ بتقریر) ۱۔

۱۔ (ثم ان الحدث ان استوعب) ولو حکماً (وقت صلاة) مفروضة (بان لم يوجد فيه زمان خال عنه يسع الوضوء والصلاة يسمى عذراً وصاحبه) يسمى (معذوراً) يسمى ايضاً (صاحب العذر) هكذا ذكر في الكافي ونقل الزيلعي عن عدة كتب شرط استيعاب الوقت كله ثم قال هو اظهر قال مولانا خسرو اراد به الرد على الكافي بان كلامه مخالف لتلك الكتب اقول لا مخالفة بينهما ثم ذكر وجهه والحق ما قاله في الكافي اذا العلم بحقيقة الاستيعاب متعسر بل متعذر خصوصاً للمستحاضة فانها تتخذ الكرسف فكيف يتيسر معرفة استيعاب خروج الدم مص قلت جعل في الفتح كلام الكافي تفسير لما قاله في عامة الكتب وهو مال كلام ملا خسرو فتدبر (و حكمه ان لا ينتقض وضوؤه) الناشئ (من ذلك الحدث بتجدده) متعلق بينتقض وسيأتي في كلامه محتز القيد (الا عند خروج وقت مكتوبة) فلو توضعاً لصلاة العيد يجوز له ان يؤدي به الظهر في الصحيح كذا في الزيلعي وهذا عند أبي حنيفة ومحمد وعند أبي يوسف بدخول الوقت وخروجه مص قلت وافاد بقوله عند خروج الخ ان الناقض ليس نفس الخروج بل الحدث السابق المتجدد بعد الوضوء او معه وانما خروج الوقت شرط (فيصلي به في الوقت) بشروط تعلم مما سيأتي وهي ان يكون وضوؤه من حدثه الذي صار به معذوراً ولم يعرض عليه حدث آخر وكان وضوؤه في الوقت لاقبله وكان لحاجة فحينئذ يبقى وضوؤه في الوقت وان قارن الوضوء السيلان او سال بعده فيصلى به في الوقت (ما شاء من الفرائض) الوقتية والفائتة (والنوافل) والواجبات بالاولى (ولا يجوز له ان يمسح خفه الا في الوقت هذا اذا كان الدم سائلاً عند اللبس او الطهارة واما اذا كان منقطعاً عندهما معا يمسح تمام المدة كالصحيح ..... (ثم في البقاء) اي بعد ما ثبت كونه معذوراً باستيعاب عذره الوقت (لا يشترط الاستيعاب) ثانياً (بل يكفي وجوده) اي ذلك الحدث (في كل وقت مرة ولو لم يوجد في وقت تام) بان استوعبه الانقطاع حقيقة (سقط العذر من اول الانقطاع)

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

تنبیہ:..... بعض خواتین کو بیماری کی وجہ سے فرج (یعنی شرمگاہ) سے پانی کی طرح رطوبت آتی ہے، جسے سیلان الرحم اور طبی اصطلاح میں لیکوریا کہا جاتا ہے، چونکہ یہ رطوبت ناپاک ہوتی ہے، اس لئے اس اگر کسی خاتون کو یہ رطوبت مسلسل جاری ہو، تو اسے وہی تفصیل ملحوظ رکھنی چاہئے، جو پیچھے استحضار کے مسلسل جاری ہونے سے متعلق تحریر کی گئی ہے۔

ایسی مریضہ اگر استنجا کرنے کے بعد اپنی فرج داخل (یعنی شرمگاہ کے گول سوراخ) میں روئی رکھ لے، جس کی وجہ سے یہ رطوبت فرج خارج (یعنی شرمگاہ کے بیرونی حصے) میں خارج نہ ہو، تو جب تک یہ رطوبت بیرونی حصہ پر ظاہر نہیں ہوگی، اس وقت تک اس کا وضو برقرار رہے گا۔ اگر اس طرح کی رطوبت سرخ، سیاہ، زرد، سبز، گدے یا میٹھے رنگ کی ہو، تو چونکہ یہ سارے رنگ حیض کے ہیں۔

لہذا مدت حیض میں ایسی رطوبت نظر آنے کی صورت میں گزشتہ بیان کردہ قواعد کے مطابق حیض یا استحضار کہلائے گی۔

یاد رہے کہ رطوبت کے تر ہونے کی حالت میں اس کا جو رنگ ہوگا، اسی کا اعتبار ہوگا، اگر خشک ہو کر تبدیل ہو جائے، تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

### ﴿ گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ ﴾

والحاصل ان شرط ثبوت العذر استيعابه للوقت ولو حكما وشرط بقاءه وجوده في كل وقت ولو مرة وشرط زواله تحقق الانقطاع التام في جميع الوقت (حتى لو انقطع) بعد الوقت (في اثناء الوضوء او الصلاة ودام الانقطاع الى آخر الوقت الثاني يعيد تلك الصلاة لوجود الانقطاع التام) وان عاد قبل خروج الوقت الثاني لا يعيد لعدم الانقطاع التام لان الانقطاع لم يستوعب الوقت الاول ولا الثاني وقيد بكونه في اثناء الوضوء او الصلاة لانه لو انقطع بعد الفراغ من الصلاة او بعد القعود قدر الشاهد لا يعيد لزوال العذر بعد الفراغ كالمتميم اذا رأى الماء بعد الفراغ من الصلاة بحر عن السراج لكن قوله او بعد القعود من المسائل الاثني عشرية وفيها الخلاف المشهور (ولو عرض) الحدث ابتداء (بعد دخول وقت فرض انتظار الى آخره) رجاء الانقطاع وعبارة التاتر خانية ينبغي له ان ينتظر الخ (فان لم ينقطع يتوضأ ويصلي ثم ان انقطع في اثناء الوقت الثاني يعيد تلك الصلاة) لانه لم يوجد استيعاب وقت تام فلم يكن معذورا وقد صلى بالحدث فلا يجوز (وان استوعب) الحدث (الوقت الثاني لا يعيد لثبوت العذر حينئذ من ابتدا العروض) والحاصل ان الثبوت والسقوط كلاهما يعتبران من اول الاستمرار اذا وجد الاستيعاب (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۱۵ تا ۱۱۷)

لہذا اگر رطوبت نکلتے وقت سفید تھی، لیکن سوکھ کر زرد ہو گئی، تو وہ سفید ہی سمجھی جائے گی، اور وہ حیض شمار نہ ہوگی، اگرچہ مدت حیض میں ہو۔

اور اگر رطوبت خارج ہوتے وقت زردی تھی، لیکن سوکھ کر سفید ہو گئی، تو وہ زرد ہی سمجھی جائے گی۔ پس اگر مدت حیض میں ہوئی، تو حیض ہوگی، ورنہ استحاضہ۔

### آئسہ کسے کہتے ہیں؟

جس خاتون کو حیض کا خون نہ آتا ہو اسے آئسہ کہا جاتا ہے۔

### آئسہ کی قسمیں

آئسہ خواتین بنیادی طور پر دو طرح کی ہو سکتی ہیں۔

ایک وہ جس کو شروع ہی سے حیض بالکل نہ آیا ہو ایسی عورت تیس سال کی عمر ہو جانے پر آئسہ شمار ہوگی، دوسری وہ جس کو کچھ عمر تک حیض آنے کے بعد بالکل بند ہو گیا یا بہت مدت کے بعد آتا ہے تو یہ پچپن سال کی عمر ہو جانے پر آئسہ ہوگی۔ ۱

### گدی کسے کہتے ہیں؟

فرج (یعنی شرمگاہ) کے منہ پر جو روئی یا کپڑا وغیرہ اس مقصد کے لئے رکھا جاتا ہے کہ کپڑے ناپاک نہ ہوں اس کو اردو میں گدی اور عربی میں کرسف کہتے ہیں۔

### گدی سے متعلق چند مسائل

مسئلہ:..... حیض کے دنوں میں گدی رکھنا کنواری لڑکی (یعنی جس کا پردہ بکارت زائل نہ ہوا ہو خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ) کے لئے مستحب ہے اور غیر کنواری (یعنی جس کا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہو خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ) کے لئے حیض کے دنوں میں سنت اور طہر (پاکی) کے

۱ (و) الایاس (سنۃ) للرومیۃ وغیرہا (خمس وخمسون) عند الجمهور، وعلیہ الفتوی..... وفی البحر عن الجامع: صغیرۃ بلغت ثلاثین سنۃ ولم تحض حکم بإیاسہا. (الدر المختار) و ذکر فی الجامع الصغیر اذا بلغت ثلاثین سنۃ ولم تحض حکم بإیاسہا (البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب العدة)

دلوں میں مستحب ہے۔ ۱۔

مسئلہ:..... فرج (یعنی شرمگاہ) کے منہ پر رکھی جانے والی روئی وغیرہ سب کی سب فرج داخل میں رکھنا مکروہ ہے۔ ۲۔

مسئلہ:..... اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں رات کے وقت گدی رکھی اور صبح کے وقت اس نے اس گدی کو سفید پایا تو جس وقت گدی رکھی ہے اسی وقت سے پاک شمار ہوگی۔ لہذا اس کے ذمہ اس رات کی عشاء کی نماز قضاء پڑھنا ضروری ہے۔ اور اگر کسی عورت نے پاکی کی حالت میں رات کے وقت گدی رکھی اور صبح اس پر خون دیکھا تو جس وقت اس نے خون دیکھا اسی وقت سے وہ حیض والی شمار ہوگی، لہذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی، تو بعد میں قضا پڑھے۔ ۳۔

مسئلہ:..... اگر کوئی عورت خون کے ظاہر ہونے سے پہلے روئی یا کوئی ایسی چیز رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلے تو جب تک خون سوراخ کے اندر رہے گا، اور باہر والی گدی یا روئی پر اس کا دھبہ ظاہر نہ ہوگا اس وقت تک حیض شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ البتہ جب خون کا دھبہ روئی وغیرہ پر ظاہر ہو جائے گا تو حیض کے شروع ہونے کا حکم بھی لگ جائے گا۔ مثال کے طور پر عصر کی نماز سے گھنٹہ پہلے کسی عورت نے گدی رکھی عشاء کے وقت خون کا دھبہ ظاہر ہوا تو اب عشاء کے وقت سے اس پر حائضہ ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور عشاء کی نماز اس کو معاف ہوگی، لیکن اگر عصر اور

۱۔ (واما الكرسف) بضم الكاف والسين المهملة بينهما راء سا كنة القطن وفي اصطلاح الفقهاء ما يوضع على فم الفرج (فسنة) اي استحباب وضعه كما في الفتح و شرح الوقاية (للبيكر) اي من لم تنزل عذرتها (عند الحيض فقط) اي دون حالة الطهر (وللثيب) من زالت بكارتها (مطلقا) لانها لا تأمن عن خروج شئ منها فتحتاط في ذلك خصوصا في حالة الصلاة بخلاف البكر كما في المحيط ونقل في البحر ما ذكره المصنف عن شرح الوقاية ثم قال وفي غيره انه سنة للثيب حالة الحيض مستحب حالة الطهر ولو صلنا بغير كرسف جاز انتهى (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۴)

۲۔ (ويكره وضعه) اي وضع جميعه (في الفرج الداخل) لانه يشبه النكاح بيدها محيط (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۴)

۳۔ (ولو وضعت الكرسف في الليل وهي حائضة او نفساء فظنرت في الصباح فرأت عليه البياض) الخالص (حكم بطهارتها من حين وضعت) للتيقن بطهارتها وقته محيط (فعليها قضاء العشاء) لخروج وقته وهي طاهرة (ولو) وضعته ليلا وكانت (طاهرة فرأت عليه الدم) في الصباح (فحيض من حين رأت) على القياس في اسناد الحوادث الى اقرب الاوقات وفي الفتح فتقضى العشاء ايضا لم تكن صلتها قبل الوضع انزالا لها طاهرة في الصورة الاولى من حين وضعته وحائضا في الثانية حين رفعته اخذ ابالا احتياط فيهما انتهى فتأمل (رسائل ابن عابدين الفصل الاول ج ۱ ص ۸۵)



مغرب کی نماز ادا نہ کی ہوگی تو ان دونوں نمازوں کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہوگی۔ اگر قضاء نہیں کرے گی تو نماز چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔ ۱۔

### چند متفرق مسائل

**مسئلہ:**..... اگر کسی خاتون کو درد وغیرہ کسی علامت کی وجہ سے حیض آنے کا احساس ہو گیا لیکن ابھی تک خون شرمگاہ کے بیرونی حصے پر ظاہر نہیں ہوا تو ایسی حالت میں اس خاتون کا محض درد یا کسی علامت کی وجہ سے اپنے آپ کو حائضہ قرار دے کر نماز وغیرہ کا چھوڑ دینا جائز نہیں۔ اور اگر اس دوران اس کی کوئی نماز قضا ہو گئی تو وہ معاف نہ ہوگی بلکہ اس کی قضا ضروری ہوگی۔

**مسئلہ:**..... اگر کوئی عورت حیض کا خون ظاہر ہونے سے پہلے اپنی شرمگاہ میں روئی رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلے تو جب تک خون سوراخ کے اندر رہے گا اور گول سوراخ سے باہر والے روئی کے حصہ پر خون کا دھبہ ظاہر نہ ہوگا اس وقت تک حیض کے شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ اور جب خون شرمگاہ کی بیرونی کھال تک سرایت کر کے پہنچ جائے گا خواہ روئی میں جذب ہو کر ظاہر ہو یا روئی نکالنے سے ظاہر ہو اس وقت حیض شروع ہونے کا حکم لگے گا۔

**مثال:** کسی عورت نے عصر کی نماز سے کچھ پہلے اپنی شرمگاہ میں روئی رکھی اور عشاء کے وقت روئی کے بیرونی حصے پر خون کا دھبہ ظاہر ہوا تو اب عشاء کے وقت سے اس پر حائضہ ہونے کا حکم لگے گا۔ اور عشاء کی نماز اس کو معاف ہوگی (جبکہ دوسری شرائط پائے جانے کی وجہ سے اس خون کا حیض ہونا ثابت ہو جائے) لیکن اگر اس خاتون نے عصر اور مغرب کی نماز ادا نہیں کی تو ان دونوں نمازوں کی قضا اس کے ذمہ لازم ہوگی۔ ۲۔

۱۔ (ومنہا) خروج الدم الى الفرج الخارج ولو بسقوط الكرسف فما دام بعض الكرسف حائلا بين الدم والفرج الخارج لا يكون حيضا هكذا في المحيط ☆ طاهرة رأيت على الكرسف اثر الدم يحكم بحيضها من حين الرفع ☆ والحائض اذا لم تجد عليه أثر الدم حكم بالانقطاع من حين الوضع هكذا في شرح الوقاية (فتاوى ہندیہ ج ۱ ص ۳۶)

۲۔ (ومنہا) ای من الامور التي يتوقف عليها كون الدم حيضا) خروج الدم الى الفرج الخارج ولو بسقوط الكرسف فما دام بعض الكرسف حائلا بين الدم والفرج الخارج لا يكون حيضا في ظاهر المذهب (ہندیہ ج ۱ ص ۳۶)

## مانع حیض تدابیر و ادویات استعمال کرنے کا شرعی حکم

کسی عورت کا ایسی دوا استعمال کرنا کہ جس سے حیض کا خون آنا بند ہو جائے یا مؤخر ہو جائے اس کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ ایسی دوا استعمال کرنا اس وقت جائز ہے جبکہ یہ کسی ناپاک چیز سے بنی ہوئی نہ ہو اور صحت کے لئے بھی نقصان دہ نہ ہو۔

اگر ان ادویات سے مکمل طور پر خون بند ہو گیا تو جب تک خون نہیں آئیگا اس وقت تک اس عورت کو پاکی کی حالت کے احکام (مثلاً نماز، روزہ وغیرہ) کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اور اگر ان ادویات سے خون مکمل طور پر بند نہیں ہوا البتہ کم ہو گیا مثلاً ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سُرخ محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس عورت کو ان دنوں میں جو قاعدے کی رو سے اس کے حق میں حیض کے دن بنتے ہیں حیض کی حالت کے احکام کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے پورے ایک دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھ کر مہینہ دو مہینہ نہ نماز پڑھتی ہیں نہ روزہ رکھتی ہیں اور طواف کے لئے پریشان رہتی ہیں تو یہ ان عورتوں کی لاعلمی ہے اس لئے کہ اس سارے خون کو شرعاً حیض قرار دینا ممکن نہیں بلکہ اس میں استحاضہ کا خون بھی شامل ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ قاعدے کی رو سے اس عورت کے حق میں جو دن حیض کے بنتے ہیں ان دنوں میں اس عورت کو حیض کے احکام کا لحاظ رکھنا ہوگا اور باقی دنوں میں پاکی (یعنی طہر) کے احکام کا لحاظ رکھنا ہوگا لہذا صرف حیض کے دنوں میں نماز، روزہ اور طواف وغیرہ کا چھوڑنا ضروری ہے باقی دنوں میں باوجود خون آنے کے پاکی کی حالت کے احکام مثلاً نماز، روزہ اور طواف وغیرہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہ خون استحاضہ کا خون ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

محمد یونس

۱۷/ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / 28 / اگست / 2010ء بروز ہفتہ

ادارہ غفران، راولپنڈی